



سوات کے مابین

بجلی

کی سرحدیں

ملک کے دور دراز علاقوں میں بجلی کی فراہمی کے لئے بہت سے منصوبے تیار کیے گئے ہیں۔

گذشتہ چند برسوں کے دوران ملک کے بہت سے دور افتادہ دیہات بجلی کی نعمت سے مالا مال ہونے کے بعد

منفق ہوئے۔

سوات کے ایک دور دراز علاقے میں بجلی کی فراہمی کے انتظامات کی ایک جھلک

مکتوبات سعیدہ

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الف ثانی ہندوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۷۵۱۱

مکتب



حکیم عبدالمجید احمد سیفی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حکیم سیفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان
یا راول تعداد ایک ہزار
نعم البدل: ۳۵ روپے



مکتوبات سعید

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الفثانی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۷۵۱۱



جہتیب

حکیم عبدالمجید احمد سہفی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حکیم سہفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان
یا راول تعداد ایک ہزار

نعم البذل: ۳۵ روپے



موسیٰ کورس کے شرکاء سے وفاقی

وزیر پبلکیشن سنٹر

وکیل راجو کیشن سنٹر کے

آج اور آج کے منافکار

وزیر پبلکیشن سنٹر نے راجو کیشن سنٹر کے

ایک خصوصی کورس کا اہتمام کیا گیا۔ ایک ہفتہ جاری

فیصل آباد اور گرد و نواح سے تعلق رکھنے والے

قانونی تہذیب کی، جن کا مختلف ٹریڈ یونینز

ہے، محنت، افرادی قوت اور سمندر پار پاکستان

کی ٹریڈ یونین اس کاظمی اس خصوصی کورس

اور کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے

پٹی ڈائریکٹر آف ہنریری نے بتایا کہ گذشتہ

رس اسلام آباد کے مرکز میں منعقد کئے جانے والے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیوں کے

فہرست مکتوبات

مکتوب نمبر	نام مضمون	صفحہ	مکتوب نمبر	نام مضمون	صفحہ
۱	نجدت حضرت محمد الف ثانی در احوال خویش	۱	۱۸	خواجہ محمد ہاشم کشمی در آئینہ مطلوب کمال رفعت است	۲۲
۲	در احوال خویش متعلق بہ فناء و عدم	۱	۱۹	شیخ محمد خلیل اللہ پیر خود در تاول کریمہ و لا تقف	۲۵
۳	سعید الدین صاحب در مضمون عرفانی بحج الاضداد	۲	۲۰	دراویل کریمہ و لکم فیہا	۲۵
۴	میر منصور صاحب رداء زید و طلب خیریت	۳	۲۱	شیخ عبد الاحد پیر خود در مراتب یاس	۲۶
۵	مرزا احسان الدین صاحب در تار سائل مطلوب	۳	۲۲	مولانا محمد فرخ صاحب تاول کریمہ لایذ و تون	۲۷
۶	شیخ عبد الصمد الکی صاحب توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید	۴	۲۳	شیخ بدیع الدین نیر خود در رفع شبہ	۲۸
۷	مولانا محمد نضر صاحب جامع این مکتب	۱۶	۲۴	مولانا محمد ہاشم کشمی در قبض	۲۹
۸	مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر آیات انجمن	۱۷	۲۵	بریکے از خلفا حضرت محمد الف ثانی در جواب مکتوبات	۳۰
۹	حاجی بوسعد صاحب تاول کریمہ بل ہیم فی کس	۱۹	۲۶	سید ابوالخیر شاہ آبادی در حل رباعی شیخ ابوسعید	۳۰
۱۰	شیخ محمد شرف صاحب مبادر زادہ خود	۱۹	۲۷	حضرت خواجہ عبد اللہ معرفت خواجہ خود در آئینہ ہرچہ در فہم	۳۱
۱۱	شیخ بدیع الدین نواز خود در تاول کریمہ ان الدین	۱۹	۲۸	شیخ عبد اللہ بلادر زادہ خود در ذکر بعضی بشارات	۳۲
۱۲	خواجہ ضیاء الدین صاحب در تاول کریمہ مستہم	۲۰	۲۹	شیخ حمید بنگالی در بیان حدیث	۳۲
۱۳	شیخ عبد لطیف صاحب در آئینہ کبریائی او تعالیٰ	۲۰	۳۰	مکتوب خواجہ عبد اللہ المعروف خواجہ خود بنیام	۳۳
۱۴	میر محمد نعمان صاحب در زوال عین و اثر	۲۱	۳۱	حضرت شیخ محمد حیدر قدس سرہ در حل چند مسائل و تہقیر	۳۳
۱۵	شیخ فضل اللہ ہمیشہ زادہ خود بخلاف شیخ ابن عربی	۲۲	۳۲	حضرت خواجہ عبد اللہ معرفت خواجہ خود در جواب	۳۹
۱۶	شیخ محمد عابد نیر خود در تفسیر آیات الہم ترالی ربک	۲۲	۳۳	مکتوب حضرت خواجہ عبد اللہ معرفت خواجہ خود بنیام حضرت ایشاں	۴۰
۱۷	شیخ عبد الاحد پیر خود در اسرار	۲۳	۳۴	بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معرفت خواجہ خود در فناء و بقا	۴۲
			۳۵	بنام حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی در حقیقت فقر و	۴۳

رفع مناقض احادیث فقر

۵۱	خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجہ مکملی در آئینہ	۷۴	۳۳	شیخ محمد عبد اللہ ابن عروۃ الوثقی	۷۷
۵۲	بناتر تہ نقشبندیہ	۷۷	۳۴	بعض ارباب طریقت در بعض اصطلاحات طریقت	۷۷
۵۳	شیخ محمد عبد اللہ پیر خود در علو غلظت واجب تعالیٰ	۱۰۸	۳۵	مولانا محمد صدیق کشمی در کلمہ الخیر و فیہا	۸۵
۵۴	شیخ محمد طاف اللہ پیر خود در تجرید شجر حافظ	۱۰۹	۳۶	شیخ عبد الاحد پیر خود در شرح بیت حافظ	۸۶
۵۵	شیخ محمد طاف اللہ پیر خود در تاول کریمہ و مسئلہ نمک	۱۱۰	۳۷	اورنگزیب عالمگیر سلطان اہند در تغزیر بیج احکام شرعیہ	۹۱
۵۶	شیخ محمد تقی پیر خود در سیر کریمہ الایذ کر اللہ	۱۱۱	۳۸	شیخ ابوسعید مدرس نیر متورہ و معرفت الہی	۹۲
۵۷	شیخ محمد عبد اللہ پیر خود در توجیہ کلمات اہمیت نیست	۱۱۱	۳۹	اورنگزیب عالمگیر سلطان اہند در سفارش شیخ شہاب الدین برائے پوری	۹۳
۵۸	شیخ محمد یعقوب پیر خود در تفسیر و بیجون	۱۱۱	۴۰	اورنگزیب عالمگیر سلطان اہند در تغزیر بیج برائے پوری	۹۴
۵۹	مولانا شیخ محمد فرخ پیر خود در بشارت حصول منصب غلت	۱۱۲	۴۱	شیخ محمد فرخ پیر خود در نسبت میانہ و نسبت عالم خلق	۹۵
۶۰	جان جانان گیم نبت علیہ الرحمہ خان خاناں	۱۱۲	۴۲	شیخ عبد الاحد پیر خود در آئینہ معرفت بین اشیاء	۹۶
۶۱	خواجہ محمد فاروق در شرح احوال ایشاں در تجرید تعلیم قادی	۱۱۵	۴۳	شیخ سعد الدین محمد صالح پیر خود در شرح کلمہ ہرچہ مقصود	۹۷
۶۲	خواجہ محمد فاروق در تجرید صرف و دقایق بطاعت	۱۱۶	۴۴	نصیر خاں در آئینہ دنیا مرزاد آخرت است	۹۸
۶۳	نصیر خاں در اظہار دعا و بشارت یا استقامت	۱۱۸	۴۵	اورنگزیب عالمگیر سلطان اہند در خوف خاتمہ و در تعظیم	۹۹
۶۴	میر محمد باقر در آئینہ دنیا دار لقاء نیست	۱۱۸	۴۶	توقیر علماء	۹۹
۶۵	مخدوم زادہ سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریہ	۱۱۹	۴۷	اورنگزیب عالمگیر سلطان اہند در نسبت محبت	۱۰۰
۶۶	میر محمد فضل اللہ در آئینہ جمیع سعادات	۱۲۰	۴۸	فصائل طریقیہ نقشبندیہ	۱۰۲
۶۷	اورنگزیب عالمگیر سلطان اہند در فضائل ذکر اللہ تعالیٰ	۱۲۱	۴۹	خواجہ محمد صدیق کشمی در حقیقت امکان دعا برائے عقیدہ	۱۰۶
۶۸	نخلیہ زمان اورنگزیب سلطان اہند در فضائل صحابہ	۱۲۲	۵۰	میر محمد نعمان در آئینہ چوں بیچون بیج مناسب نیست	۱۰۷
۶۹	دابل نبوت	۱۲۲	۵۱	علاء الحرمین شریفین در حل بعض کلام محبہ	۱۰۷
۷۰	نصیر خاں در تحقیق صفت کلام	۱۲۶			
۷۱	علاء الحرمین شریفین در حل بعض کلام محبہ	۱۲۷			

عرض ناشر

استاذ محترم مرحوم حکیم عبد المجید احمد صاحب سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ اشاعت مطبوعات اکابر نقشبندیہ مکتوبات سعیدہ کی کتابت ہلاک کی طباعت کیلئے کرائی تھی اور اس بارہ جرمی جاکر طبع کرانے کا تھا لیکن قضائے مہرم نے ملت نہ دی۔ داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ کام پس ماندگان کے لئے چھوڑ گئے مگر اس فقیر کے پس ماندگان کے پاس بھی سرمایہ بجز توکل کچھ نہ تھا۔ تاجران متمول نے اس کی طباعت کو اپنی تجارت کے لئے نفع بخش نہ سمجھا اس لئے کچھ عرصہ تک مسودات کتابت شدہ جوں کے تول پڑے رہے۔ خوش قسمتی سے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے آثار باقیہ کے تحفظ کی خاطر پبلشروں کو قرض حسنہ دینے کی اسکیم بنائی اور چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف مغربی پاکستان جناب شیخ محمد کرام صاحب نے کتابت کے حسن و جمال اور صاحب کلام کے علم و مرتبہ و کمال کو دیکھ کر اس کی طباعت و اشاعت کے لئے محکمہ سے قرض حسنہ دینا منظور فرمایا۔

جزاک اللہ خیر الجزاء امید ہے کہ محکمہ اوقاف کی جانب سے یہ سلسلہ قائم رہے گا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ نافذ و نافع رہے۔ زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رہی نہیں رہے گا بلکہ دیدہ زیب شکل و صورت میں جلوہ گر ہو کر اہل نظر کی چشمائے بصیرت کے لئے کھل اجوائے کام دنیا رہے گا۔ خفائے معارف و طریقت و حقیقت کے یہ جواہر پارے اب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اہل نظر کی نگاہوں کو نور بخشے کیلئے آمادہ ہیں فیضیاب ہوں اور حضرت مصنف ناشر و معاون حضرات کو دُعا دیں۔ والسلام

حکیم ذوالقرنین برادر نسبتی
حکیم عبد المجید احمد صاحب سیفی مرحوم
بیڈن روڈ لاہور

- ۶۶۔ نصیر خاں دراصل مسئلہ وحدت الوجود ۱۲۹
- ۷۰۔ میر محمد باقر در تحسین احوال او آئینہ توجہ بطلان ۱۳۱
- داخل غفلت نیست {
- ۷۱۔ میرزا شہاب الدین در تزیین مورات شریعیہ ۱۳۲
- ۷۲۔ شیخ شرف الدین سلطان پوری شرح احوال و دیار ان ۱۳۳
- ۷۳۔ میرزا شہاب الدین قلی در تزیین صحبت اہل جمعیت و بعض نصائح ضروریہ { ۱۳۳
- ۷۴۔ در آئینہ درویشیافت نتیجہ یافت است ۱۳۴
- ۷۵۔ فتح محمد خاں در آئینہ دنیا و دنیہ یافت آن مدار ۱۳۵
- ۷۶۔ میر محمد باقر در بیان تشریح و تشبیہ ۱۳۶
- ۷۷۔ عصمت پناہ بی بی خانی بنت تربیت خاں مرحوم ۱۳۷
- ۷۸۔ نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر ۱۳۸
- ۷۹۔ یکے از ابواب طریقت کہ پریشانی احوال ظاہر مرقوم نموده بود { ۱۳۸
- ۸۰۔ خاں سعادت نشان در نصائح ضروریہ ۱۳۹
- ۸۱۔ یکے از اصحاب طریقت در نصیحت محبت اہل اللہ ۱۴۰
- ۸۲۔ اورنگزیب علی گڑ سلطان مہند در احادیث تشریف فضائل بر اعمال صالحہ از ہر نو { ۱۴۱
- ۸۳۔ سعادت نشان خاں در بیان آئینہ وجود مفتاح ۱۴۲
- ۸۴۔ اورنگزیب سلطان مہند در اظہار داعیہ زیارت { ۱۴۵
- ۸۵۔ حرمین شریفین {
- ۸۵۔ شیخ احمد تبریزی خطیب فی مودہ و بیان در طریقہ باعمل ۱۴۶
- ۸۶۔ مخدوم زادہ شیخ عبد الاحد سپر خود در تزیین حصول صلاح و محبت { ۱۴۹
- ۸۷۔ امام اسماعیل الی مینی بیان مناقب اہل بیت نبوت ۱۵۰
- ۸۸۔ خواجہ محمد صلاح کابلی در نصائح ۱۵۱
- ۸۹۔ شیخ عبد المجید در فضائل سوریاسین یا سور تبارک الملک ۱۵۲
- ۹۰۔ خواجہ محمد صلاح کابلی در غلط حسنہ و ضروریہ طریقت ۱۵۳
- ۹۱۔ خواجہ محمد صلاح کابلی در آئینہ بنیاد پرستی و حلاوتی ۱۵۴
- ۹۲۔ خان خاں در حل حدیث کنت نبیاً و آدم بنی الماء ۱۵۵
- ۹۳۔ مرتضیٰ خاں در علاج و انالہ و کفر و ادون اللہ تعالیٰ ۱۵۶
- ۹۴۔ سعادت نشان خاں در تزیین عدل احسان علیا پوری ۱۵۷
- ۹۵۔ خاں سعادت نشان خاں در آئینہ اداء شکر ۱۵۸
- ۹۶۔ مرزا ابوالقاسم در آئینہ ظاہر تاج شریعت غراء نمود ۱۵۹
- ۹۷۔ شیخ محمد زادہ خود در حل کلمہ مشہور امام عظیم ابو حنیفہ کوثری ۱۶۰
- ۹۸۔ ابوالحسن محمد نادی نواسہ خود ۲۱۶
- ۹۹۔ خواجہ محمد معصوم برادر خود در اظہار اشتیاق و حزن فراق ۲۱۷
- ۱۰۰۔ خواجہ محمد معصوم برادر خود مذکور شاہ سفر آخرت ۲۱۸

نوٹ: مطالعہ کنندگان عرض میکنید کہ درین مطبوعہ اگر سہو با خطائے ملاحظہ کنند از ان مطلع فرمائید تا در طبع ثانی درست کردہ شود۔ والسلام

حکیم محمد ذوالقرنین ناشر حکیم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ السَّیِّدِیْنَ اَصْطَفٰی
حضرات اولیائے کرم کے کلام کا مطالعہ روح کی تسکین اور امراض باطنی سے شفا پانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ مطالعہ بے اختیار پڑھنے والوں کے دلوں کو باریک بینی کی طرف لے جاتا ہے جس سے اطمینان کی دولت ٹھٹھاتی ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَیْنُ الْقُلُوْبُ ○ فرمان خداوندی ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قَبِيْلًا ○

اسی مقصد کے لئے حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مکاتیب و رسائل مرتب کئے جاتے ہیں۔ خانوادہ مجددی رضی اللہ عنہم کے رسائل و مکاتیب سنت نبوی کے اتباع اور بدعات مروجہ سے اعتنا کی توفیق دلانے میں بفضل خداوندی کسی کا حکم رکھتے ہیں۔ اہل عقیدت اور طلب صادق رکھنے والے حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مشاہدہ ہے کہ ان رسائل و مکاتیب کے مطالعہ نے عامیوں کو اولیا اور اولیاء کو اکمل اولیاء بنادیا ہے البتہ کسی شیخ کامل و مکمل سے تحصیل نسبت شرط ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکاتیب شریفی بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کڑی ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی قدس سرہ کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی ولادت یا سعادت ماہ شعبان ۱۰۸۷ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام ربانی کی عمر مبارک ۳۴ سال تھی۔

ایام طفولیت سے ہی آپ طلب صادق کا ذوق رکھتے ہیں خود حضرت امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ :-

فرزند محمد سعید چار و پنج	فرزند محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے
سالہ بود کہ دے راز بخوری پیش	بچے ہی تھے کہ بیمار پڑے۔ بیماری
آمد در غلیات آن ضعف از دے	کے غلبہ ضعف کی حالت میں
پرسیدہ شد کہ چہ می خواہی؟	ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا چاہتے ہو؟

لے زبدۃ المقامات ص ۳۹۹ لے زبدۃ المقامات ص ۳۹۹ و مکتوبات معصومیہ مکتوب ۳ ج ۳

بے اختیار گفت حضرت خواجہ
رامی خواہم۔ من این حرف اد
را بخضرت خواجہ قدس سرہ
عرض کردم۔ من مودند۔
محمد سعید شتا رندی و حسینی
نمود و غائبانہ ازمانسبت
درر بود

ہوش سنبھالا تو علوم ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی طرح فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوب ۳ ج ۳ میں تفصیل آپ کے مناقب ذکر فرمائے ہیں ملاحظہ ہوں :-

تحریر فرماتے ہیں کہ بچپن ہی سے قبول و کرامت کے آثار و دلالت و شرافت خاندانی کے اطوار آپ کی پیشانی سے نمودار تھے۔ اس کے بعد طلب حضرت خواجہ کا مذکورہ بالا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ظاہری و باطنی کمالات اپنے والد بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں حاصل کئے سترہ سال کی عمر میں ظاہری علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کو درجہ کمال تک پہنچا لیا اور والد بزرگوار کی مانند کمال دینداری، تقویٰ متابعیت سنت نبوی اور عزیمت پر عمل پیرا ہونے کے فضائل سے مالا مال ہو گئے۔ نرم گفتاری، تواضع کامل، پوری توجہ سے دار دین و صادریں کی دیکھ بھال جو دو کرم اور بے نفسی آپ کا شیوہ خاص ہے۔

قرآن مجید کی تجوید، عالی سند کے ساتھ فرمائی۔ قرآن حدیث میں بھی جتید سند اور مرتبہ عالی رکھتے ہیں اور فقہ میں مبتدئ و مترس کے مالک ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہ کو جب کسی مسئلہ فقہیہ کی تحقیق درکار ہوتی تو اکثر و بیشتر آپ کو ہی اس خدمت پر مامور فرماتے

لے ترجمہ مکتوب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۳ ج ۳

اور آپ سے اس کا بیان شاذ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اور جب وہ مشکل مسائل کا حل فرماتے اور ان کی پیچیدگیوں سے عمدہ برآ ہوتے تو حضرت امام ربانی بے حد مسرور ہوتے اور ان کے حق میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔

آپ حضرت امام ربانی کی حیات طیبہ میں ہی کمال و تکمیل کے مراتب پر پہنچ گئے تھے خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے اور طالبین کی ترتیب کا کام والد بزرگوار کے زیر سایہ ہی شروع فرمایا۔ عقل معاد کے کمال کے ساتھ عقل معاش بھی کامل رکھتے تھے چنانچہ حضرت امام ربانی اکثر معاملات میں آپ سے صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے باطنی امور میں بھی آپ حضرت کے رازدار تھے۔ جو راز کی باتیں حضرت امام ربانی فرمایا کرتے تھے بہت کم کوئی دوسرا شخص ان میں شریک ہوتا تھا۔

آپ کو حضرت امام ربانی کی جانب سے دقیق اسرار طریقت اور مخصوص معاملات حقیقت کی بشارتیں حاصل تھیں۔ لوگ امراض ظاہری میں ان کی توجہ سے شفا حاصل کرتے اور امراض باطنی میں ان کے تصرف باطنی سے جمعیت و اطمینان قلبی سے بہرور ہوتے تھے۔

مختصر یہ کہ آپ قطب المحققین و ارث المرسلین حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے قول "ما فضلیا نیم" کا کامل مصداق تھے۔

ہر ایک نقل اور مشہور واقعہ ان کی بزرگی شان کے سلسلہ میں کافی ہے کہ ایک بار آپ معاملہ میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ایک مقام پر جمع ہیں اور یہ بھی (خواجہ محمد سعید) حضرت مجدد صاحب کے چند اہل ارادت کے ساتھ حاضر ہیں۔ اسی اثنا میں صحابہ کرام ایک کاغذ منگاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرضی لکھیں چنانچہ اس مضمون کا ایک خط لکھا گیا کہ "یہ لوگ (خواجہ محمد سعید مع رفقا) اور ہم عنایات خداوندی میں ہم درجہ ہیں حالانکہ ہم نے (فروع دین اور جہاد فی سبیل اللہ میں) بے انتہا سخت محنتیں اٹھائیں اور جاں فشائیاں کیں جو ان لوگوں نے نہیں کیں تو پھر برابری کی کیا وجہ ہے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت تحریر فرمادی :-
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ
بِفَضْلِ خَدَّائِهِ يَجْعَلُ لِمَن يَّشَاءُ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

حقائق و معارف کا بیان، اسرار و دقائق کی شرح اور ذات و صفات کی باریکیاں جن عالی زبان اور شافی بیان کے ساتھ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہیں ان کمالات کی شرح اور کرامات کی تفصیل سے زبان کو روک لینا اور آپ کے موقوفات و مکتوبات پر محمول کردینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ انہیں دیکھ کر خود اہل دل ان کا پتہ چلائیں اور ظاہری الفاظ سے باطنی معانی کی طرف قدم بڑھائیں کسی نے کیا خوب کہا ہے

ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا یعنی
ع مری بہار کو دیکھو مرے گلستان میں

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے ان چند مختصر مگر تفصیلات سے پُر اور حامی الفاظ میں جو حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ کا تعارف کرایا ہے اس کے بعد ضرورت باقی نہیں رہتی کہ آپ کے مقامات ارجمند اور مقالات بلند کا تعارف کرانے کے لئے مزید تذکرہ نویسوں کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے۔

ایک اور خط میں جو جلد سوم کا مکتوب اول ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اپنے اس حلیل القدر برادر معظم سے دالہانہ محبت اور احترام و عقیدت کا اظہار فرماتے ہوئے رستم طراز ہیں :-

ملاطفہ گرامی کہ از کمال کرم و مہربانی مصحوب
ملاطہ نامزد اس مسکین بے نسکین فرمودہ بودند
لوردد آن تسعد گردید۔ از راہ لطف و
مخلص پردری مقدمات شوق آمیز و فقرائے
عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطالعہ آن
آتش مشتاقان را مضاعف ساخت
گرامی نامہ جو بنیابت کرم و مہربانی ملاطہ کے
بدست اس مسکین بے نسکین نام مرسل ہوا تھا
اس کے ورود کی سعادت نصیب ہوئی از راہ
کرم و مخلص پردری اشتیاق آمیز باتیں اور
نوسن عشق کو ہمیز کرنے والے فقرے جو
اسی نامہ گرامی میں مندرج تھے۔ ان کے

و شعلہ شوق انبیان را سر بلند گردانید۔

ع
آب انش را مدد شد همچو لفظ

عاشق مسکین را نہ تاب غتاب و نہ

طاقت عنایت ز برداشت قہر و نہ یارائے صہر

ع کہ وصل از ہجر باشد جاں ستان تر... اظہار انتظار

آدن این مسکین فرمودہ اند ع از دولت

یک تارہ از ما بسر دویدن

سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد

د از برکات صحبت کثیر بہجت مستفید

و مستعد گردد

مطالعہ نے آتش اشتیاق کو دو چند کر دیا شعلہ

شوق و طلب کو سر بلند بنا دیا ع اس آگ پر

پانی نے بھی ہے تیل ہی چھڑکا۔

بیچارے عاشق کو نہ غتاب کی تاب عنایت

کی برداشت نہ قہر کا تحمل نہ مہر کا یارِ حلالی

سے بھی وصل یا رُہ کر جانتا ہے آپ اس

مسکین کی حاضری کے انتظار کا اظہار فرما رہے ہیں

ع ہر دوست کا اشارہ تو میں سر کے بل چلوں۔

فقیر کی خوش نصیبی ہوگی کہ حاضر خدمت ہو کر

مسترت بخش صحبت کی برکات سے بہرہ ور

اور سعادت یاب ہو۔

آپ کے مکتوبات کا یہ مجموعہ ایک سو مکتوبات پر حاوی ہے جن میں سے

اکثر فارسی زبان میں اور بعض خالص عربی میں ہیں۔ عالی مضامین کو سوا

اور سلیس زبان میں ایسے کیف اور انداز بیان سے ادا فرمایا ہے کہ ناظرین سخن فہم پر کیفیت

وجہ طاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلے دو مکتوب اپنے والد بزرگوار و پیر حقیقت شہار حضرت امام ربانی کی خدمت میں تحریر فرمائے

ہیں جن میں اپنے ابتدائے عمیر و سلوک کے حالات اچھنڈ اور عروجات بلند مندرج ہیں۔

مکتوب اول میں فرماتے ہیں :-

مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن

بالکل الگ کیا اور معلوم ہوا یہ مقام حیرت سے

متعلق ہے اور اس مقام کے پیشوا شیخ عراقی قدس سرہ

ہیں پھر دیکھا کہ شیخ عراقی نمودار ہوئے اور اس

نسبت کا غلبہ ہوا جس قدر زیادہ غلبہ ہوتا تھا بدن

در مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن

تمام جدا دیدہ ظاہر گودید کہ اس از مقام حیر

است پیشوائے اس مقام حضرت شیخ عراقی قدس

سرہ اند۔ دیکھ کر پھر شیخ شد و ان نسبت غلبہ کرد۔

چند ائمہ غلبہ می کرد بدن متا لم می شد

و درین میان ظهور حضرت خواجہ

بزرگ قدس سرہ شد و تسکین او نمود۔

روز دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند

و بیشتر تسکین شد۔

تسکین اور زیادہ حاصل ہوئی۔

جن حضرات گرامی درجات کے نام آپ نے مکتوبات تحریر فرمائے

ان میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں۔

(۱) سید شمس الدین (۲) مرزا حسام الدین احمد (۳) شیخ عبدالصمد الہی (۴) مولانا

محمد فرخ جامع مکاتیب (۵) مولانا محمد ہاشم کشمیری (۶) شیخ بدیع الدین نواسہ خود۔

(۷) میر محمد نعمان (۸) شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود۔ شیخ عبدالاحد پسر خود۔ خواجہ عبد اللہ

معروف خواجہ خود و فرزند حضرت خواجہ باقی باللہ۔ شیخ حمید بنگالی۔ مولانا محمد صدیق

کشمیری۔ شیخ محمد ابیہیم مدرس مدرسہ مدینہ منورہ۔ اور گزنیب عالمگیر پادشاہ ہندوستان

وغیر ہم۔

اپنے فرزند شیخ خلیل اللہ کے نام تفسیر آیت شریفیہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ

الْعِلْمُ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ سالک کو چاہئے

کہ عروج و وصول کے وقت بتکلف مقام فوق کی طرف پہنچنے کی کوشش نہ کرنی چاہئے

کیونکہ اس کام میں تکلف نہیں چلتا جو شرف بھی حاصل ہو گیا ہے اس پر راضی اور شاکر بننا چاہئے

نیز یہ آیت کہ نہ ذات باری تعالیٰ میں غور و خوض کرنے سے زجر و منع کرتی ہے

کیونکہ وہاں کسی کے علم کی رسائی نہیں۔

مکتوبات کی عام زبان فارسی ہے نہایت سلیس اور بے حد رشتیق طرزِ گارش

عام فہم۔ ہر قسم کے اغلاق و پیچیدگیوں سے پاک صاف۔ آیات و

احادیث سے مزین۔ بعض جگہ عربی زبان میں کلام شروع فرما دیا ہے۔ عربی بھی نہایت

بلند پایہ اور فصیح و بلیغ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاحب زبان بول رہا ہے۔ آخر

میں چند مکاتیب تو خالص عربی زبان میں ہیں۔



خصوصی کورس کے شر

دکتر ایجوکیشن

آج اور آج

دکتر ایجوکیشن

آج اور آج

دکتر ایجوکیشن

آج اور آج

دکتر ایجوکیشن

آج اور آج

دکتر ایجوکیشن

آج اور آج

دکتر ایجوکیشن

آج اور آج

مکتوب ۹۷ جو شیخ محمد برادر خالہ زاد کے نام ہے اس میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مشہور قول سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عِبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ پر سیر حاصل کلام کیا ہے اور معتزلیں کے اعتراضات کے کافی دشمنی جوابات دیئے ہیں یہ مکتوب ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جس پر محققانہ بحث نہ کی گئی ہو۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرمادیا ہے۔ نجزاۃ اللہ خیر الجوزاء

ہاں! مع مکاتیب

حالات خواجگان نقشبندیہ میں مذکور ہے کہ :-

وفات

اور نگریب عالمگیر بادشاہ ہندوستان اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا ہے۔ اس نے حضرت خواجہ کو بالتجاء و الحاح استفاضہ کرنے کے لئے دہلی بلایا۔ بادشاہ کے اخلاص کے پیش نظر آپ تشریف لے گئے اور کافی عرصہ قیام فرمایا دہلی میں ہی آپ علیل ہو گئے رشاہی اطبانے علل کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا حضرت کو منکشف ہو چکا تھا کہ اب وقت آخر قریب ہے۔ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرہند تشریف کے قصد سے روانہ ہوئے لیکن اثنائے سفر میں ہی جب موضع سنبھالکہ میں پہنچے تو ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۰۸۷ھ میں رفیق اعلیٰ سے واصل ہو گئے۔ جنازہ سرہند شریف لایا گیا اور حضرت امام ربانی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ و رحمتہ واسعتہ

ناچیز محبوب الہی عفی عنہ
یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

عریضه اول - بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و
والد ماجد خود - در احوال خویش - (این عریضه و عریضه مابعد در حدت سن پیش از ظهور کمالات
علیہ نوشتہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَدَأَ دِينَنَا عَلَى الْإِسْلَامِ - حضرت سلامت! دل را بهیچ متوجه بجائے نہ کیا، بلکہ دل رائے پیدا - اکثر حیران می باشد اگر قرآن می شنود و چون سائر مردم ششستہ می ماند - در مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن تمام جدا دید، ظاہر گردید کہ این از مقام حیرت است - پیشوا این مقام حضرت شیخ عراقی قدس سرہ بود، دید کہ ظہور شیخ شد و آن نسبت غلبہ کرد، چند آنکہ غلبہ می کرد بدن متاثر می شد و دریں میان ظہور حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ شد و تسکین رونمود - روز دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

عریضہ دوم نیز بخمدت حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پیر بزرگوار و والد ماجد خود - در احوال خویش متعلق بہ فنا و عدم -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - احقر العبد محمد سعید عفی عنہ بموقف
عرض حضرت اشرف مے رساند کہ از اندوہ مفارقتِ صوری چہ عرض نماید، گاہ وحشت مستولی
مے شود کہ مترصد بملاکت و مرض شدید مے گردد۔ و از خرابی احوال چہ معروض دارد، با وجود تعلقات
شستہ کہ دامن گیر شدہ تمناء آں دارد کہ دیوانہ و از ارجح علق گسستہ و ہمہ را سوختہ عنایت
اختیار نماید کہ جز لب گور این کس را نہ بیند۔ در حلقہ پیشین نشستہ بودم و حافظ قرآن مے خواند و
اخوی محمد مصوم ہم حاضر بود، ظاہر شد کہ چنانکہ ظرف را خالی ساخته باشند باز بر سازند بندہ

را پر ساختہ گرفتہ بنوے کہ کیفیت آن را نمی داند که چگونه بعض رساند۔ و دریافت که تخلیه اول تخلیه از توهم وجود است، که خود را که عدم مطلق و شمرخص بوده وجود و خیرخص سے انگاشت، آن توهم زائل شد۔ عدم بصرافت خود عدم بود باز پر ساختن این این است که بجاء عدم که حقیقت این شخص بوده ثبوت را داشتند۔ اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نمی ایستد، بلکه عدم مطلق و شمرخص حقیقت خود در نظر است و ثبوت متجدد ہم منظور گویا شئی خالی را پر کرده، و گراں باری آن واضح است۔ فرداء آن روز دیدم که آئینه بدست دارم در آن می نماید که روء من و اغماء محقق دارد که در نظر مردم نمی در آید، دیدم که آئینه در کمال صفا نیست و انتم که رنگ گرفته صورت و اغدار ظاہر شد۔ ازل دل تنگ شدم۔ آئینه دیگر گرفتم دیدم که اغماء زشت بیشتر ظاہر شد، بسیار پریشان شدم۔ آئینه دیگر گرفتم در کمال راستی و صفا اول بار مصطفی ظاہر شد ثانی الحال تمام و اغدار دیدم، در آن وقت تعبیر نمودم که مرآت شئی مغایر شئی است پس چون اول معامله در میان عدم و وجود مختلط بود آئینه نیز مشابه آن بود، و وقت که معامله بعدم صرف کشید آئینه خالی از عدم پیدا شد۔ و بروز دیگر آن عقدہ حل شد که نوشته بود خوب در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نمی ایستد۔ ظاہر شد که نہایت اطلاق انا تا بقاء عدم است که تبلیس با باطل است، چون عدم باصل خود پیوند انا منقطع می شود۔ این جا حقیقت بے اطلاق انا به ثبوت مبدل میگردد و اینجا انقطاع علم حضور واضح می شود، چه وجود همیشه خود حاضر است بصدق آنحضرت امیدوار است که تفصیل این حقائق بهره و در گردد۔ **وَاللّٰهُ**

مکتوب سوم۔ بنام سیدش الدین۔ و مفہوم عرفت ربی یجمع الضداد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد لله على ما لا يحيط به - عرفت ربی یجمع الضداد۔ چه برضد باضد دیگر جہت جامعہ دارد که مشہود عارف ہماں جہت است، و جہت فارقہ اعتبار بیش نیست چرا کہ یک حقیقت است کہ در مراتب تعینات ساری است، و آن حضرت وجود است کہ نزد اکثر صوفیہ متاخرین علیہم الرحمۃ عین ذات واجب است تعالی و تقدس۔ و نزد حضرت قطب العرفاء حضرت ایشان ماقدس سترہ اول ظلمت از ظلال این مرتبہ مقدسہ و پیشین منظرے از مظاہر ذات منترہ و مرآت اتم فیض اعم، و نخستین انترامے

از ازل مطلق علی الاطلاق۔ **وَاللّٰهُ**

مکتوب چہارم بنام میر منصور۔ در دعاء زہد و طلب خیریت مکتوب الیہ۔

الحمد لله على ما لا يحيط به - حضرت و اہلب العطا یا بکمند جذبات خویش ما را از بارانی بخشیدہ حقیقت محبت خویش رہنمائی فرماید، تا اختلاف تعلقات و تحول اطوار حجاب جناب مقدس محبوب مطلق نگردد، و عسر و یسر و فقر و غنا و ضیق و رخا و عنایت و عناء جز آئینہ در جمال و جلال او نباشند۔ شاید کہ لمحہ الزلعات آن مطلع انوار بر قلال بشریت تافہ و آفتاب ہویت از پس غمام ظلال طالع شدہ و نام و نشان این جمادی حس را برباد دادہ، بوجودے کہ عدم در قفاء او نباشد و حیاتے کہ مات دنیال او نبود و نورے کہ ظلمت را وراء آن جاگاہ نیست مگر سازد، و هو الذی یُنزلُ الغیث من بعد ما قنطوا و یُنشِئُ رَحْمَتَهُ ط و هو الولیُّ الحَمید۔ ابا بعد سجون فراق مرہون اشتیاق مشہود خاطر عطرے گرداند کہ احوال دور افتادہ مقرون بعافیت است، ہموارہ نگران اخبار سلامت و استقامت ایشان است۔ مدتے ست کہ برقم احوال شریفیہ یاد آوری نفرمودہ اند چشم انتظار در راہ است، و طغیان شوق از حیطہ قلم بیرون است۔ و چون این نشاء فراق است دولت بقاء را از حضرت کریم بدار البقاء مسئلت می نماید۔ توفیق اعمال موجبہ ترقیات نصیب وقت بود۔ **وَاللّٰهُ**

مکتوب پنجم۔ بنام میرزا حسام الدین احمد۔ در نارسائی مطلوب۔

الحمد لله على ما لا يحيط به - عرض نیاز این مسکین آوارہ باں عالیجناب مقبول باد این گرفتار ظاہر و باطن امیدوار و دیوہ گریزم و عنایت است تا این تعلقات شتے کہ سدا راہ مطلب آشتی ست، خلاصی یافتہ بکلیہ جو باین مقصد اعلیٰ گرد و ہر چند چیزے بدست نیاید، کہ متلوث دنائس علائق و تقیدات را با جمال حضرت بسط علی الاطلاق کدام راہ مناسب است نصیب ہمہ ہجران از معرفت جز ہمل نیست، و از قرب جز بعد و از وصل جز فصل و از ذات جز گرفتار و از نام جز نشان نہ

در افکنده دف ایں آواز از دوست کز برد دست دف کوبان بود پوست
بالے بایں ہمہ دوری و مجوری و غربانی و دوسیا ہی اگر گرفتار باشد گرفتار او باشد، و اگر مشتاق

اگر ندی بکف دامان یارم گرفتاری کس دیگر ندارم
کتاف خیس را چه یار که دم از محبت سلطان عالی شان زند، جز آنکه ناله حرمان و ماتم خسران خود داشته
باشد - زیاده بریں چه اظهار تاسف و تلهف نماید و مشوش خاطر عاظم گردد - **و القل**

مکتوب ششم - بنام شیخ عبدالصمد اعظمی - در توجیه الفاظ گستاخانه مرید متعلق
پیر خود در وصل عریان وفاء اراده و در آنکه خوارق از لوازم ولایت و مراتب ولایت نیست
و در فضیلت طریقه نقشبندی و در ذکر بعضی خوارق حضرت محمد الف ثانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔

بِئْرُ الْبَارِئِ الرَّحْمَنِ الْمَدِينِ عَلَى عِلَالِ الدِّينِ أَطْلَعَهُ، خُصُوصًا عَلَى سِرِّهِ الْأَسْنَى وَنُورِهِ
الْأَبْهَى، صَاحِبِ الْبَرْزَخِيَّةِ الْكُبْرَى وَالْمَقَامَاتِ الْعُلَى، الَّذِي دَفَى فَتَدَلَّى فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، ثُمَّ عَلَى مَنْ فَا زَمِنَهُ بِالْحِطِّ الْأَوْفَى وَقَالَ السَّعَادَةُ الْقُصُوصَى وَ
بَلَغَ الْغَايَةَ الَّتِي يَغِيطُهَا فِيهِ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ، حَتَّى صَارَ آيَةً مِنْ آيَاتِ
الْكِبْرَى الدَّلَالَةِ عَلَى كَمَالِ نَبِيِّهِ الْأَعْلَى، حَيْثُ يَكَادُ يَشْتَبَهُ مَكَانُ طَبِيعَتِهِ بِحَالِ
مَنْ يُؤْحَى - أَمَا بَعْدُ رَدَّ أَهْقَ مَشْهُودٍ وَضَمِيرُ النُّورِ كَرْدَانِدِ، بِبَايَمِ كِهْ بَرِيَانِ مُحَمَّدِ أَشْرَفِ بَايِسِ فَقِيرِ فَرَمُودِ
وَوَدَّ رَسْمِهِ - كَاغَذِ كِهْ مُتَضَمِّنٌ بِكُتُوبِ حَضَرَتِ قَلْبِ كَامِلِ، وَالدِّمِ قَطْ. الْقَائِدُ الشَّيْخُ

وکون ایچو
 آچو اور آ
 وکون ایچو
 آچو اور آ

بدو مقدمہ عائد است۔ اول آنکہ میں تو اندر میری بجائے رسد کہ محتاج تو وسط پیر نباشد چنان کہ در وصل
 عربیوں۔ دوم آنکہ میں قسم عبارت کہ ازال مرید ظہور آید است از راہ ہیکر است، اہل انتقامت
 ازال احتراز نمایند و براہ ادب پونید۔ ہر دو مقدمہ حق است و محل این شکوک و شبہات نیست۔
 و عبارتے کہ وراء آں مذکور است در کمال وضوح جائے ریب و مظان عیب نہ، جسے آنکہ
 کثرت نقل و تطویل عبارت کہ دریں عہد داخل تحقیق و تدقیق شدہ است تدار۔ حضرت امیر
 کرم اللہ وجہہ فرمودہ اند۔ لَنْ يَلْجَ مَلَكُوتُ السَّمَوَاتِ مَنْ لَمْ يُولَدْ مَوْتَتَيْنِ مراد ایں
 دو ولادت چنانچہ مقرر است ولادت صوری و ولادت معنوی است۔ و چنانکہ مولود و صوری در
 حال رضاع محتاج حضانتہ ام است کہ واسطہ ظہور فیض حضرت فیاض است بر مزاج طفل
 در حال فطام محتاج آن نیست، ہر چنان مولود معنوی در ابتداء سلوک کہ حکم رضیع دارد در وصول
 التواریت از حضرت ربوبیت بجلّ و علا مفتقر مرآت باطن پیر است و بدوام انابت و افتقار
 بسدۃ ارشاد و گرفتار۔ و ایں عجز از راہ منقصت اوست و عدم مناسبت بجناب مقدس حضرت
 الوہیت عظمیٰ قُدْرَتُهُ وَعَدَّتْ رَأْفَتُهُ۔ و چون اَنَا قَانَا بَحْسَن تَرْبِیَّتِ شَیْخٍ مَقْدَمُ از عجز
 طفولیت میں بر آید از راہ کمال محبت بشیخ خود کہ فنا فی الشیخ لازم آن است و بقاء بکالات و ثمرہ
 آن، حکم مرآتیت کہ باطن شیخ داشت خود پیدا میکند و استعداد اخذ حقائق از اصل بے توسط بہم
 میں رساند۔ دریں وقت پیر از عقبہ بر آید حکم معدّیہ را میکند و متکفل تربیت جزعیت بے قضا
 حضرت صمدیت چیز دیگر نیست

أَسْقَيْتَنِي كَأْسًا وَسَكَّرْتَنِي
فَمِنْكَ سَكْرِي لَا مِنْ الْكَأْسِ

حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی در کتاب فتوح الغیب این معنی را مشروح ساخته اند چنانچه فرموده ، قَدْ يَكُونُ لِلْمُرِيدِ سِرٌّ لَا يُطْلَعُ عَلَيْهِ شَيْخُهُ ، وَلِلشَّيْخِ سِرٌّ لَا يُطْلَعُ عَلَيْهِ مُرِيدُهُ الَّذِي قَدْ دَنَا سِيرُهُ إِلَى عَتَبَةِ بَابِ حَالَةِ شَيْخِهِ - فَإِذَا بَلَغَ الْمُرِيدُ حَالَةَ شَيْخِهِ أُفْرِدَ عَنِ الشَّيْخِ وَقُطِعَ عَنْهُ فَيَتَوَلَّاهُ الْحَقُّ فَيَقْطَعُهُ عَنِ الْخَلْقِ جُمْلَةً ، فَيَكُونُ الشَّيْخُ كَالظِّلِّ وَالذَّائِيَةِ - لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لِأَخْلَقَ بَعْدَ زَوَالِ الْهَوَى - وَلَا رِادَةَ الشَّيْخِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مَا دَامَتْ تَبَهُ هَوَى قَرَارَادَةُ لِكُسْرِ هِمَا وَأَمَّا بَعْدَ

زوالہما فلا، لانه لا کد ورة ولا نقصان۔ فاذا وصلت الى الحق على ما بيننا فكن
 امنا ابد ائمن سواہ، فلا تترى لغيرة وجود البتة لا في الضمير ولا في النفع ولا
 في العطاء ولا في المنع ولا في الخوف ولا في الرجاء بل هو عز وجل اهل التقوى
 واهل المغفرة، فكن ابد اناظر الى فعله متوقفا لا ممرضا لا مفرقا لا بطل اعته
 مبينا من جميع خلقه دنيا واخرى۔ وابعبد الله ترد غندی قدس سرہ کہ از اکابر
 اولیاء است و از مشائخ طبقات، فرمودہ است طوبی لمن لم یکن لہ وسیلۃ الیہ
 غیرہ چنانکہ در نفحات محلی است۔ و مولانا عبد الغفور لاری علیہ الرحمۃ در شرح این سخن فرمودہ است
 کہ این معنی در آخر کار وجود گیرد، و بالجملہ مضمون این مقدمہ عقل و نقل و فراست صحیحہ عالم است۔
 و در نفحات مذکور است در ذکر سید الطائفہ جنید قدس سرہ ہمہ نسبت بوسے دست کنند
 چون خراز و رویم و نوری و شبلی و غیرہم۔ و در ذکر نوری گفتہ تیز وقت ترا جنید بود، و در ذکر خراز گفتہ
 شیخ الاسلام گفت کہ وہ خوشتر را بشاگردی جنید فرمے نمودے، اما یا خدا جنید بود، جنید گفتہ
 کو طاب لنا الله بحقیقۃ ما علیہ الخراز کہ لکننا۔ و حکایت شفاعت غوث اعظم شیخ
 حماد کہ پیر ایشان است در محضر جمیع اولیاء بعد التماس شیخ مذکور در قبر خود قبول شدن آن در کلمہ
 و غیرہاں دیدہ باشند۔ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ مرید مولانا یعقوب چرخ سیست علیہ
 الرحمۃ، و حضرت مولوی جامی در منقبت خواجہ بایں عبارت فرمودہ است، امانت دار او
 یعقوب چرخ سیست علیہ الرحمۃ۔ و آنچہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ در باب
 ایشان فرمودہ است معروف است۔ پیر انصار روح الله روحہ فرمودہ کہ من مرید خزانیم اما اگر
 خرقانی درین وقت مے بود، با وجود پیرش مریدی من مے کرد۔ و قصہ ترقی مریدان از پیران درین قوم
 حکم خبر متواتر دارد، اگر در ہمہ وقت محتاج مرآت باطن پیر باشند و پیر دائما واسطہ وصول برکات
 بر مرید بود این ہمہ آثار غلط افتد، قال علیہ السلام رب حامل فقیہ الی من هو افقہ
 منہ کما فی المشکوۃ۔ و در فتوحات مکیہ در بیان حال قطبہ از اقطاب اشئہ عشر مجیدین گفتہ کہ
 اخذ فیوض از حضرت حق سبحانہ بے واسطہ مے نماید۔ معلوم شریف است کہ مدار کار و ولایت بر دو کن
 است فنا فی الله و بقا بالله، و تا حضرت احدی وصف تمہاری بر دل سالک مستحلی نشود و نام

خصوصاً کرس کے
 دکن دیو
 اجروا
 کرس کے کوشن سید
 ایک خصوصی کرس کا
 و فیصل آباد کے
 فراز سے نکلتی
 ہے۔ محنت، افراد
 کی بڑی مشورہ
 اور کسے لکھتی
 ہے جو دار کرس کے
 کرس اسلام آباد

نشان از غیر و غیریت بر باطن نگذار و نادر الله الموقدۃ التي تطلع على الافئدة آفاق و
 انفس را سوختہ بر باد دند، بوسے از عطر بقا بمشام جان اور سین محال است و نام معرفت گزاف۔
 ہر گاہ محبت ذاتیہ بمشایہ استیلا باید کہ حضور صفات را محال نگذار و گوید

ذات من نیست جسز محبت ذات ذات بر من زده است راہ صفات

نسیان جمال پیر چہ محال باشد۔ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند زمان غیبت از ما دین
 حق سبحانہ بحقیقت زبائن وصول و شہود وجود است الی قولہ درین مقام اگر ترقی واقع شود خوش
 از ذوق تجلیات اسماء نیز منقطع شود، اشارہ الی بزرگ بایں فرمودہ آن است کہ سالک می تواند کہ
 متصف شود باوصاف حق سبحانہ، فهو بعد غیر و اصل مقصود شہود ذات است بے مزہ
 شعور بود کثرے، مرتبہ اتصاف باوصاف مرتبہ تجلیات صفات است۔ مقرر اہل ظاہر و باطن
 است کہ موثر حقیقی در جمیع اشیاء اوست تعالی و تقدس، و ہادی و مفضل از صفات کاملہ و سبحانہ
 بے مشارکت احدے، و آنچہ بدیگرے نسبت دارد حکم مجاز دارد۔ چنانکہ عین القضاۃ مے فرماید
 اے عزیزا کایے کہ بغیر منسوب بینی بجز از خدا اں مجازی میدان حقیقی، فاعل حقیقی خدا را دین۔ راہ نمودن
 مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام مجازی میدان، یحصل من یشاء ویهدی من یشاء
 حقیقت میدان۔ گیرم کہ خلق را اضلال الیس میکند، الیس را بایں صفت کہ آفریدہ ان ہی الا فتنک

ہمہ جو رہن از بلغاریاں است	کہ ما دائم ہے باید کشیدن
گنہ بلغاریاں را نیز ہم نیست	بگویم گر تو بتوانی شنیدن
خدا یا این بلا و فتنہ از تست	ولیکن کس نے آرزو چیدن
ہمے آند ترکاں را از بلغار	بہر پردہ مردم دریدن
لب و دندان آن خوبان چوں ماہ	بدیں خوبی نیاستا فریدن
کہ از دست لب و دندان آنہا	بدندان لب ہے باید گردیدن

پس اگر بر اہل حقیقت کاروا شود و جمیع اشیاء منسوب بفاعل حقیقی گردد و مجاز از نظر مرتفع شود کہ الحجۃ انہ
 ینتفی، چرا محل اشتباہ بود۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ظہور معنی رفع توسط شیخ بچند مقام مناسبت
 دارد۔ اولاً در اہل سلوک ہر چہ واسطہ از مبداء فیاض بر باطن مسترشد توجہ و عنایت مرشد است،

نَسِيتُ الْيَوْمَ مِنْ عَشْقِي صَلَوتِي
فَلَا أَدْرِي عَدَائِي مِنْ عَشَائِي
فَدَكَّرْتُ سَيِّدِي أَكَلِي وَشَرِّي
وَوَجْهَكَ إِن نَظَرْتُ شِفَاء دَائِي

عمر

در آن کوشش و کوشش
 یک خورشید و کوشش
 و فیصله و یاد و یاد
 و اوست و کوشش
 به محنت و کوشش
 کوشش و کوشش
 و کوشش و کوشش
 و کوشش و کوشش
 و کوشش و کوشش
 و کوشش و کوشش

دیدیم نہاں کیستی و اصل دو جہاں
آں نور سیہ ز لال نقطہ بر تر داں
حضرت مولوی روحی مے فرماید

...

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مُحِبُّ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا سَقِيمٌ
سَقَاهُ مِنْ حُبِّهِ بِكَاسٍ
فَهَامَ حُبِّهِ وَسَمَا إِلَيْهِ
كَذَاكَ مَنْ ادَّعَى شَوْقًا إِلَيْهِ
يَهَيِّمُ حُبُّهُ حَتَّى يَرَاهُ

دیگر گفته

لِكُلِّ مِنَ الْعُشَّاقِ فَنِّ مِنَ الْهَوَى
وَفِي جُودٍ وَالْجَنُونِ فَنُونٌ

والبغیر

قَالُوا جُنُنْتُ مِنْ تَهْوَى فَقُلْتُ لَهُمْ
مَا لَدَّةُ الْعَيْشِ إِلَّا لِلْجَانَنِينِ

محصل این دیوانگی سکر حال است که از سقامت این طائفه علیهاست - و اختلاف مشایخ در تزیین سکر و صوم معروف است - و چون حضرت شیخی و والدی قدس سره موافق محققان ترجیح صحرا را بدین فرموده که اصحاب صوم چنین نگویند و در جمیع احوال و افعال و حرکات و سکات تابع علم الهی باشند که شریعت مطهره و طریقت منوره بآن ناطق است - قَالَ الشَّيْخُ الْأَجَلُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِيُّ قَدْ سَ سِرَّةً، وَإِنْ كُنْتَ مِنَ الْوَاصِلِينَ إِلَيْهِ تَعَالَى مَنْ أَدْرَكَتْهُمْ الْعَيْنَانِ وَتَمَلَّتْهُمُ الْبِرْعَايَةُ فَجَدَّ بَتَهُمُ الْحُبَّةُ وَنَالَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَالْكَرَمُ فَاحْسِنِ الْأَدَبَ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا أَنْتَ فِيهِ - وگرنه این قسم عبارات از آداب طریقت دوری بود چرا شیخ محمد الدین قدس سره به عتاب شیخ خود حضرت شیخ نجم الدین الکبری استاد خود گرفتار می شد - چنانکه در نفحات مذکور است که روزی محمد الدین با جمعی از درویشان نشسته بود و سکر بر او غالب شد گفت ما بیضه بط بودیم بر کناره دریا شیخ ما شیخ نجم الدین مرغی بود بال تربیت بر سر ما فرو آورد ما از بیضه بیرون آمدیم ، ما چون بچه بودیم در دریا رفتیم و شیخ ما بر کناره همانند شیخ نجم الدین بنور کرامت آرا دانست ، بر زبان ایشان گذشت در دریا میرود و آخر القصه - دیگر محله از مسوده ایشان بیاد مانده که چون ابطله صورت پیر همواره را بهر سالک است و ترقی بے ادا و آن مقصود نه ، ارتفاع توسط پیر چه گنجایش دارد ، معلوم شریف بوده باشد که محتاج رابطه مبتدی است منتی از آن فارغ است ، چه که رابطه فرع اراده است و چون اراده برخاست رابطه برخاست ، چنانکه از عبارت شیخ عبدالقادر جیلانی

معلوم

معلوم شد - و در جائی دیگر از آن کتاب فرموده است لَا تَكْشِفُ الْبَرْقَعُ وَالْقِنَاعُ عَنْ وَجْهِكَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْخَلْقِ وَتُوَلِّيَهُمْ قَلْبَكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَيَزُولُ هَوَاكَ ثُمَّ تَزُولُ ارَادَتُكَ وَمُنَاكَ فَتَفْنِي عَنِ الْأَكْوَانِ دُنْيَا وَآخِرَى فَتَصِيرُ كَمَا نَأَى مُنْشَلَحًا لَا يَبْقَى فِيكَ ارَادَةٌ غَيْرَ ارَادَةِ رَبِّكَ تَعَالَى، فَتَمْتَلِكُ بِرَبِّكَ، فَلَا يَكُونُ لِغَيْرِ رَبِّكَ وَقْلِكَ مَكَانٌ وَلَا مَدْخَلٌ، وَجُعِلَتْ بَوَابُ قَلْبِكَ، وَأَعْطِيتَ سَيْفَ التَّوْحِيدِ وَالْعُظْمَةِ وَالْجَبَرُوتِ، فَكُلُّ مَنْ رَأَيْتَهُ دَنَى مِنْ سَاحَةِ صَدْرِكَ إِلَى بَابِ قَلْبِكَ، أَنْذَرْتَ رَأْسَهُ مِنْ كَاهِلِهِ - باید دانست فناء اراده شرط این راه است ، تا اراده در میان است از حقیقت معرفت محروم است هر اراده که باشد - این باتفاق جمیع مشایخ ثابت است - بدیهی است که تا اراده بر جاست تعلل را که طریقت عبارت از آن است جاگذاشت و از حقیقت حرمان است ، و چون بحقیقت رسید دستگیری محض فضل و موهبت است - خوبه بزرگ قدس سره فرموده است که ما فاضلینیم - در عوارف مذکور است قَالَ بَعْضُهُمُ التَّصَوُّفُ أَوَّلُهُ عِلْمٌ وَأَوْسَطُهُ عَمَلٌ وَآخِرُهُ مَوْهَبَةٌ - مقرر است که مرتبه مشیخت وراء مرتبه ارادت است و ترقی ارادت بمشیخت ممکن بل واقع پس هر که منتسب به پیر بود همیشه در بند ارادت باشد و مشیخت نرسد و محتاج رابطه صورت پیر بود ، جز پیر اول در همه آفرید با پیر دیگر نباشد و آن شخص باطل است - و اگر تفصیل این مطالب را خواهند باب مشیخت عوارف را که از امهات کتب این علم است مطالعه فرمایند مخصوصاً آنجا که فرموده است وَالتَّزَوُّنُ فِي مَصُولِ السَّالِكِ إِلَى مَرْتَبَةِ الشَّيْخَةِ أَنْ السَّالِكَ مَأْمُورٌ بِسِيَاسَةِ النَّفْسِ، لَا يَزَالُ يُسَالِكُ النَّفْسَ بِصِدْقِ الْمَعَامَلَةِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ نَفْسُهُ، وَبَطْنُهَا يَتَزَوُّعٌ عَنْهَا الْبَرُودَةُ وَالْيَبُوسَةُ وَلَا تَحْدَرُ رُوحٌ - لِي أَنْ قَالَ - فَيَقُومُ نَفْسُ الْمُرِيدِ بَيْنَ الطَّالِبِينَ وَالصَّادِقِينَ عِنْدَهُ مَقَامَ نَفْسِهِ بِوُجُودِ جُنُسِيَّةٍ وَبِوُجُودِ تَلَيُّفٍ - وَبَاهِيًا اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حَيْثُ التَّلَيُّفُ بَيْنَ الصَّاحِبِ وَالْمُصْحُوبِ يَصِيرُ أَمْرٌ بِجُزْءِ الشَّيْخِ وَتَصِيرُ هَذِهِ الْوِلَادَةُ انْفِصَالًا لَدَى مَعْنَوِيَّةٍ - مخدوما از فحوائد عبارات ایشان که در ضمن آن مسودات اندراج یافته بود ظاهراً هر چه شد که اختصار عبارت والدی قبله گاهی در حل این سوال از راجع است چنانکه بعضی یا را که از مجلس شریف آمدند نیز موافق ظاهر ما فتند ، عجیب نمود چه چیز

معلوم

که اطفال طریقت آن را شکل نه انگارند و صرف همت را در حال آن عاری ندانند، بر اکا بر چرای چشمن ظنی
 می نمایند مگر تحقیقات حضرت والدی و نازکیها که در کشف حقائق الهی نموده اند اکابر علماء و مشائخ
 شیفته آن شده اند، بنظر شریف نیامده است - و آن دقایق که در بیان حضرت خمس و توحید وجود و
 نشود و مکاشفه و ایقان و ایمان غیب و عیان و بیان اطوار سنییه و ظهورات و اختلافت و تجلیات تکلیف
 و غیر تکلیف و جمع بین التشییه و التنزیه و محض تنزیه و خفایاء اطلاق و مجالی تعینات و تجلی برق و دائمی
 و سکر و صحو و علوم و رؤیة و معیت و اقریت و محبت و خلقت و تحقیق صنوف و ولایات از صغری و
 کبری و علیا و مقام نبوت و رسالت و صدیقیت و قریت و حقیقت کعبه و حقیقت قرآنی و حقیقت
 صلوة و مافوق ذالک و غرائب علم و عین الیقین و حق الیقین که در قفای آن بایه فکر و کشف عقل می لغزد
 جز عنایت صرف و فضل محض با وی و رهبر آنها نیست، بنظر آن مشفق نه در آید - و آن مقالات
 مقرر که بنان بیان از تصویر آن عاجز است مثل حروف تهجی بر معنیهای آسان کرده بر بعضی
 تحریر آورده، ظاهر گوش زد عزیزان نگشته - امید که مجلسیان را موعظه فرمایند تا در کشتن تخلفات
 با دة محبت را جز بچشم نطق یاد نکنند، و فیض و اهب العطایا را منخوت خیال و مجوس و هم خود
 نسازند تا هر جا که مجال فکرشان نباشد با نیکار پیش نیایند

فریاد حافظ این همه آخر بهره نیست هم قصه عجیب حدیث غریب هست
 لا اقل این قدر تا نل نمایند که غیبت هر مسدود و حرم و اشتد من الزنا است، چه بجای علماء که ادنی
 تو بین ایشان موجب کفر است، چنانکه معروف است چه بجای اهل وراثت
 نقشبندیه عجب قافله سالارانند که برند از ره پنهان بحرم قافله را
 از دل سالک ره جاذبه صحبتشان می برد و سوسه خلوت و فکر چیده را
 قاصر می گردانند طائفه را طعن قصور حاش شد که بر آرم بر با این گله را
 همه شیران جهان بسته این سلسله اند روبرو از حیل چسبان بگسله این سلسله را
 دیگر برادر شیخ محمد اظہار نمود که آنجناب می فرماید در باب حضرت قبله گاهی قدس سره که اگر چه
 کمالات می داشتند چرا جفا کنندگان ایشان بجزانه رسیده اند، مخدوم این قسم سخنان از امثال شما
 عزیزان غریب است مگر حدیث نبوی علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیات ما اودی

نسخه ما اودی و قصه جنگ احد و شهید شدن دندان مبارک و فرمودن اللہم اھدی
 قومی و تفصیل جفا قریش و سالها بسیار بر آب و تاب خود ماندن اینها بیسمع شریف نرسیده
 است، و مقتول شدن حضرت زکریا و یحیی علیہما السلام بصفت معروفه و سلامت ماندن
 قاتلان نه شنیده باشند مظلومی حضرت عثمان و شهید شدن ایشان بصنوف جفاء و غلبه مصریان
 و باز به نیکبته گرفتار ناشدن آنها معلوم شریف نه شده، و ائمه اثنی عشر اهل بیت که اقطاب عالم
 بوده اند و آفتاب هدایت چه جفا با از خوارج و خلق نه کشیده اند و چه اقسام مذلت اهل بیت آن سرور
 را علیہ الصلوٰة و السلام که نه رسیده - و چه اندوه و جفاء بر ابا یمن مکریم ابوحنیفه و احمد حنبل
 رحمہما اللہ که نگذشته اند - و هفتاد و مجتهد را در مسئله خلق قرآن معتزله که بقتل نرسانیدند، و
 حسین منصور و عین القضاة و ابن عطاء را چسبان بکاک کردند، و شیخ نجم الدین کبری را با لکهای
 از مسلمانان شهید کردند، هرگز شنیدید که در دنیا با جماعت آفتی رسید حقیقت مکر و استدراج که
 با مخالفان می کنند مگر لا ینکشف غشای مانا فرقه اولیاء را جلاد تصور نموده اند که هر که قصد ضرر ایشان نماید
 او را خراب سازند نه شنیده اند که عارف را همت نیست، هر گاه در جمیع حرکات و سکنات محکوم حکم
 الهی باشند معامله ایشان از تخمین برآمده - و چون این طائفه علیہ محبت ذاتیه مشرف گشته اند افعال
 متکثره که از حال مختلفه ظهور می آید موافق یا مخالف مظهر یک فعل میدانند و در پیچه ظهور فعل محبوب،
 چنانکه بفعل محبوب مانند بظاہر و مریاء آن محفوظ پس فی الحقیقت از مصادرات زیر بار منت اند که
 اسباب صور ظهور فعل محبوب اند، درباره ایشان قصد مضارت چه صورت دارد - پوشیده نیست
 که این قسم تصرفات از جمله خارق عادات است که ستر آن بر اولیاء الله واجب است مگر باذن
 الهی جل و علا و بنیت صحیح پس اداء واجب را داخل عیب شمردن از انصاف بعید است - با آنکه
 ظهور خوارق از اولیاء شرط ولایت نیست، عزیز می باشد که بمنتهای کمال رسیده و صاحب خارق
 نباشد پس اعتراض چه گنجایش دارد و انکار چه مجال؟ قال العارف الجامع عن بعض کبراء
 المحققین، اما الخاصة قال کرامة عند هم العناية الالهیة الی و هبتها
 التوفیق و التقوی حتی اخرجوا عن عوارض انفسهم، فتبارک الکرامة عندنا -
 و اما اھدی الی تسبیح فی القوم کرامة قال رجال اتقوا من مثل اخطایا المشارکة

اَلسُّتَدْرَجُ الْمَكْرُوبِ فِيهَا وَلِكُونِهَا مُعَارِضَةٌ، وَخَافُوا أَنْ تَكُونَ حَظًّا عَلَيْهِمْ
لَا أَنْ الْحُطُوطَ فَحَلَّهَا الدَّارُ الْآخِرَةُ. فَاذْأَعَجِدْ مِنْهَا بِاللَّيْلِ عَرَفْنَا أَنْ يَكُونَ حَظًّا عَلَيْنَا.
وَقَالَ أَيْضًا أَجَلُ الْكَرَامَاتِ وَأَعْظَمُهَا التَّكَلُّدُ بِالطَّاعَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ الْخ.
قَالَ شَيْخُ شَيْبُوخِ الطَّرِيقَةِ فِي الْعَوَارِفِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ يَفْتَحُ عَلَى بَعْضِ الصَّادِقِينَ مِنْ
ذَلِكَ أَمْرَ الْكَرَامَةِ بَابًا، وَالْحِكْمَةُ فِيهِ أَنْ يَزِدَّ أَدَقِّيقًا فَيَقْوَى عَزْمُهُ عَلَى الزُّهْدِ.
وَقَدْ يَكُونُ بَعْضُ عِبَادِهِ يُكَاشِفُ بِهِ بِصَرْفِ الْيَقِينِ وَيُرْفَعُ عَنْ قَلْبِهِ الْحِجَابُ، وَ
مَنْ كُوْشِفَ بِصَرْفِ الْيَقِينِ أُغْنِيَ بِذَلِكَ عَنْ رُؤْيَا خَوَارِقِ الْعَادَاتِ، فَكَانَ هَذَا
الثَّانِي أَتَمَّ اسْتِعْدَادًا وَأَهْلِيَّةً مِنَ الْأَوَّلِ. اِنْتَهَى. اُكْرَفَاتٍ مَرَاتِبِ أَوْلِيَاءِ دَر
قَرَبِ بَكْشَرَتِ كَرَامَاتِ بُوْدِ اَصْحَابِ كَرَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَآلِهِ عَظَامَ رَحْمَتِهِمُ اللَّهُ
بِشَيْءٍ مَحَلِّ كَرَامَاتِ بُوْدِ، وَحَالِ اَنَّهُ كَرَامَتِ اِيْزِ بَزْرُكَوَارِ بِطَرِيقِ نَدْرَتِ مَنَقُولِ اسْتِ.
عَجَبِ تَرَ اَنَّهُ مَنَقِبَتِ وَدَلِيلِ كَمَالِ بِخَاطَرِ شَرِيفِ رَهْمَنِ مَنَقُصَتِ شَدِ اسْتِ، چِه مَحَلِّ جَنَابِ اِيْزَادِ
اَزِ وَسَعَتِ دَعَاءِ وَكَمَالِ صَبْرِ وَرَضَا خَيْرِ مَيِّدِ بِسَمْعِ شَرِيفِ رَسِيْدِ بَاشَدِ كِه دَرِ اَوَّلِ چُونِ طَرِيقِ
جَلَالِ بَرِ حَضْرَتِ قَبْلَه كَا هِي قُدْسِ سِرَّةِ غَالِبِ بُوْدِ بَعْضِ اَزِ حَكَامِ شَهْرِ گَسْتَا خِي نَمُوْدَنِدَ، هَفْتَه كُذْشَتِ
بُوْدِ كِه خَانِهَانِ اِيْشَانِ بَرِ بَادِ شَدِ وَبِه غَنِيْمَةِ كَرَفَارِ شَدَنَدِ كِه قَبِيْلَه اَنَّهُمَا بَقِيْلَتِ رَسِيْدِ وَاَنْ رَا هَمِه اَبَلِ شَهْرِ
مَشَاهِدَه نَمُوْدَنِدَ وَاعْتَرَفِ كَرْدَنِ وَغَيْرِ اَلْ چِنْدَانِ اُمُوْرِ غَرِيْبِه وَخَوَارِقِ عَجِيْبِه بَظْهُوْرِ اَمْدَه كِه اَكْرِ تَفْصِيْلِ نَمَايَدِ
دَقْرَه بَايَدِ. چِنْدِيْ اَزَالِ تَعْدَادِ مَنَمَايَدِ. مَلَّا مَحْمُوْدِ سُوْدَا كَرِ بُوْدِ دِيْزِ شَهْرِ بَا صَفْهَانِ بِنِيْتِ تِجَارَتِ
رَفْتَه بُوْدِ، رُوْزِ بِه سَبَبِ اَزِ قَافِلَه مُجْدَا اِفْتَادِ وَوَقْتِ شَامِ رَسِيْدَه اَمْدَه قَافِلَه اَزِ نَظَرِ غَايِبِ شَدِ، جَزْمُرْدَنِ
چَارَه نَدَاشْتِ. بَرِ لَبِ اَبِه وَضُوْ سَاخْتِ، مَالُوْ سِ اَزِ حَيَاتِ مَنَشَسْتِ، دَرِ اَنْ وَلا حَضْرَتِ اِيْشَانِ
بِرَا سِيْپِ تِيْزِ سُوَارِ دِيْدِ كِه رَسِيْدَه اَمْدَه اَنْدُوْ رُوْفِ خُوْدِ سَاخْتِ بِجَانِبِ قَافِلَه تَاخْتَنَدِ، چُوْنِ قَافِلَه نَزْدِيْكِ
رَسِيْدِ اَزِ سِيْپِ فِرُوْدِ اَوْرَدَه وَرَفْتَنَدِ. وَسِيْدِ جَمَالِ كِه اَزِ سَادَاتِ سُوَانَه اسْتِ مِيگوِيْدِ كِه دَرِ سَفَرِ دَرِ بِشَه
اِفْتَادِمْ دِيْدِمُ كِه شِيْرَه بَرْمَنِ قَادِرِ شَدِ، تَرَسِيْدِمُ وَسَرِ اَسِيْمَه گَشْتِمُ، دِيْدِمُ كِه حَضْرَتِ اِيْشَانِ حَاضِرِ شَدَنَدِ
وَشِيْرَه اَزِ مَنِ دَفْعِ كَرْدَنَدِ. دِيْگَرِ بِنْدَه مَحْمُوْدِ سَعِيْدِ چُوْنِ كِه خُدا شَدِ رُوْزِ چِنْدِ بَرِ وَگُذْشَتَه بُوْدِ كِه حَضْرَتِ
قَبْلَه كَا هِي فَرْمُوْدَنَدِ كِه دَرِ خَانَه تُوْ بَسِرَه اَيْدِ بَاغِيْتِ صَاْحِبِ جَمَالِ اَمَا تَا مَكْتَبِ نَشَانْدَنِ نَزِيْدِ هِي چَمَالِ

شده - فرزند مقبول متولد شد و دو ساله درگذشت - و قبل از آنکه آنحضرت در خانه فقیر پسر
متولد شد و والدۀ او در ملازمت ایشان او را بر دوشه اضطراب نمود که بشارت در باب او فرمایند،
فرمودند که بمکث شستن او بنظر من در آید، بحمد الله سبحانه آن فرزند هست - قبل از آنکه فرمودند
که مرا باین چهل و پنجاه روز باید گذشت، حساب میکردیم همچنان شد - دیگر هیچ واقعه نباشد بر ما
آمدنی که ما را حضرت ایشان از آن آگاه نکرده باشند و عاقبت کار او معلوم ناسختر الا ماشاء الله
سبحانه - همچنین بر مخلصان آثار کرامت لایح است اما از اینکه معلوم شریف نباشد انکار چهره
نمایند - و قطع نظر از همه این دقائق اسرار و غوامض حقائق که در رسائل ایشان مشروح است مگر
خرق عادت نیست ؟ این تصرفات که در بواطن سالکان مستعد فرمودند و آثار جذبات آن
لامع میگشت مگر خارق نه انصاف در کار است - والسلام، محمد و ما بعد از فراغ از پیشین مسوده
رقیمه حیات ایشان یافته شد باز غمخورے افتاد - و دشمن مطالعۀ ظاہر شد که نوشته اند چون حضرت
حق سبحانه از صورت معینۀ مقدس است و نورے ست نامتناهی پس تصور نور ممکن نباشد، اما
چون آدم صورت ذات است بخلاف علم که منظر صفات است پس دیدن آدم دیدن ذات
باشد، خصوصاً انسان کامل که مرشد عبارت از آن است - معلوم شریف بوده باشد که ذات اِهی
جَلَّ و علاء از تصور ما کوی نظر ابراست -

عقبات شکار کس نه شود دام باز چین کاینجا همیشه باد بدست است دام را
اثبات تصور آن پسندیده نیست - و آنکه انسان را مظهر ذات نوشته اند نیز مخالف قوم است ،
چه مقرر است ، الْعَالَمُ أَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ - ذات بوصف صرافت اطلاق از
مظهر پاک است و تعینات خمس همه متعلق به شیون و صفات ، وَالْفَرْقُ مِنْ حَيْثُ الْجَمَالِ
وَالْتَفْصِيلُ وَمَرْتَبَةُ الْوُجُوبِ وَالْإِمْكَانِ كَمَا تَقَدَّرُ فِي الْفُصُوصِ وَشُرُوحِهِ -
کمال را در حضور ذات و در مراتب انسان منحصر دانستن بے مستبعد ، چه آن داخل تجلی صورتی
و آرامیدن است بمظاهر امکانیه که در غایت نقص است ۵

صورت پرست غافل معنی چندان آخر کو با جمالِ جاناں نہاں چه کار دارد
و این مشاہدہ داخل سیرِ آفاقی است کہ آن را سیرِ تطہیل گفتہ اند، و فوق آن سیرِ مستدرست۔

إِذَا عَكُوسُ الْأَسْمَاءِ عَلَى حِرَافَتِهَا وَاسْتِغْنَاءُهَا عَنِ الْيَقِينِ وَإِسْمَا ذَلِكَ يَتَوَهَّمُ
 انْعِكَاسُهَا فِي تَقَاتُلِهَا - فَالْأَحْيَاءُ وَالْأَمَاتَةُ وَإِنْ كَانَ مُتَقَارِبِينَ فِي الشُّبُوتِ، فَالْأَوَّلُ
 لَهُ تَقَدُّمٌ بِالذَّاتِ، وَالْيَهُ يُشِيرُ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا - وَهَذَا التَّقَدُّمُ
 إِسْمًا هُوَ تَجَلَّى الذَّاتِ مَا عُوذَ مَعَ بَعْضِ الشَّيْءِ - وَكَأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَخُذُوا زِينَتَكُمْ
 يُشِيرُ إِلَى مَا يُتَقَرَّعُ عَلَى الْفَنَاءِ الْكَامِلِ مِنْ تَجَلَّى الذَّاتِ بِمَا لَمْ أَحْظَ شَيْءٌ مِنْ
 الْإِعْتِبَارَاتِ، وَأَنَّ التَّجَلَّى الْأَوَّلَ لِلْخَلْقِ الْأَشْرَارُ وَرُودُ الْخَيْرِ الْبَحْتِ وَالْوُجُودِ الْمَطْلُوقِ
 وَالثَّانِي لِتَحْصِيلِ مَا هُوَ الْمَطْلُوبُ - وَفِي إِسْرَادِ الْأَوَّلِينَ بِالْجُمْلَةِ الْفَعْلِيَّةِ الدَّالَّةِ
 عَلَى الْحُدُوثِ وَالثَّلَاثِ بِالْأَسْمَاءِ الْخَبْرَةِ عَنِ الْإِسْتِمْرَارِ أَشْعَارُ بِأَنَّ الْأَحْيَاءَ الْمَذْكُورَ
 وَالْأَمَاتَةَ لَمَّا كَانَا مُتَقَرِّعَيْنِ عَلَى تَوَهُّمِهِ غَيْرَ مَا فِي الْوَاقِعِ مُتَقَرَّرًا لِحُدُوثَيْنِ لَا زَالَ
 مَرَضٍ عَرَضٍ وَتَحْيِيلٍ طَرَفٍ، لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِمَا أَنْ يُعْتَبَرَا بِمَا هُوَ مُشْعَرٌ بِالذَّوَامِ بِخِلَافِ
 وَرَاشَةِ الذَّاتِ فَإِنَّهُ أَمْرٌ مُسْتَمَرٌّ دَائِبٌ وَلَهُ الْوُجُودُ الْأَبَدِيُّ السَّرْمَدِيُّ، بَلْ هُوَ
 الْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ، بَلِ الْوُجُودُ مِنْ ظِلَالٍ ظِلَالِهِ وَسُرَادِقَاتُ جَمَالِهِ وَوَرَاءَ اسْتِتَارِ
 كِبَرِيَّاتِهِ، تَعَالَى شَأْنُهُ مِنْ أَنْ يُشَارِكَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي كَمَالِهِ مَا هُوَ مُتَهَلِّكٌ وَ
 مَفْقِيٌّ فِي شَأْنِهِ وَذَاتِهِ أَيْضًا - فَالْفِعْلُ الْمَضَارِعُ مَعَ دَلَالَتِهِ عَلَى الْحُدُوثِ كَمَا دَلَّ
 عَلَى تَكَرُّرِهِ وَتَجَدُّدِهِ أَنَا فَإِنَّا كَقَوْلِهِمْ زَيْدٌ يُعْطَى وَيَنْتَعِ، أَفَادَرَفَا ضَعْفَ الْأَحْيَاءِ
 وَالْأَمَاتَةِ دَائِبًا، إِذْ كُلُّ فَنَاءٍ يَبْرُدُ فَلَا هَلَاكَ مَا اسْتَوَى سُلْطَانُهُ عَلَيْهِ وَلِبْقَاءِ مَا
 يَنْاسِبُ تَقَرُّبَهُ عَلَيْهِ - ثُمَّ يَسْتَعِدُّ لِقَبُولِ الْكَمَالِ وَيَتَرَفَّى مِنْ مَعَارِجِ الظَّلَالِ إِلَى
 مَدَارِجِ الْأَصُولِ وَفِيهِ مِنْ وَرُودِ الْأَصْلِ أَنَا يُضِيئُهُ - ثُمَّ ذَلِكَ الْأَصْلُ ظِلٌّ مِنْ ظِلَالِهِ
 وَيَعَامَلُ مَعَهُ مُعَامَلَةُ الْأَوَّلِ وَهَلُمَّ جَرًّا - فَمِنْ أَدْرَكَتْهُ الْحُسْنَى وَقَارًا لِلتَّصَرُّفِ الْإِلَهِيِّ
 بِجَعْدِ الْعِنَايَةِ الْقُصْوَى، وَقَطَعَ مَرَاتِبَ الظَّلَالِ وَأَصُولَهَا بِالْإِحْمَالِ، وَوَقَعَ مُعَامَلَتُهُ
 مَعَ الذَّاتِ، انْقَطَعَ سَيْرُهُ ذَلِكَ وَحَيَّ حَيَوِيَّةً لَأَمُوتَ بَعْدَهُ وَأَفْلَحَ فَلَا حَالًا لِأَزْوَالِ
 دُونِهِ - ثُمَّ بَعْدَ هَذَا مَا يَدِقُ صِفَاتِهِ - وَمَا كَتَبَهُ أَحْظَى لَدَيْهِ وَاجْتَلَى - ثُمَّ
 نِسْبَةُ السَّيْرِ السَّابِقِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ كَنِسْبَةِ الْبُتْنَاهِي إِلَى غَيْرِ الْمَتْنَاهِي بِإِعْتِبَارِ

وَسَعَةِ الذَّاتِ الْجَهْلُولِ كَيْفُهَا - وَالظَّلَا

مَكْتُوبٌ نَهْمٌ - بِنَامِ حَاجِي الْبُوسَعِيدِ - وَتَمَاوِيلُ كَرِيمَةٍ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ -

الْمَوْلَى سَلَامًا عَلَى الْعَالَمِينَ وَالْزَّكَاةَ - بَلْ هُمْ، أَيْ الْمُحْجُوبُونَ عَنْ ذَرَكِ اسْتِرَارِهِ بِأَوَّلِيَّاتِهِ
 فِي لَبْسٍ وَاسْتِرْمَازٍ خَلَقِي جَدِيدٍ، كَارِئِينَ فِي حَقِّ أَوَّلِيَّاتِهِ بَعْدَ إِمَاتَتِهِمْ عَنْ رَدِّ أَعْيَانِهِمْ
 الطَّبْعِيَّةِ الشَّهَوَانِيَّةِ الْهَالِكَةِ الْفَانِيَّةِ، بِإِحْيَائِهِمْ بِالْحَيَوِيَّةِ الْبَاقِيَةِ الدَّائِمَةِ - وَالظَّلَا
 مَكْتُوبٌ دَهْمٌ - بِنَامِ شَيْخِ مُحَمَّدٍ اشْرَفِ برادر زاده خود -

الْمَوْلَى سَلَامًا عَلَى الْعَالَمِينَ وَالْزَّكَاةَ

أَفْضَلُ دِيدِي هَرِ اسْمِجِه دِيدِي مِجِجِ اسْتِ آں جَمَلِه كِه لَفْتِي وَشَنِيدِي مِجِجِ اسْتِ

سَرْتَا سَرِ آفَاقِ دَوِيدِي مِجِجِ اسْتِ آں نِيزِ كِه دِرِ كِجِ خَرِيدِي مِجِجِ اسْتِ

يَعْنِي أَفْضَلُ چُونِ جَاوِزِ حُبِّ الِلهِي جَلَّ وَعَلَا حَالِ تَرَاوِزِ اِغْيَارِ كِبَشِيدِ وَبِجَمْتِ غَلْبَةِ مَحَبَّتِ
 مَحْبُوبِ حَقِيقَتِي هِرْزُورِ اَزْوَارِ عَالَمِ الْعِزَّوَانِ ذَاتِ تَعَالَى دِرِ نَظَرِ بَصِيرَتِ دَرَامِدِ، بَعْدَ اَزَاانِ مَرَاتِ مَطَاعَةِ
 جَمَالِ كَيْفِ گشت - وَبَعْدَ اَزَاانِ اَزْهَمِ رُتَوَانَةِ جَنَابِ اَقْدَسِ اَوْرَامِ بَرَادَا شَهْ مِتَعَلِقِ عَالَمِ كَيْفِ
 سَاخْتِي يَا كَشَنِيدِي، رَمَزِ سِتِ بَاآن - چُونِ لَمْعَةِ تَنْزِيهِ حَقِيقَتِي بِرِبَاطَتِ تَبَاقُطِ ظَاهِرِ شَدَكِه
 هِرْجِ مِشْهُودِ وَمَعْلُومِ بُوْدِهْمِه مِجِجِ اسْتِ وَنُحُوتِ وَمَجْغُولِ خِيَالِ اسْتِ، وَمُحَقِّقِ گشتِ كِه اَسْمِجِه
 آفَاقِ يَعْنِي بِيرونِ اَزْخودِ دِرِ كِجِ نَفْسِ مَرْتِ سِتِ، جَنَابِ اَقْدَسِ كِبَرِيَّاتِ اَزَاانِ بَلَدِ تَرَا سِتِ وَمَعْبَرِ
 بَعَابَرَاتِ وَمَشَارِ بِاَشَارَاتِ نِيسْتِ، فَطَاحَتِ الْعِبَارَاتِ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتِ - وَالظَّلَا
 مَكْتُوبٌ يَا زَدِهْمٌ - بِنَامِ شَيْخِ بَدِيعِ الدِّينِ نَوَاسِهْ خُودِ - وَتَمَاوِيلُ كَرِيمَةٍ اِنْ اَلَّذِينَ
 يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ -

الْمَوْلَى سَلَامًا عَلَى الْعَالَمِينَ وَالْزَّكَاةَ - اِنْ اَلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ، تَأْوِيلُهُ
 غَائِبِينَ عَنِ الْغَوَاشِي الْبَشَرِيَّةِ وَالتَّعَيُّنَاتِ الْوُحُيَّةِ مُنْسَلَخِينَ عَنْ اَنْفُسِهِمْ
 بِالْكَلْبِيَّةِ، لَهْمُ مَغْفِرَةٍ اِى سَتَرَعْنَاهَا عَنْ نَظَرِ الْبَصِيرَةِ، اِذَا التَّلَاشِي مُطْلَقًا لِمَا
 هُوَ مُتَقِنٌ بِالْصَّنْعِ الْاِلَهِيِّ جَلَّ وَعَلَا حَالُ -

نَمِهْ مِیْنِ كِه شَاپِ چُونِ پِیْمِرِ نِیَا فِتِ اَوْفَقِ كُلِ تَوْنِجِ كَمِ بِرِ

وَلَا تَبْأَهُوَ أَحَقُّ فَا لِمَا هُوَ ظَلَمَ فِي سَطَوَاتِ السُّورِ الْبُيُوتِ - وَلَكِنْ كَانَ عَلَى السَّالِكِ أَنْ يَعْرِفَ حَقِيقَتَهُ، وَتَبْأَهُوَ فِي مُقَابَلَةِ الْوُجُودِ الْحَقِيقِيِّ عَدَمٌ مُخَصَّصٌ، وَلِذَا يُنَالُ بِهِ الدَّجَاتُ الْعُلَى وَاجْرُكُ رِيْعُ عَطَائِهِ بَقَاءُ بَرِيَّةِ الَّذِي هُوَ الْأَسْمُ، وَمِنْهُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ - وَالْقَلَلُ

مکتوب دوم - بنام خواجہ ضیاء الدین - در تائیل کریمہ مثلاً کمثل الذی استوقد ناراً -

الحمد لله الذي على عظمة الذی خطب - قال الله تعالى مثلهم كمثل الذی استوقد ناراً جمعاً من محققين گفته اند که این مثل از برای بیان حال شخصی است که احوال ارادت بر او رفته و آتش شوق بر او فروخته شده و او دعوائے احوال محبت وارد شده نماید کبارگی آن آتش ارادت فرو نشیند چنانچه بود بلکه زیاده در ظلمات فرو رود و بخاطر فائز می رسد که بیان حال مجذوب بے کرده باشد که آتش جذب الهی بر او موقد شده باشد و طرق ترقی و عروج در مدارج کمال بروی لاغ گشته، و آن آتش در سائر لطائف مثل روح و سر و قف و اخفی نیز روشنی پیدا کرده، و اینها میل صعود باصل خود کرده باشند، و چون آن جذب را بسلوک مقترن نکرانند آتش جذب فرو نشسته آن جمیع لطائف در تارکی مباعدت و مهاجرت فرو رفته - در این بیان وجه جمعیت ضمیر در ترکهم لاغ است و مناسبت باهل نفاق حجتی است واضح - وَالْقَلَلُ

مکتوب سیزدهم - بنام شیخ عبداللطیف - در آنکه کبریا بی او تعالی از سخت خیال او اهام با متعالی است -

الحمد لله الذي على عظمة الذی خطب - حضرت حق سبحانه و تعالی کثرت موهوم را در بچیه شهود وحدت حقیقت گردانیده هر خس و خاشاک را شا به راه مطالعہ جمال مطلق سازد، تا از پر تو لعه از لمعات جلال آن در با صرة بصیرت نام و نشانی و اثری و عینی از غیر و غیرت نماند، و اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - گویاں پویان مطلبه گرد که دامن عزت و کبریا و از سخت خیال و او اهام متعالی است و افهام ما گرد سر اوقات کمال آن حیراں - باشد که از لطن بطون پے برنده زلال اصل الاصول خود بر خود ظهور نماید

و اما بے ما شر بے ازاں از زانی دارد، و ما ذلک علی الله یعزیز - مکرماً! مدتی است که بزم احوال خیر مال دور افتادگان را یاد آور می نفرموده اند و مزاج پرسی سوگواران زوایا و هجران نکرده اند، موانع بخیر باد - و این آواره از گرفتن قلم تر سال است چه آنچه مطلوب است بنان بیان در حل عقد هاید نقاب آن عاجز است، و آنچه بدان تعلقی نه حرفی از آن راندن داخل غرامت - وَالْقَلَلُ

مکتوب چهاردهم - بنام میر محمد نعمان - در زوال عین و اثر -

الحمد لله الذي على عظمة الذی خطب - گاه بخاطر فائز می رسد که آنکه بعضی صوفیہ کرام بزوال عین قائل اند نه اثر، و جهش آن است که چون عالم تمام مظهر اسماء الهی است جل و علا و از این جهت فرموده الْعَالَمُ أَعْرَاضٌ جُمُعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ پس چون ساک مستعد در راه حق سبحانه و تعالی قدم نهد و در بچیه رشد بر می کشاید و حل این دقیقه شود که تحقیقش جز عدم نیست، و آنچه او را عین تصور می نمود جز پندار نه، کمالات الهی است که در وی جلوه گرفته و آن را از خود میداند، الحال از اصل خواهد یافت - پس درین وقت از عین او نام و نشانی نخواهد بود و آثار را بصاحب آن خواهد سپرد، و نفی کردن آنهان را معنی نخواهد بود که نفی کمالات الهی غلط است - آنسابی که بخودی موهوم داشت بر طرف ساخت، و در فضا و وجود جز کمالات و شیونات واجب جل و علا امری دیگر نخواهد دید - و چون شیون عین ذی الشان اند و تمیز و تعد و جز در و هم نه، غیر ذات واحد صرف معرے از نسب و اعتبارات نخواهد یافت، و لَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُكَ دَقِيقًا گویاں در لجه توحید مستمک و مستغرق خواهد گشت و بشهود وحدت در کثرت بمعنی انحلال تعینات متکونه در بساطت اطلاق وحدت حقیقت و مرا تیت هر زره از درات مرجال بے کیف را مستعد خواهد شد - بخلاف طریقه که حضرت ایشان ما رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بآن ممتاز اند که در آنجا زوال عین و اثر است، زیرا که بطور ایشان هر چند عالم مظاہ اسماء الهی است جل و علا اما چون مظهر عین ظاهر نیست بلکه شیے است که در مرتبه حسن ایجاد فرموده اتقان داده اند و در مرتبه خارج حقیقی ازاں نام و نشانی نیست، پس عارف را بعد کشف این حقیقت و رو و سلطان وجود مطلق و شیون حقیقت آن ازیں ضعیف و آثار ضعیفه آن نام و نشانی و عینی و اثری نخواهد گذاشت، نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَفْقِ دَقِيقَةً همه را خواهد سوخت کَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَالْآنَ كَمَا كَانَ - و درین وقت عینیت عالم حق را و اتمام

آن با وجَل شانه معنی نخواهد داشت، و بحقیقت فنا و بندگی که بر آمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن در جنب وجود مطلق متحقق خواهد شد بخلاف سابق که مجرد فنا و انتساب است بخود نه فنا آن، شش آن مابینهما ع بهی تفاوت ره از کجاست تا بکجا - **والله اعلم**
مکتوب پانزدهم - بنام شیخ فضل الله همشیره زاده خود - در آنکه حضرت ذات از تعقل تمیز و تعدد مبر است بخلاف مذہب شیخ ابن عربی -
الحمد لله على ما لا يحيط به

سوال - حضرت ایشان قدس سره در مکتوب از جمله ثانی مرقوم فرموده، مراتب عروج تا زمانه که بایک دیگر متمیز اند و از اصل باصل دیگر رفته می شود آن همه کمالات داخل دایره ولایت است و چون آن تمیز بر طرف شود و این همه تفصیل کم گردد و معامله با جمال و بساطت صرف افتد شروع در مراتب نبوت بود - انتهی - در ولایت صغری که بظلال صفات تعلق دارد و در آن مرتبه ظله از ظله تمیز دارد تفصیل ثابت است، اما در ولایت کبری که باصول صفات متعلق است، و گفته اند العلم فی ذلک الموطن عین القدره والقدره عین الإرادة چه گنجایش تفصیل دارد، زیرا که تکرر جز در تعبیر نیست - و همچنان شیون ذاتیه که عین ذات اند و کذا لک در ولایت علیا که باسم الباطن تعلق دارد تفصیل بمرحل دور است - و اگر وسعت بیچونی میگردود در حضرت ذات بمقتضاء ان الله واسع علیه نیز اثبات نموده شده است، و چه فرق چیست ؟

جواب - عدم تمیز صفات بر مذہب شیخ ابن عربی که اثبات زیادتی آنها نمی کند موجد است، بخلاف طریقی حضرت ایشان قدس سره - مانند معامله شیون ذاتیه با آنکه عین ذات اند اما چون اصول صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت به اطلاق صرف ممکن است، بخلاف حضرت ذات جل و علا که از تعقل تمیز و تعدد مبر است - فافهم - **والله اعلم**
مکتوب شانزدهم - بنام شیخ محمد عابد بنسیره خود - در تفسیر آیه الم تر انزلناک کيف مد الظل -

الحمد لله على ما لا يحيط به - الم تر يا محمد وما ظهرك الا الوهية والاسم الجامع لمراتب الوجود والامكان الى ربك وهو الله الخافى الشيون الدائبة

والاضافية كيف مد الظل مد ظلال شيونه على حقائق الكونية التي هي العدمات متقابلة لها، وصورها في صورة الوجود، فتجب من كمال اقتداره في ارادة ما هو عدم مجت وجودا محضاً واعطاه احكاماً واثاراً صادقة، سبحانه من جمع بين الثلج والنار - ولو شاء لجعله اى الظل ساكناً غير محدود، فينفى قول من قال باقتضاء الشيون الظهور كذا لك - ثم بعد مد الظل جعلنا الشمس الذات المتعلية عليه اى على الرب او الظل دليلاً لكونه الظاهر، لا ظاهر دونه وما سواه مكشوف يدهى العدم -

آفتاب آمد ديسل آفتاب گردیله باید از وے روستاب
 فسبحان من هو اخفى لكثرة الظهور، واستتر في سرادقات النور - ولعل اختيار لفظ الشمس لتصويرك بربانية واحتجابه فيجب العز - وكونه دليلاً عليه باحتجاب الشمس لضوئها وشعشعائها، وكونها دليلاً سبيلاً اليها والى كشف الاشياء - ثم بعد المد وجعل الشمس عليه دليلاً وايضاح السبيل بآية السبيل اليه الا هو، قبضته اى الظل اليها قبضاً يسيراً تعريجه وتسليكه في معارج الاصول اصلاً فاصلاً - وهو سبحانه اعلم - **والله اعلم**
مکتوب هفدهم - بنام شیخ عبدالاحد پسر خود در اسرار بسحر الله الرحمن الرحيم -

الحمد لله على ما لا يحيط به - کلام طیب که در مفتوح کلام مجید واقع است متضمن چندی اسرار است، از آن جمله تعلیم تسلیم است مطالبان مستعد را و تنبیه است معارفین قانرین منتفی را - گویا حرف باء که شعر بدیه سلوک است که وجود سالک باشد نبی است از آن که سالک بالکلیه از خود نه برآید وفانی در تعلق طلب خود نگردد، و همچو حرف که فی ذاته معنی ندارد و کارش جز اظهار معنی امر و نکر نیست، نشود، و از وجود و توابع آن که العرض قیل فیهِ وجود و فی نفسیه وجوده فی الجوهر نه برآید خود را سالک نساخته باشد - و چون سالک منظر اسم است از اسماء واجبی جل سلطانۀ ناچار فنا و وجود ظلی سالک در آن اسم خواهد بود - چون اسم و لیلش نیست

مرستاء خود را و جوی نثار در جنب آن مال کارش بسته خواهد بود، و معامله سالک که باسم شده بودیم
 را نسبت مستی پیدا خواهد شد. درین زمان در وسعت جمع الجمع که الوهیت عبارت از آن است متغیر
 خواهد شد، و تجلی ذات که مصطلح قوم است مشرف خواهد شد، و بموجب من تواضع لله رفعة
 الله در هر مقامی بوجود مناسب متحقق و باقی خواهند ساخت. و چون این مرتبه نیز نشان است
 جامع از شیون الهی و تعین است اتم مرتبه حضرت اطلاق را نصیبش جز نشان نخواهد بود، هر چه بعنوان
 ذات تصور کنند و بجهت اعتبار تکرار احدیت در عین حقیقت الحقائق که الا الی الله تصیر
 الامور رمز است بآن صرف اطلاق تصور نماید، مانا که تکرار اسم مبارک اشعار است بدانکه
 از دایره اعتبار بیرون نیامده، و خصوص در ایراد لفظ جیم تصریح است بآن، چه اسماء مبارک
 اولین شهرت بآن یافته که از اسماء ذات اند. نعم چنان اند نه مطلق بلکه نسبت با اسماء دیگر قرب
 خاص بحضرت ذات دارند. میتوان کریمه قل ادعوا الله ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فله
 الاسماء الحسنی اشارت بدانکه عارف هر چند در وقت حصول بحقیقت این اسماء حسی توهم نماید
 که مطلوب بے پروه باغوش آید، چنان نیست بلکه از دایره اسماء که عبارت از دلائل حضرت
 ذات است بیرون قدمگاه ندارد، الا ان یشاء ربی شیئا. وهو سبحانه اعلم بحقائق
 الامور كلها. والسلام علی من اتبع الهدی.

مکتاب بجدیم - بنام خواجہ محمد شمس الدین که مطلوب کمال رفعت است و
 طالب غایت پستی.

بعد حمد و صلوة و تبلیغ الدعوات بجناب حقائق و معارف دستگاه اخوی ارشدی میرساند کیں
 سرگردان کاراواره روزگار از احوال مشتت خود چه شرح نماید که باعث ملال اهل جمعیت گردد.
 مطلب در کمال رفعت و اہمیت و طالب در غایت پستی و ذنات، ہیہات ہیہات تا
 وجہ مناسبت در میان متوجہ و متوجہ الیہ نباشد راه وصول مسدود است، اذ لا یدرک الشیء
 بما یبغیہ و یضادہ. کاش این نسبت را ہم قدم گاہی بود، زیرا کہ از ذات تقدس و تعالی
 چنانکہ نسبت مناسبت از ما سوا مسلوب است نسبت مضادات نیز مرفوع است، بلکه اصول
 صفات نیز درین امر مشارک اند ان الله لغنی عن العالمین. عالم را که ظل کمالات الهی گفته اند

یاں معنی است که اسماء منعکسہ در مرایا اعدام که حقائق عالم است ظلال است مرکبات مرتبہ
 و جوی را، نہ آنکہ عدم ظل حضرت وجود است پس آنکہ مقرر است که ظل را باصل خود شایسته است
 در معنی آن است که او را یا و راه است و غیر را غیر از سوختن و گداختن بناثر حرمان نصیب نیست،
 باین ہمہ در حرمان و الم یاس و ہجران ہوارہ در یوزہ جویاں است کہ بقیہ عمر این در در راحت دیگر
 را در جایگاه نباشد. طلب معارف مجددہ مے نماید، این عاصی فروماندہ بضلالت سرگردانی
 را باین امجیل القدر کدام مناسبت، و چه یار آنکہ قلم در آن باب بدست گیرد و حرفی زل در میان
 آرد، اما چون شوریدگی در سر جوش میزند تسلیت گاہ گاہ سطرے چند مرقوم مے گرد باز نامد و پشیمان
 مے شود. والسلام علی من اتبع الهدی.

مکتاب نوزدیم - بنام شیخ محمد خلیل الله پسر خود و تراویل کریمه ولا تقف
 مالیس لک یہ علم.

الحمد لله على ما لا يدرك حيطه. قوله تعالى ولا تقف ماليس لك به علم اشاره
 بدانکه سالک در وقت عروج و وصول بمقام خود را بتکلف بمقام فوق نکشد که این کار بتکلف است
 نیاید. بدانچه مشرف شده است شاداں باشد و شاگرد، و بحقیقت مراقبہ کہ انتظار صرف است
 بے آنکہ تعلل را در آن مدخلی باشد متحلی شود، شاید عنایت بے غایت بنده نوازی فرماید و بدرجہ
 فوق رساند. و نیز زجر است از تعلل و تفکر کردن در حقیقت کمن ذات که موطن علم نیست و متعلق بیچ
 فهم نه، ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مستعولا. والظلال

مکتاب بستم - بنام شیخ محمد خلیل الله پسر خود و تراویل کریمه ولا کم
 فیہا ما تشتهی انفسکم و لکم فیہا ما تدعون.

الحمد لله على ما لا يدرك حيطه. قال الله تعالى ولا کم فیہا ما تشتهی انفسکم
 ولا کم فیہا ما تدعون. باین آیه کریمہ نزہت از جملہ متشاہات است، مگر حل اغلاق آن را
 و ارباشد، ہر گاہ رفع تغایر از جملہ متنتعات باشد و بقاء فیہ کہ مراد معلوم الله از جملہ واجبات
 و ممکن در غایت ذل و افتقار و واجب تعالی در کمال و اقتدار، نہ این را از ان تعلی و ترقی و نہ ان را
 از ان منزل و انحطاط. کشائش ازین مضیق نہ درین نشاء ممکن است و نہ در ان مقام تصور مگر لطیفہ

مہربانی بعد طے مراتب ظلال اور اتحاد و نسبت جمہول کیفیت دین مکان مشہود دیگر دو، و بہت غایت دقت در کمال بکشف و ظہور نمی آید کیفیتش جز جمہول نہ در آن نہ ہنگامہ مطوع و وضوح پیدا کنند و آن کیفیت جمہول معلوم گردد۔ ازین رہ کس انکمال فراخ خود را استعداد شرفی یا بدستبخت حضرت قطب الاقطاب قدس سرہ در آخر کار قریب مرض موت فرمودند کہ ہرچہ جمہول کیفیت کے گفتم جمہول معلوم گشت، آن ہمہ از بہت نارسیدن بود بحقیقت۔ ہر گاہ در مرض موت کہ مقدمہ است معاملات آخرت را چنین باشد، در بہشت کہ موطن قرب است امید مزید در زمین است و نیز فرمودند کہ کمالے کہ ممکن است در نوع بشر از ہمہ مشربے ازانی و اشتندہ از جمیع کمالات و شیون بہرہ ور گردانیدند۔ و چون بریں معنی اشکال وارد می شد کہ چون ہر کس منظر اسمے ست باید کہ نصیبش از ان اسم بود از اسماء دیگر بہرہ چگونہ باشد، آن را بدین وجہ ہویدایے کردند کہ ہر شیء مثلاً ماہیتے دارد کہ متضمن ماہی الاشتراک است و ماہی الامتیاز، شک نیست کہ شخصے از ان شیء حطے دارد، و از ان ماہی الامتیاز حظ دارد، و از ان ماہی الاشتراک بقدر ماہی الامتیاز کہ فصل است و از فصول دیگر کہ مقدمات اوین از ان رو کہ صدق جنس بر فصول مختلفہ صدق عرضی ست و بر ہمہ صادق است، پس ازین جہت آن شخص نیز از ہمہ بہرہ ور میگردد و از جمیع فصول حظ وافر می یابد

فَتَدَبَّرْ فَاتَّهَ دَقِيقٌ وَعَلَىٰ مِنْ يَسَّرَ حَقِيقٌ - وَالظَّلَا
مکتوب ۱۱ بست و یکم۔ بنام شیخ عبد الاحد پسر خود۔ در مراتب یاس و رفقا و اذواق متوسطان و منتہیاں۔

الحمد لله على ما لا يحيط به - یاس از رسیدن بحقیقت ذات از دورہ است یاس است از راه عقل و تقلید، چہ عقل بعد از نظر و فکر حاکم است یا متناع یا تعمیر بوصول کنہ ذات۔ اہل این یاس ہر چند بحقیقت کار واریسیدہ اند اما چون از محبت بے نصیب اند، بہت آنکہ محبت عقل عقیل را در اول کار پس پا انداختہ است و اہل آن محکوم احکام این ہرگز نمیند، آن جماعت از دولت قرب مجور و مطرود اند۔ و یاس است کہ بعد قطع منازل ظلال بجاذبہ محبت و بعد دفع حجب ظلماتی و نورانی قرب بعنایت الہی جلّ و علا دست میدہد، این اعلیٰ مقامات قرب است۔ و ازین جاست کہ گفتہ اند کمال المعرفة فی ذات اللہ تعالیٰ جہل۔ متوسطان باذواق تجلیات متلذذہ و اندوگمان

وصول مخطوط ہے گویند

امروز چون جمال توبے پر دہ ظاہرست در حیرتم کہ وعدہ فردا برائے حبسیت
 تاحق بدو چشم سر نہ بینم ہر دم از پایہ طلب من نہ نشینم ہر دم
 عارفان بدیدہ عجز و قصور معترف و متوسطان بدیدہ رب غفور مسرور، ایناں بخار شوق مشکو و آناں
 بزویایہ ہجران مسرور۔ عرفت رقی بجمع الاضداد نصیب اینہا ست کہ در عین بے مریگی متلذذ
 اند بلذتے کہ لذات ایناں در جنب آن حکم عدم دارد نسبت بوجود آناں، و کمال نادانی بدانش خود
 نورسند کہ دانش ایناں در برابر آن حکم قطره دارد بدیہ محیط۔ شوق آن در دفع اشیئیت با محبوب است
 کہ دست بدامن یاس دارد و از سر چشمہ وصل است، و شوق ایناں در دفع حجب کہ رو با امید دارند
 و مشعر فصل متمنہ ایناں ہم آغوش معشوق است در ہمہ آن، و آرزو آناں در تنزیر جناب قدس
 محبوب از اتصال ماکتساں۔ ایناں بر قلب احوال خود خورسند و آناں بمقلب احوال مانوس،
 ایناں بنارزش قرب مستغنی و شادان و آناں بلوازم بندگی و عبودیت پروازان۔ اما متوسطان از راہ
 محبت معیت بذات مقدس دارند کہ فرقہ اولی با گاہی شان بحقیقت کار از جملہ بے ہوشانند کہ کہ لہو
 مع من احب نشان حال ایشان۔ عجب کار و بار است، چون کار عالم بچوں وابستہ اند و از بچوں
 دور، محبتے کہ بچوں مناسب است، کہ محبت اہل ظلال است، آن را ظاہر بنیان این جہاں محبت
 مے انگارند، و از محبت عارفان کہ حب شان از عالم بچوں است در انکار، ازین جہت از کمالات
 مقربان محروم اند و راہ افادہ از حضرت علیہ ایشاں بر آناں مسدود۔ وَالظَّلَا

مکتوب ۱۲ بست و دوم۔ بنام مولانا محمد فرخ۔ در تاویل آیہ لایذ و قون فیہا الموت الا الموتۃ الاولی۔

الحمد لله على ما لا يحيط به - بخاطر فائزے رسد کہ حکم آن دارا احکام این نشا جہ است۔

دین تماشا گاہ مسیح ترقی از خفیض مبادت با وج قرب ممکن نیست تا فناء بر ہستی سلاک وارد
 نشود و بموت متلبس نگردد، بخلاف آن نہ ہنگامہ عالیجاہ کہ مسیح کمالے متانی کمال دیگر نیست و موعدہ
 با معذ جمع، موت را در آن دار البقاء چہ گنجائش و فناء را چہ یار۔ تحقیق آن است کہ چون دین موطن
 ظہور ظلال است معاملات آن را شک نیست کہ ظن را بعد طلوع اصل آن کہ ترقی عبارت از ان

است، جز فناء و انعدام چاره نیست - و چون آن اصل نسبت به ا فوق خود حکم ظل دارد، بعد بطریق اصل
آن اصل اول مستور می شود، و هکذا الى ان یأتیک الیقین - و آخرت چون مقام ظهور
حقایق اصل است و اصل را باصل دیگر هیچ تدافع نیست، فناء کمال اول چه در کار و انحلال
اول برود و ثانی چه گنجایش - کریمه و لدینا مزید نیز مؤید این کار است که مشعر بقاء اول است
و کریمه ما ننسخ من آیه اذ ننسها نأت بخیر منها او مثلاً مناسب حال معاملات نبوی
است - اما جمعی که عنایت الهی حل و علا شامل حال شان شده است و دنیا و آخرت را حکم
آخرت ساخته و بخطاب و آتینا که اجرة فی الدنیا بنواخته، امیدوار مخلصی از مضائق تعلقات
این دار غرور اند و به نعلت سعادت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ممتاز - حضرت قطب الاولیاء قدس سره در
باب دو شخص از اصحاب خود بشارت فرمودند و این لفظ مذکور ساختند که دنیا و آخرت را حکم آخرت
کردم - ذلک فضل الله یؤتیہ من یشاء و الله ذو الفضل العظیم - و الله
مکتوب ۲۳ بست و سوم - بنام شیخ بدیع الدین میره خود - در رفع شبهه بر کلام
حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه در مظهر محبت و محبوبیت
الحمد لله رب العالمین علی الدین الخطیب

سوال - حضرت ایشان قدس سره در تائید مکتوبی که در بیان سرگرفزاری حضرت یعقوب
علیه السلام به حضرت یوسف علیه السلام نوشته مرقوم فرموده اند که همان مقدار
نسبت محبت که حضرت موسی علیه السلام راست بحضرت حق سبحانه و تعالی همان قدر محبت
حق سبحانه و تعالی بحضرت پیغمبر مصلی الله علیه و سلم با آنکه اول منسوب است بمخلوق
و ثانی بخالق و فرق قوه و ضعفا در نظر نمی دراید الخ این مقدمه منافی بداهت عقل است، زیرا که
مخلوق و آنچه بد و منسوب است به ضعف و نقصان منسوب است و آنچه به خالق جل و علا
مضاف است در کمال قوت، حل آن چیست ؟

جواب - آنکه حضرت ذات که خود را دوست دارد و خود را محب باشد و خود را محبوب، مظهر اول موسی
است و مظهر ثانی پیغمبر مصلی الله علیه و سلم پس محبت حضرت موسی علیه السلام و محبوبیت

حضرت محمد صلی الله علیه و سلم فی الحقیقت محبت و محبوبیت است که خود بخود است و از جمله
شیون الهی جل و علا که تساوی در آن موطن ممنوع نیست بدیهی است، هر قدر که محبت حضرت
موسی علیه السلام غالب بود ثبوت کمال محبوبیت حضرت حق است که عین مطلوب است
موسی علیه السلام در میان نام بیش نیست ع ایشا نیند این همه الحاح ز مطرب است -
و الله سبحانه أعلم بحقائق الامور کما یلزم - و الله
مکتوب ۲۴ بست و چهارم - بنام مولانا محمد باشم کشتی - در قبض

الحمد لله رب العالمین علی الدین الخطیب - حضرت حق سبحانه و تعالی در مراتب کمال و کمال ترقیات
بے اندازه فرموده بمنتهای مقاصد رساناد - صحیفه گرامی که بمحبوب ملا قاضی مرسل داشته بودند رسید
حمد الله سبحانه که بعافیت اند و از یاد دور افتاده فارغ نه - از تراکم قص شکایتی یافته بود
با بیان بعض وجوه و جبهه، یک بیک بوضوح پیوست، الحق بهر کلام فهم راه میدهد - اما چون اظهار
نموده بودند که این فرومانده نیز تامل در آن باب نماید و التجا بروح مظهر حضرت قطب الاقطاب
نماید، هر چند در خود قابلیت این وجه نداشت اما حسب خواهش آن مشفق در روضه منوره توجیه
واقع شد - ظاهر شد که این از قبیل اعتبار یعنی آزمائش است بدوستان خود - اگر چه بسط و ظهور
اذواق و مواجید از آثار عنایت محبوب حقیقی است، اما چون مقارن مراد خواهش این شخص است برابری
قبض که صرف مراد مولای علی الاطلاق است و محض بندگی و عبودیت است نمی تواند شد که مطلقان
خواهش نفس بغایت دور است - اذواق و مواجید هر چند بوجه تنزیه باشد اما اگر تشبیه خالص
نمیست که ادراک ظاهراً هر چه بلطائف باشد مشعر آن است، بخلاف قبض که بے مزگی و مبادعت
است ظاهراً از نسبت باطن و به تنزیه اقرب است - عزیز می فرماید، اذ ابکی القلب
من الفقد ضحك الروح من الوجد - حرمان ظاهر نشان حرمان باطن نیست، مهمون نباشد
چون دارد و اعل است پهلوان و در صرف اوقات در اداء وظائف طاعات نماید که دنیا مزرع میش
نیست، اگر موضع بقاء بودی تسلیم مشتاقان را بوصول باجل نمی فرمود آنجا که گفت من کان یجو
لقاء الله فان اجل الله لا یت - بلکه مقرر است که اذواق این نشاء منقصر درجات آخرت
است، هر چند درین مقام کمتر بظهور آید با آخرت مفید تر خواهد شد - این سخن را از حضرت ایشان شنیدم -

اتاقفیل دارد که گنجایش این ورق نیست - میر حسین باضطراب و دل طلب کرد بنا بر این باختصار
اکتفا نمود - وَالْقَلَامُ

مکتوب ۲۵ بست و پنجم - به یک از اخفاء حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
در جواب مکتوبی که متضمن اذواق و مواجید بود -

الحمد لله على ما لا يحصى - رَفَعَ اللَّهُ قَدْرَكُمْ وَيَسِّرْ أَمْرَكُمْ بِصِحْفَةِ مَكْرَمَتِ
بعد و بر تعش بسیار و رو دیاقت، چون مشعر بر سلامتی آن کرم بود حصول و جود جمعیت و باعث
صنوف خوش حالی شد، و مژده حلاوت باطنی و طراوت نسبت که ثمره استقامت محبت است
بإلله ذوق بر ذوق افزود - اشاعه بدولت ترقی از مضائق مراقبه بقضاء مشاهده و مکاشفه
رفته بود، آنکه تعالی روزی گردانیده گرفتاری غیب الغیب، که دامن غیر آن از آلائش مشاهده
ما کوناه نظران متعالی ست، نصیب کناد، و بایقان صرف و ایمان بالغیب که آنکه من عبادنا
الْمُؤْمِنِينَ در شان انبیاء نازل شده و يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ رمز است بآن متحلی گرداناد، و
عمده اوقات را درین تکلیف آباد که موطن صرف طاعات و ادای وظایف بندگی است، جمعیت یار
خوش معمر کناد، و آنکه حَمِيدٌ مُجِيدٌ - و چون حضرت قطب الاقطاب در باب شما لطف
خواص داشتند و شمار محبت درست بآن حضرت پیدا شده، به موجب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ
امید است که از معارف خاصه آن عالی حضرت شریع بشما عطا فرماید - چون وقت تنگ بود
و قاصد مستعجل باجمال اکتفا نمود - وَالْقَلَامُ

مکتوب ۲۶ بست و ششم - بنام سید ابوالخیر شاه آبادی - در حل رباعی شیخ ابوعبید
ابوالخیر در قضاوت در -

الحمد لله على ما لا يحصى - رباعی -

زلفش بکشی شب دراز آید ازو چون بگذاری چنگل باز آید ازو
در یک گره از پیچ و خمش بکشان عالم مشک طراز آید ازو
منقول است که این رباعی در قضاوت فرموده اند، همانا که ازین جهت آثار اخلاق بر صحنه آن لایح است
آنچه در خاطر فاطر در حل آن رسیده آن است که زلف عبارت از روپوش عالم تقیّدات است بروحدت

صرفت اطلاق یعنی چون پرده تعین قیود که ناشی از متجلی شدن ذات بر خود و احکام آثار اعیان است بر ظاهر
هستی بکشی و مطلق را مستور سازی، شب دراز آید از آن چرا که بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استار
آثار احدیت از طلوع کواکب اعیان چاره نباشد - و چون بگذاری و مطلق را مطلق داری و قیود مندج
در صرف اطلاق یابی و ذات حق جَلَّ وَعَلَا که جمیل مطلق است متجلی گشت، چنگل باز آید از وجهت
صید قلوب و الهام حضرت محبوب علی الاطلاق - ستر این بیت -

دب من نیست جز تجلی ذات ذات بر من زده است راه صفات

هویه اگر گردد، و رجوع جمیع از انفس و آفاق و اعیان آثار و افعال را بجز ذات احدیت نیابد و بشر آب آلا
إلى الله تصبیراً لا مود شاداب گردد، و سر قضا و قدر هویه گردد که افعال و مباشرات جز هستی حضرت
متوحد بالوجود نیست - همان است که حب اطلاق بسیط حقیقی است و بحسب تجلی ثانی مقتضای خود بخود
روپوش شده و خلق را از خود باز داشته است، کدام فاعل و کوفعل و که بقرینت سراید و بر برتر
هویت ترغم نماید -

اے روع در کشیده بر بازار آمده خلقه بدین طلسم گرفتار آمده

در یک گره از پیچ و خمش بکشان یعنی اگر یک عقد قید که بر روع اطلاق منعقد گشته بکشان، عالم عالم
مشک طراز آید از و یعنی چون الوان مختلفه که مقتضای ظهور اعیان است منحل گشت مشک طراز کنایه
از سیاهی است که عبارت از سیرنگی نور ذات است بمنصه ظهور آید ع

بتاریکی درون آب حیات است

از عطر آن جمال بیک نفس مشتاقان محظوظ و مدیهوش گشتند - وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي
السَّبِيلَ - وَالْقَلَامُ

مکتوب ۲۷ بست و هفتم - بنام حضرت خواجه عبد الله معروف بخواجه خورو -
در آنکه هر چه در نسیم مآید ذات کبریا از آن برتر است -

الحمد لله على ما لا يحصى - مخلص کمینه بعرض حضرت مخدومی و مخدومزادگی می رساند که
بدرو و صحنه مکرمت مشرف گشت و آنچه بقلم حقائق ترجمان نگارش رفته بود بوضوح انجاسید - از
شرح صدر است و افراط عطش که با وجود حصول دقائق کار طلب همیشه و منکر است و مکرانی تقدیر وقت -

اللہ تعالیٰ لطیف الکریم، ایں بے حاصل ضائع کردہ عمر را بحقیقت بندگی و افتقار برساند، کہ ناشی از شناختن کساد خود است و بزرگی مولای علی الاطلاق۔ و آنچه بعنوان مطلوب در پرده شہوت مخفی گشت و بابل پرده بوجہ مجهول کیفیت تعلیق فہم و حضور ناقص مانگشته، و امن عز و کبر با مجبوب ازان بزرگ تر است و اں جز تحت و ہم و مجهول خیال نہ، و آنچه بطریق تطلیت و عکسیت ازان عالی حضرت منتزع کردہ غیر پندارے نہ۔ چہ چیز قابل آن باشد کہ خود را بطلیت آن جناب قدس و انماید و حکم مراتبت آن پیدا کند۔ درین محنت کدہ جز اوای و طائف عبودیت و بندگی با حرمان و داغ بھر نصیب نیست۔ مانا کہ در عبارت خواجہ احرار و غیرہ من المشائخ منع از حصول احوال واقع شدہ است کہ آن نتائج اعمال است و بآخرت تعلیق دارد و غیر عبودیت را درین گنجائش نیست، اشارہ بآن است۔ ایں غرق گرداب نفس امارہ در یوزہ مے نماید کہ لطفے در باب ایں بیچارہ بکار برند تا موطن عنایت صرف الہی جَلَّ وَعَلَا گردد۔ و بدیہی است کہ چنانچہ باطن از اساطیر مطلوب بے نصیب است ظاہر از اداء حق بندگی عاجز، چہ بندگی کہ گرفتار خودی راجع نفس آنها باشد اَللّٰهُ الدِّیْنُ الْخَالِصُ، و مخلص ازیں گرفتاری دور دور۔

سیرہ روئی زمکن در دو عالم نہ شد ہرگز جُدا و اللہ اعلم وَاللّٰہُ
مکتوب ۲۸ بست و ہشتم۔ بنام شیخ عبید اللہ برادر زاوہ خود۔ در ذکر بعضی بشارت
 علیہ حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللہ عَنْہُ۔

الحمد لله على عجله الذي خطب - حضرت ایشان ما رضى الله عنه قطب بودند و ہر قطبے را دو امام مے باید۔ و شخص در ملازمت حاضر بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید، بیکے فرمودند کہ ایں از روع تواضع بسیار بد گیرے گذاشت و خود صاحب یمین شد۔ الحمد لله الذي هذا ناك لهذا
 وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِي لَوْلَا اَنْ هَذَا اَنَا اللّٰهُ - وَاللّٰہُ
مکتوب ۲۹ بست و نهم۔ بنام شیخ حمید بنگالی۔ در بیان حدیث الْفَقْرُ سَوَادُ
 الْوَجْهِ، وَالْفَقْرُ فَخْرِي و وجہ افضلیت بشر بملک۔

الحمد لله على عجله الذي خطب - صحیفہ مکرمت کہ مصوب ما جامرسل بود و سرور ساخت اللہ
 تعالیٰ آن کریم را ہموارہ بر مسند ہدایت فیض بخش طلب داد۔ امید کہ ایں مجبور گرفتار بدعا و توجہ

معاون باشند تا ازیں تعلقات شے گسستہ بحقیقت اطلاق بیوند و ہر چند ازان مرتبہ مقدسہ حیرت
 بدست نیاید کہ ممکن را یا واجب تعالیٰ را نیست و محدث را با قدیم و ہر مناسبت مفقود۔
 سیرہ روئی زمکن در دو عالم جدا ہرگز نشد وَاللّٰہُ اعْلَمُ
 مانا کہ در حدیث نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ، الْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ ایمائے ست بایں،
 چہ عدم کہ ذاتی ممکن است و حرمان وصف لازم و مجوری و مطرودی حظ وافرش ہمیشہ بر جاست،
 پس سیرہ روئی چسبان منفک شود و سرخ روئی از کجا آید۔

باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد کلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ
 اما چون حسن و جمال نصیب واجب آمد و نشا عجوبی کمال غنچ و دلال لباسش گردید، ناچار مستوری
 بر ستافت منظر ہی خواست تا خود را جلوه دہد۔ آئینہ در اجمال جمال نباشد زیرا کہ مرآت شئی مقابل شئی
 باید کہ وجود را جز عدم نیست و غنی را غیر از فقر نہ۔ افتقار امکان در عرصہ گاہ قبول افتادہ و انکسار
 پذیرا در گاہ گشتہ و هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ
 الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ۔

قلام خوش شتم خواند لاله رخسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے
 بِرَبِّہٖ الْفَقْرُ فَخْرِي مشرف گشت و بہ سعادت اِذَا تَقَرَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ممتاز گردید، ہر چند کہ ایں
 افتقار غالب تر معنی مراتبت کامل تر۔ لہذا بشارت ملک الفضل گشت، و سرور ملکیت سید البشر آمد، و
 مقام عبودیت سرآمد مقامات گردید و معراج مومن شد۔ حَقَّقَ اللّٰهُ اَيَّانَا وَاَيَّاكُمْ حَقِيقَةَ
 الْفَقْرِ، بِحَيْثُ لَا يَبْقَى مِّنَّا عَيْنٌ وَلَا اَشْرٌ، بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ، الْمُنْتَزَعَةِ عَنْ رِجْعِ الْبَصَرِ
 عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلٰوٰتِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُہَا۔ وَاللّٰہُ اعْلَمُ۔ وَاللّٰہُ
مکتوب حضرت خواجہ عبید اللہ المعروف بنو ابراہیم خور۔ بنام حضرت شیخ محمد سعید
 قُدَّسَ سِرُّہُ الْحَمِيدُ۔ در حل چند مسائل دقیقہ۔

لَحْمَدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَحَبِیْبَہٗ اَجْمَعِیْنَ۔
 اَقْبَعْدُ ایں کترین مریداں را از روع صحبت آن حضرت پیوستہ در قلب حریں مے باشد، و میداند
 کہ علوم حقیقت را در خدمت ایشان، کہ درین جزو زمان امتیاز تمام از اقران درین باب دارند،

قال تحقيق نمود و مدار کار جز بر این نمی گذشت که آنچه بکشف و عیان بر اصحاب این دولت ظاهر گشته است حق
 است - طریق تقلید طریقیست که سلوک آن جز بعضی رانه و آن هم در بعضی امور روانیست - و طریق استدلال
 طریقیست پر اشتباه چه بر آن قطعی بهم رسانیدن سخت دشوار است چنانچه بر متبع نمی نیست - و چون
 بر اقتضای حکم ازلی رسیدن به سعادت خدمت مشکل می نمود و چندی از امور عاجز می گشت صورتی که بخاطر
 مقرر آمد و تعیین نمود و این بود که بزبان قلم کلمه چند بعضی اشرف رساند و مسئله چند در تحریر آورد امید واری
 آن که از مقام افاده محل افاضه آنچه بباطن مبارک مقدس ساخته شده باشد یا از حضرت قبله گاهی
 شنوده باشد در هر باب لیکن مستند بود بکشف یا بر بیان اعلام فرمایند و بدین خاطر قلم جاری گشت
 و تحریر اسلوب زبان تازی روشن تر می نمود - **المسئلة الأولى المشتملة على مسائل كثيرة**
مستقاربة ما ثبت عند أهل الكشف والدق في حقيقة الجسم هل هي بسيطة
أو مركبة، وعلى الأول إمام مقدس أجود هي أو أمرا أخر، وعلى الثاني إمام مركبة
من الجواهر المفردة التي لا تنقسم أصلاً، أو من الهيولى والصورة، أو من الأجسام
الصغار التي لا تنقسم فعلاً أو من أمور أخر شمر الأجسام الفلكية عنصرية أو لا
و كذا الكرسي والعرش جسمان أو معقولان، وعلى الأول عنصريات أو لا، وعلى
التقديرين فهل يصح عليهما الخرق والالتيام أو لا، شمر القوايس أربعة أو ثلاثة،
والهواء منته إلى الفلك أو لا، والأفلاك كرية متحركة دائمة أو لا وكذا العرش
والكرسي، وما حقيقة الأجسام المثالية هل هي بساطة أو مركبات، وهل في
العالم المثالي حيوة وعلم وإرادة وقدرة وأمثالها من صفات النفوس أو لا، و
هل في ذلك العالم تكليف وتعب وإيمان وكفر وإسلام وطاعة ومعصية
أو لا، وهل فيه جهة ومكان وزمان وهل الزمان موجود أو لا، وعلى الأول حادث
أو قديم وعلى التقديرين ما حقيقته، وعلى الثاني كيف يصح الترتيب، وما
الزمان الألي، وهل الأفلاك تسعة أو أربع فعليها كما ذهب إليه بعض
المحققين، وهل الصور الخيالية من عالم المثال أم لا وكذا الصور المجمية والمطلوب
في جميع هذه المسائل ما حكمه الكشف والشهود والبرهان دون غيره -

المسئلة الثانية المحتوية أيضاً على مسائل كثيرة أيضاً متناسبة - هل ثبت
عند الكشف تجدد النفوس الإنسانية أو لا، وهي قديمة أو حادثه أو بعضها
قديمة وبعضها حادثه، ومع قطع النظر من القديم والحديث هل لها وجود
قبل الثقلان بالجساد أو لا، أو لبعضها وجود وبعضها لا، وهل ثبت عندهم
وجود النفوس الفلكية والعقول، وهل يمكن أن يكون وراء النفوس العقول
مجردات أخر غير مدبرة ولا مؤثرة أو لا، وهل ثبت الامتياز بين العقول
والنفوس ذاتا وكذا بين النفوس الفلكية والإنسانية أو لا، وهل يمكن للنفوس
الإنسانية غلبة وقوة على النفوس الفلكية بحيث يدبر بدن الفلك على أوجه
شاء أو لا، وهل ينتهي العقل على تقدير وجودها على عدد معين أو لا، وهل
ثبت عند هؤلاء الوجود زائد على الواجب أو عينه، وعلى الأول كيف التخص
عن البراهين العقلية التي تدل على عيشتيه ولا يحتاج لكثرة شهرتها إلى
الدكر ههنا وهو قطعية على ما زعم المخالفون - والتعين الوجودي الذي ذهب
إليه شيخنا وإمامنا وقبلتنا قدس سره المراد منه إما الوجود العام أو الوجود
الخاص أو مطلق الوجود، وعلى الأول لا بد من أن يكون زائداً في عينه لا يتحقق
الخلاف - فإن ابن العربي وأتباعه أيضاً ذهبوا إلى أن الصاد بالاول هو الوجود العام
بل نسبتة العموم والإيساط - وعلى الثاني والثالث لا يحصل التعيين الذي
لزم في مرتبة السابقة فإنه لم يزد على الذات شيء - أما على كون الوجود
مطلق الوجود فظاهر فإنه غير متعين، وأما على كونه وجوداً خاصاً فإنه وجود
مع النسبة إلى الذات المحض - والنسبة الغير الحقيقي أو الاعتباري لا يوجب
التعين الزائد، فإن كان هذا التعين الوجودي غير زائد على الذات فيكاد أن
يرتفع الخلاف من البين - فمعنى كونه متعيناً بالوجود أنه من حيث هو وجود
لكن ينبغي أن يكون الوجود وجوداً محضاً فإن النسبة على أنه هو لا يوجب خصوصية
إلا أن يكون المراد بالتعين أنه صار وجوداً أو صار موجوداً أو الوجود زائداً ولا

يَحْتَقِ أَنَّهُ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ الذَّاتُ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ وَجُودٍ - فَيَرُدُّ عَلَيْهِ الْبَرَاهِينُ
الَّتِي تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ هُوَ الْوُجُودُ كَانَ خَالِصًا أَوْ عَامًّا، وَيُرَدُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا التَّعْيِينَ
زَائِدًا، وَقَدْ سَبَقَ أَنَّ التَّعْيِينَ الْوُجُودِيَّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا - ثُمَّ عَلَى تَقْدِيرِ أَنْ
يَكُونَ زَائِدًا مَوْجُودِيَّ الْعِلْمِ أَوْ فِي الْخَارِجِ أَوْ مَعْدُومًا فَإِنَّ نَفْسَ الْأَمْرِ لَا يَخْلُو عَنْ الْعِلْمِ
وَالْخَارِجِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ صِفَةً وَلَيْسَ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ يَقْتَضِي وَجُودَ الْخَرِ
وَعَلَى الثَّانِي يَلْزَمُ الشُّكُّ فِي مَرْتَبَةِ الْوُجُوبِ وَيَمْنَعُهُ الْبَرَاهَانُ الْعَقْلِيُّ - فَإِنَّ الْمُرَادَ
بِالْوُجُودِ هُوَ الْمَبْدَأُ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ أَوَّلَ الْأَوَائِلِ مَبْدَأٌ وَلَا لَمْ يَوْجَدْ شَيْءٌ -
فَالْحُكْمُ بِأَنَّ الْوُجُودَ زَائِدٌ يَسْتَلْزِمُ عَيْدِيَّتَهُ لِأَنَّهُ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ يَكُونُ لَهُ
مَبْدَأٌ، وَإِلَّا لَكَانَ وَاجِبًا بِالذَّاتِ وَتَعَدَّدُ الْوَاجِبُ بِالذَّاتِ مُحَالٌ - وَلَوْ كَانَ الْمَبْدَأُ ذَاتًا
مَعَ الْوُجُودِ لَكَانَ الْمَبْدَأُ اثْنَيْنِ، وَكُلُّ اثْنَيْنِ مُمَكِّنٌ - وَهَذَا مِنَ الْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ
الْمَشْهُورَةِ الَّتِي مَعَ عَدَمِ احْتِيَاجِهَا إِلَى الذِّكْرِ قَدْ جَرَى الْقَلَمُ بِذِكْرِهَا - وَمِمَّا يَنْسَبُ
هَذَا الْمَقَامَ أَنَّ التَّعْيِينَ الْأَوَّلَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعْيِينَ ذَاتِي الْأَبَدِ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُودٍ وَكَوْنِهِ
مَوْجُودًا، فَإِنَّ الشَّيْءَ مَا لَمْ يَتَّعَيْنْ لَمْ يَتَّيَمَّزْ، وَلَا أَقْلٌ مِنَ الْعَدَمِ وَمَا لَمْ يَتَّيَمَّزْ لَمْ يَوْجَدْ
وَمَعْنَى اللَّاتَعْيِينَ عَدَمُ مَرَا حِمَةٍ هَذَا التَّعْيِينَ لِتَعْيِينَاتٍ أُخْرَى بَلْ عَدَمُ احْتِصَارِهَا
فِيهِ وَعَدَمُ تَقْيِيدِهِ - فَالتَّعْيِينَ الْأَوَّلُ لِلْحَقِيقَةِ الْأَلَهِيَّةِ هُوَ الْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ
لِجَمِيعِ الصِّفَاتِ إِجْمَالًا لِفِعْلِيَّةِ كَانَتْ أَوْ نَفْعَالِيَّةِ - وَإِنَّمَا قُلْنَا إِجْمَالًا لِأَنَّهُ عِنْدَ
تَفْصِيلِ الصِّفَاتِ يَخْتَصِلُ التَّعْيِينَاتُ الْغَيْرُ الْمُتَنَاهِيَّةِ - وَإِنَّمَا قُلْنَا بِاللِّتَعْيِيمِ
لِأَنَّ الْمُقَيَّدَ بِالصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ رَبٌّ وَهُوَ مُتَمَيِّزٌ عَنِ الْعَبْدِ وَالْعَكْسِ، وَحَقِيقَةُ
الْوَاجِبِ بَعْدَ التَّنْزِيلِ عَنْ تَعْيِينِهِ الْأَوَّلِ الذَّاتِي تَعْيِينَتْ بِالرُّبُوبِيَّةِ فَلَيْسَتْ
الرُّبُوبِيَّةُ تَعْيِينُهُ الْأَوَّلُ الذَّاتِي، وَتَعْيِينُهُ الْأَوَّلُ الذَّاتِي لَا يَبْعُدُ نِسْبَتُهُ بِالْوُجُودِ
لِكِنَّةٍ غَيْرِ زَائِدَةٍ كَمَا تَقَدَّرَ - وَمَا وَقَعَ فِي بَعْضِ عِبَارَاتِهِمَا أَنَّ التَّعْيِينَ الْأَوَّلَ هُوَ
التَّعْيِينَ الْعَامِّيُّ الْأَجْمَالِيُّ لَا يَخَالِفُ مَا ذَكَرْنَا، لِأَنَّهُ لَيْسَ الْمُرَادُ بِهِ أَنَّ حَقِيقَةَ
الْوَاجِبِ هِيَ الْعِلْمُ فَقَطْ، ثُمَّ تَنَزَّلَ وَصَارَ صِفَاتٍ أُخْرَى، فَإِنَّهُ فِي تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ

كَمَا هُوَ عَيْنُ الْعِلْمِ كَذَلِكَ هُوَ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهِمَا، وَأَنَّهُ فِي نَفْسِهِ
وَرَاءَ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ ثُمَّ تَنَزَّلَ وَصَارَ حَقِيقَةُ الْعِلْمِ، بَلْ إِنَّهُمُ عُبْرُوا عَنْ تِلْكَ
الْحَقِيقَةِ الْجَامِعَةِ بِجَمِيعِ الصِّفَاتِ بِحَقِيقَةِ الْعِلْمِ، لِأَنَّ الصِّفَاتِ لَمَّا كَانَتْ فِي
تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ ثَبُوتًا وَإِنْ كَانَ رَاجِعًا وَإِنْ دَلَّ مَلْجِيًا وَثَبُوتُ التَّعَدُّدِ لَيْسَ إِلَّا
فِي الْعِلْمِ، وَالْعِلْمُ أَيْضًا عَيْنُ الْعَالِمِ وَعَيْنُ الْمَعْلُومِ عَلَى وَجْهِ الْإِحَاطَةِ، فَإِنَّ حَقِيقَةَ
الْعِلْمِ مِنْ حَيْثُ هِيَ عَيْنُ كُلِّ مَعْلُومٍ جَارٍ التَّعْيِيرُ عَنْهَا بِحَقِيقَةِ الْعِلْمِ - وَأَمَّا الصِّفَاتُ
الْأُخْرَى فَإِنَّ الْقُدْرَةَ مِثْلًا مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَلَا عَيْنُ الْمُقَدَّرِ، فَالْعِلْمُ
الَّذِي هُوَ التَّعْيِينَ الْأَوَّلُ غَيْرُ الْعِلْمِ الَّذِي وَقَعَ التَّنْزِيلُ بِهِ ثَانِيًا فِي مَرْتَبَةِ التَّفْصِيلِ -
وَفِي هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ تَعْيِينَاتٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا التَّعْيِينَ الْعَامِّيُّ مِنْ حَيْثُ يَتَّيَمَّزُ مِنَ التَّعْيِينَ
الْإِرَادِيِّ وَغَيْرِهَا - فَاَلْمَقْصُودُ مِنْ هَذَا التَّطْوِيلِ أَنْ تَسْتَوْعِبَ أَحْقَرُ الْمُرِيدِينَ بِالتَّعْيِينِ
عَلَى الصَّوَابِ وَالْخَطَأِ فِي هَذِهِ الْمَسَائِلِ - الْمَسْئَلَةُ الثَّلَاثَةُ الْمُتَضَمِّنَةُ أَيْضًا لِمَسَائِلَ
كَثِيرَةٍ مُعَانِقَةٍ - مِمَّا مَعْنَى الطَّارِفِ السَّبْعَةِ وَهِيَ التَّغَايُرُ بَيْنَ حَقِيقَتَيْ أَوْ عِبَارَتَيْ
وَهِيَ لِكُلِّ مِمَّا ذَكَرْنَا عَلَى جِدَةٍ أَوْ لَا - وَالتَّفْصِيلُ فِي هَذَا الْمَقَامِ يَرْجِي مِنْ عَنَابَتِكُمْ -
وَهِيَ يَعْزِضُ عَلَى الْكُلِّ الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ أَوَّلًا، وَمَا حَقِيقَةُ فَنَاءِ كُلِّ مِمَّا وَهِيَ الْفَنَاءُ
وَالْبَقَاءُ يُوجِبُ اتِّصَافَ السَّالِكِ بِالصِّفَاتِ الْوُجُوبِيَّةِ أَوَّلًا، وَهِيَ الْوُصُولُ إِلَى الْحَقِيقَةِ
التَّوْحِيدِ الذَّاتِي الَّتِي هِيَ مَعْرِفَةُ أَنَّ الْحَقِيقَةَ الْوَاحِدَةَ تَهَلَّلَتْ وَظَهَرَتْ بِكُلِّ مَعْنَى
وَصُورَةٍ عِلْمًا وَعَيْنًا عَلَى حَسَبِ اخْتِلَافِ الشُّيُونِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ الْمُسْتَكْنَةِ فِيهَا يُوجِبُ
قُوَّةَ التَّشْبِيلِ بِكُلِّ صُورَةٍ بَلْ الظُّهُورِ بِكُلِّ مَعْنَى، فَظَنَّ أَحْقَرُ الْمُرِيدِينَ أَنََّّهُ يُوجِبُ،
فَإِنَّ السَّالِكَ إِذَا وَصَلَ إِلَى هَيْوَلَى الْكُلِّ وَاصِلِ الْجَمِيعِ صَارَ هَيْوَلَى وَاصِلِ الْجَمِيعِ الْكَائِنَاتِ
لَا مَعْنَى أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا أَفْصَارًا بَلْ هُوَ عَبْدٌ الْآنَ كَمَا كَانَ لِكِنَّةٍ تَخْلُصُ عَنْ بَعْضِ
الْوَهْمِ الْبَاطِلِ الْحَاكِمِ بِأَنَّ الْعَبْدَ وَالرَّبَّ حَقِيقَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ وَلَيْسَ هَذَا الْحَقِيقَةُ
وَاحِدَةٌ هِيَ رَبٌّ بِإِعْتِبَارِ الصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ وَعَبْدٌ بِإِعْتِبَارِ الصِّفَاتِ الْإِنْفِعَالِيَّةِ بَلْ
مَعْنَى أَمْرٍ لَا يَخْفَى عَلَى مُلَاذِمِكُمْ، فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَظْهَرَ بِصِفَاتِهِ الْأَصْلِيَّةِ لَا سِيمَا

صفة الخلق والتشبه - ولما كان حقيقة الخلق هي التمثيل فلا بد وصل اعرف
 العارف الى حقيقة الفناء وانكشف عليه سر الوحدة حصل له قوة الخلق فيخلق
 ما يشاء وليس هذا الخلق الا بآية يظهر باي صورة شاء - فمن اما رات الواصل الى
 حقيقة التوحيد الذي التمثيل والظهور باي صورة ومعنى شاء - فالعارف
 بحقيقة الامر وجد ان الله يمكن له ان يصير ارضا او ماء او هواء او نار او يصير على
 صورة انسان اخر او حيوانا من الحيوانات العجماء او نباتا من النباتات او جمادا من
 الجمادات ويمكن له ان يتصور في ان واحد بصور كثيرة بل يمكن له ان يصير
 ملكا او فلکا او كوكبا او معنى من المعاني القائمة بالغير - وهذا المقام يكمل به
 مخصوص بالقطب المحمدي الذي تحقق بقطعية مقام التوحيد الاعلى - ولما
 كان لقوة التمثيل اختصاص بمقام التوحيد ذكره احقر المريدین على ضرب من
 التفصيل - ولا فالعارف متصف بجميع الصفات الوجوبية سوى الوجوب و
 القدر - والغرض من هذا البيان استكشاف حقيقة الامر واستعلام ان هذا
 الظن يطابق حقيقة الامر او لا وهل من وصل الى مقام قطعية الارشاد يلزم صحبة
 رجال الغيب باصنافهم وصحبة قطبهم المعروف بالمدار والخصر المبدل له
 والوقوف على احوالهم تفصيلا او لا وهل يلزمه الدخول في طبقات الانفال
 انقيادا او لا وهل يلزمه الاطلاع على الروحانيات السفلية والعلوية من الجن
 والملك وتسخيرهم او لا - خاتمة - گستاخی بسیار نمود و تصدیح از حد گذرانید لیکن از غایت
 شوق باین کلمات قلم در پیوست تا صورت امکان داشته باشند این محروم را بجواب هر مسئله مشرف
 سازند - درین فصول پیوسته نگران به باشد که چیز بشود که مستند کشف بود یا برهان داشته باشد
 که دیگر گنجایش سخن نماند بخصوص که از حضرت قبله گاهی سموع باشد چنانچه در اول عریضه نیز بعضی
 اقدس رسانده - و آنچه در باب تعین وجودی نوشته شده است آن را اصلاح فرمایند و تفصیل و
 تحقیق آن پروازند بلکه آن وقت مساعدت نماید رعینیت و زیادتی صفات و جوییه نیز آنچه
 بمقتضاء وقت دست دهم رقم سازند بلکه در مسأله وحدت وجود که بغایت دقیق است نیز

هر چه از نفی و اثبات یا توقف بر حسب وقت بخاطر شریف برسد تحریر نمایند - و اعلام نمایند که در صدور
 کثرت از وحدت و غیر طریق چیست - در ازل الازل که کائن الله و لم یکن معه شیء ازل خبر
 میداد از عالم نام و نشانی نبود و صور علمیه عالم بود بلایب آن صور از کجا آمده بود و مبدء صوریست
 و محل انزال او کدام علم مجبول مطلق که به هیچ وجه وراثت نبود نه اصلی نه اندراجی چون تعلق گیرد -
 ازل حکمت رسمیه گویند که اجسام را بیولی باید که حامل امکان بود و مجزوات چون احتیاج به بیولی
 نبود ذوق سلیم و اشراق باطن حاکم است بلکه ممکن را بیولی باید که حامل امکان او بود و آن بیولی
 حقیقت احدیت امکانیه است که قوسه است از دائرة وحدت و این قوس همان دائرة است که از
 مرتبه باین مرتبه رسیده است و فی نیز من حیث الذات دائرة است پس ثابت شد که یک
 حقیقت است که از جهت واجب است و از جهت دیگر حامل امکان است و ظهور آن حقیقت این
 جهت موجب تعدد و بیست و صورت دیگر از برای ظهور کثرت متعقل نمی شود - و حکماء گفته اند که
 معدوم موجود نشود و موجود معدوم گردد و درین دو مقدمه دعویء بداهت کنند و الحق کما یس و مقدمه
 بی هیچ التباس و اشتباه روشن میگردد -
 فصل آنچه در بالا نوشته که در جواب مسائل آنچه بکشف و برهان ثابت شود بنویسند بران تقدیر
 است که اخبار صحیح دران ثابت نباشد و اگر خبر صحیح که اعتماد بران باشد چیز ثابت
 شود آن را تحریر نمایند که آن نیز حکم برهان دارد - ولیکن چون میدانست که در اکثر مسائل سابقه
 چیزی یافته نمی شود از اخبار و نصوص که قاطع باشد قلم بران و جبه جاری گشت - هنوز مسائل بسیار
 است که تحقیق آنها برهنون بالتفات اصحاب علم و معرفت است بوقت دیگر بعضی می رسانند -
 بالفعل بهیچ قدر اختصار نمود که با وجود آنکه از آنچه باید رسید و استکشاف نمود اندک بر منصفه ظهور کرده
 به تطویل انجامیده است و باعث ملال گشته ازین بدعا خیر اختتام می نماید حق سبحانه
 بکمال عنایتی که بر بندگان خود دارد و ظلال عالیه حضرات صاحبزادگان بر مفارق مخلصان و مریدان
 مدود و در محرمه النبی و الیه الامجاد - والاعلان
 مکتوب سیم - بنام حضرت خواجه عبد الله معروف بخواجه خورود در جواب
 اسواله که خواجه خورود حل آن خواسته بود -

حضرت واجب است ممکن را موجود گفتن جز بر سبیل تشبیه و تمثیل نیست، کمال اقتداری در علی الاطلاق است که نیست را هست کرده است و لاشی را محکوم احکام صادق ساخته پس در نظر و بینان عالم فی ذاته جز عدم صرف نخواهد بود و این کارخانه ابدی پیش نه پس جوهریت و عرضیت و ترکیب و بساطت و غیره با من الاحکام را حقیقتی چه گنجائی که وجود متاثر را خواهد است و امثال تعبیه است و تقریر، عالم جز وجود ظنی نیست که هیچ عاقل را در این شقوق محتمل نیست و سبیل تنزل و عرضیت آن قائل شدن اوست که عکس اسماء الهیه را که در مایه عدم منعکس است به از آن عبارت نیست - تمام عالم را که تصفیح نموده می آید بوی از جوهریت و قیام بذاته در آن نمی ماند و بهره از ذات نه - از کجا و انش بود که فی ذاته لاشی است، و آنچه نموده در آن یافته عکس اسماء الهیه است، فاین ترکیب و البساطة و این الهی و الصوره و این المقدار الجوهري و العرضي - دیگر چوین مدار و بیان حق بر حرق و التیام سموات است چه احتیاج که این حقیر در آن باب قلم کشاید - و آنچه تشکیک فلاسفه در استحاله آن نموده اند بر تقدیر جریان آن در غیر محذوبات معلول و ناتمام است که مدار آن بر امتناع حرکت مستقیم است و محذوک غیر مسلم است و دلیل آن پس فاسد - باین چنین محیلات باطله ابطال طور نبوت که مرکز دایره حق یقین است نمی توان کرد اعاذنا الله سبحانه من خرافات الفلاسفة خذ لهم الله سبحانه - و آنچه استفسار رفته در عالم مثال از قسم حیات و سایر صفات نفسانیست یا نه و تکلیف و لوازم آن کائن است آنچه از حضرت قطب الاقطاب قدسنا الله سبحانه بپسند استفاده یافته آن است که همه آنها ثابت است - و در اوائل شمه از عالم مثال باین احتقر نموده بودند و از مرتبت آن بهوید کرده، عالمیست با انجمن و وسعت که این عالم پیش او هیچ نیست، و در خلقت اجناس مختلفه مناسب این عالم شهرها و طویل و عرض و منبسط بنظری در آمدند و مسکن مثل آن و قلب مسکن و تعیش مشای این جهان - دیگر آنچه از طوایر نصوص مستفاد است جسمیت عرش و کرسی است، بے معارض صحیح عدول از آن معنی ندارد و خاصه که موافق کشف اهل معرفت باشد لیکن در تفرقه میان عرش و کرسی و اتحاد هر دو اختلاف معروف است و ظاهر انقار است و الله سبحانه أعلم - و آنچه مقرر اهل سنت است شکر الله سبحانه که لا یجری علیه تعالی زمان، و هو المؤید بالکشف

الصريح والدلائل الحقة - و آنچه بعضی از صوفیه زمان لطیف اثبات در آن حضرت نموده اند تشبیه بعضی شواهد کرده در ساله زمانیه و مکانیه بنظر شریف در آمده باشد - و چون با جماع اهل ملت حدوث عالم ثابت شده و هو الحق الثابت الذي لا یحو محوله شبهة تردید در حدوث و قدم زمان معنی ندارد و سخن مخالفان دین لعنه الله سبحانه شبهه آوردن درین قسم مطالب حقه نمی شود - و صور جنبانی و جمعی همه در عالم شهادت موجود است، شهادت که تقرر آن نسبت به تقریر این عالم قوی است - درین باب شبهه نمودن از قوانین شریعت غراء دور است - و آنچه در باب تجربه نفوس استفسار رفته است چون به یقین چیزی نیست چه می توان کرد، و متبادر از عبارات حضرت قطب الاقطاب قدسنا الله سبحانه بهین تجربه است - و فقیر درین باب از عالی حضرت استفسار نموده بود و به تجربه و اشعار فرمودند و گفتند بطریق که حکمایان نموده اند، باز گنجایش تفصیل نه شد، و چون بر مخیل خود اعتماد ندارند و بنا بر این اختصار بر همین قدر اقامه - و نیز استفسار نموده بودند هل هی قدیمه و حادثه قلت حادثه بخدوت یسبقها عدم بلا شبهة ولا میریة، و انکاره گاد آن یکون کفرا، اعاذنا الله سبحانه عن الشک فی اولیات الدین و معارضة الوهوبی صرف الیقین - ظاهر است که استفسار آن حضرت بر آن وقع شبهه مخالفان خواهد بود، و الا مقبسان انوار هدایت شما بر اصل این ظلمات دور اند و در حفظ عنایت محفوظ و مسرور - و چون مؤثر نزدیک ذات احد جل سلطانة نیست و عقول و نفوس با مدبر است خود جز محکوم و مجبور نه، و تلبیس آنها با بدین از اجرام جز حکم الهی جل شأنه نه، و جبری عادت بے تعلل بغرض و غایت و بے قضیه ایجاب نیست، امکان دارد که مجربات علی تقدیر ثبوتها و راء عقول و نفوس دیگر بهم باشند و مدبر بدن انسان مدبر جرم فلک شوند، علی تقدیر ثبوتها و راء عقول و نفوس و اوقات عقول و نفوس علی ما زعمت الفلاسفة مع بیان تمام دلائلها و علی تقدیر ثبوتها و راء، اذ الصانع تعالی قادر علی اعطاء الحیات للجمادات کطور موسى علیه السلام اگرچه در نظر اولی الابصار، هیچ ذره از ذرات کائنات از ظلال کمالات خالی نیست و بمقتضاء الكل في الكل همه متضمن حیات و ما یبقیها است، و التفاوت فیها من حیث التفاوت فی الظهور من حیث اختلاف الاحکام المبررات، بقدر آئینه حسن تومی نماید و واطافی

اسرار الجهاد باعتبار الظاهر وقلة ظهور انوار الحياة فيه كما نطق بذلك
 نصوص الكتاب المجيد وظواهر الاخبار الصحيحة - قوله سلمه الله وهل
 ثبت ان عند هم الوجود زائد على الواجب تعالى او عينه وعلى الاول فكيف
 التخلص عن البراهين القطعية التي تدل على عينيته الخ قلت وبالله العظمة
 والتوفيق ان التحقيق الذي عليه اماننا وقبلتنا ان ذات الواجب يتفرع عليه
 ما يتفرع على صفة الوجود فهو موجود بذاته لا بوجود زائد اكان او عين فلا
 مجال لصفة الوجود في تلك الحضرة المقدسة المعزاة عن جميع السبب والاعتبار
 المطلقة عن قيد التعريرية والاطلاقات ولا معنى للترديد فكيف يكون حقيقة
 المتعالية الوجود وهي مجهولة قطا هر على ما تقر عند هم وهذا يقضي العلم
 بكنهه - لان نقول الوجود اما كنهه حقيقة تعالى او لا فان كان الاول فهو
 المدعى - وان كان الثاني فصديق الوجود اما صدق ذاتي او عرضي وعلى الاول
 اما ان يكون جزئي حقيقة ولا سبيل الى الاول لاستحالة التركيب في ذات البسيط
 ولا الى الثاني لما اتى عين مدعى الخصم فتعين انه صدق عرضي كالمصالح
 على الانسان وهو ايضا باطل لما اتى يستلزم كون حقيقة غير الوجود وهو يقضي
 تصور الماهية خالية عن الوجود وهو خلاف مقترهم - وايضا يحتاج في العرض
 الى العلة وهي اما الذات او غيرها - فثبت ان حقيقة الواجب تعالى وراء الوجود
 كما ان حقيقة الواجب وراء الحياة والعلم فكما ان اتصافه تعالى انما يعتبر في
 مراتب التنزلات كذلك الوجود انما يعتبر في مراتب التعيين وهو من
 حيث هو معترى عن جميع الاعتبارات التي من جملتها صفة الوجود ومن حيث
 اطلاقه ليس بموجود ولا لاموجود لا معنى انه مطلوب عن الوجود والعدم حتى
 يلزم ارتفاع التقيضين فان السلب ايضا من الاعتبارات - يعين على ذلك ما ذكر
 بعض الافاضل في شرح المواقف بعد ما حقق مراده وتعمق ما ذكره مشير المن
 تعقل الماهية معزاة عن الوجود والعدم اي لا يلاحظها معا لا على وجه العينية

ولا على وجه الجزئية والعروض - ثم قال واعلم ان الجواب المذكور يخصر بالممكنات
 ولا يقال في الواجب ان ماهيته من حيث هي هي لاموجود ولا معد ومنه كما نقول
 عن بعض الافاضل وضعفه لا يخفى على المتأمل - انما هي - وانما افادة بعض المحققين
 في حواشي التجريد حيث قال ان قلت الجسم في الخارج ابيض فكيف يكون في
 الخارج لا ابيض ولا لا ابيض - قلت هو في الخارج ابيض بعد تحقق البياض فيه
 والكنهه في مرتبة وجوده السابق على البياض لا ابيض ولا لا ابيض وليس ذلك
 ارتفاع التقيضين المستحيل لان المستحيل ارتفاعهما بحسب نفس الامر مطلقا
 لا بحسب مرتبة من المراتب فان الامور التي ليس بينها علاقة التقدم والتأخر
 والمعية ليس لبعضها في مرتبة الاخرى وجود ولا عدم - وفقه المقام ان حقيقة
 الاطلاق عن العارض انما يثبت في مرتبة سابقة على مرتبة اتصافها بالادوصاف
 الخارجية - فوجد كمثل اهل الذوق كما ان مرتبة ذات الواجب تعالى سابقة
 على مرتبة اتصافها بالعوارض الخارجية كذلك سابقة على مرتبة اتصافها
 بالوجود - واليه اشار الشيخ المحقق علاؤ الله السمناني حيث قال فوق عالم
 الوجود عالم الملك الودود - فالواجب تعالى على هذا اذاته مستغن عن صفة
 الوجود ولا يحتاج الى الاتصاف بها بل كل ما يتفرع على تلك الصفة فهو
 متفرع على ذاته وكذا كل ما يتفرع على سائر الصفات فداته كافية فيه
 فهو مبدء الوجود وما يتبعه وانما صار جميلا وكذا سائر الصفات لان اتصافها
 حضرت المقدسة وهو الجليل بذاته وما سواه انما احسن به - ثم ان اول
 حكم ان نزع واول تعين واعتبر هو الوجود لكونه اصلا للصفات لولاها لما يعقل
 شئ ثم الحياة ثم العلم - فالواجب مع غنايه واستكمال بذاته في المراتب
 المتنزلة متصف بتلك الصفات وهي زائدة عليه ولا يلزم استكمالها بالغير
 ولا احتياجه اليه لما تقدم من كماله بذاته - وصورة الاحتياج في عارض
 حصول الى ما هو صفة له محتاجة اليه لا يقدح في كماله - قال بعض المحققين

فِي حَوَاشِي شَرْحِ التَّجْرِيدِ لَا يَسْتَلْزِمُ اسْتِغْنَاءُ هَا فِي كَوْنِهَا وَجُودَ اسْتِغْنَاءِ هَا عَنْ
 أَمْرِ يُعْرِضُهَا - فَإِنْ قُلْتَ مَا قَدَّرْتَ فِي بَيَانِ مَذْهَبِ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا هُوَ بَعِيْنُهُ
 تَحْقِيقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْحُكَمَاءُ، فَإِنَّ مُرَادَ هُمْ لَيْسَ أَنَّ الْوُجُودَ شَيْءٌ هُوَ مَبْدَأُ الْأَشْيَاءِ
 الْخَارِجِيَّةِ وَهُوَ اتَّخَذَ مَعَ ذَلِكَ بِالْبَارِعِي تَعَالَى وَاخْتَلَفَ مَعَ مَا هِيَاتِ الْمُسْكِنَاتِ،
 قَائِمَةٌ سَفْسُطَةٌ لِأَنَّ الْبُغْيَرَيْنِ لَا يَتَّخِذَانِ - يَظْهَرُ ذَلِكَ بِمَا قَالُوا فِي تَحْقِيقِ أَنْ تَعْرِضَ
 الْحَرَارَةُ قَائِمٌ بِذَاتِهَا فَيَظْهَرُ عَنْهَا الْأَثَارُ الْمَطْلُوبَةُ مِنْهَا فَيَكُونُ حَرَارَةٌ وَحَارًا وَإِذَا
 لَا يُعْنَى بِالْحَرَارَةِ إِلَّا الدَّاتُ الَّتِي تُصَدَّرُ عَنْهَا تِلْكَ الْأَثَارُ، بِخِلَافِ الْحَرَارَةِ الْقَائِمَةِ
 بِغَيْرِهَا فَإِنَّ وَجُودَهَا إِنَّمَا هُوَ لِبُغْيَرِهَا فَيَكُونُ نَائِلًا لَهُ فَيَصِيرُ الْغَيْرُ حَارًا - وَكَذَا
 لَوْ قَرَضْنَا الضَّوْءَ قَائِمًا بِذَاتِهِ كَانَ الضَّوْءُ يَتَنَفَّسُ لِنَفْسِهِ لَا لِغَيْرِهِ فَيَكُونُ ضَوْءٌ وَمُضِيًّا
 لِالضَّوْءِ يُعْرِضُهُ، بِخِلَافِ الضَّوْءِ الْقَائِمِ لِغَيْرِهِ فَإِنَّهُ مُوجُودٌ لِغَيْرِهِ وَيَكُونُ الْغَيْرُ
 مُضِيًّا بِهِ - قُلْتَ لَا مَنَاقِشَةَ لَنَا مَعَهُمْ فِي أَنَّ الْمُسْكِنَاتِ كَوْنُهَا فِي الْأَعْيَانِ وَتَرْتِيبُ
 الْأَثَارِ الْخَارِجِيَّةِ عَلَيْهَا إِنَّمَا هُوَ بِجِهَةِ اتِّصَافِهَا بِالْوُجُودِ بِخِلَافِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى
 فَإِنَّ ذَلِكَ لِيَذَاتِهِ لَا لِأَجْلِ الْإِتِّصَافِ الْمَذْكُورِ اسْتِزَامَهُ الْحَالِ - فَلْيَكُنْ تَنَازُعُهُمْ
 فِي أَنَّ مَبْدَأِيَّةَ أَثَارِ الْخَارِجِيَّةِ مُتَخَصِّصَةٌ فِي الْوُجُودِ، فَبِغْيَرِ الْوَاجِبِ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهُ عَيْنُ
 ذَاتِهِ وَفِي الْمُسْكِنِ مِنْ حَيْثُ الْعُرُوضُ فَالْإِتِّصَافُ فَذَاتُ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ وَوُجُودُهُمْ
 وَأَنَّ الْمُبْتَغَى أَفْرَادًا مُتَخَلِّفَةً مِنْهَا ذَاتُ الْبَارِعِي تَعَالَى وَذَلِكَ الْفَرْدُ مُوجُودٌ قَائِمٌ بِذَاتِهِ
 مَعْرُوضٌ لِعَارِضٍ وَسَائِرُ أَفْرَادِهِ عَارِضٌ لِمَاهِيَاتِ الْمُسْكِنَاتِ - وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ
 مَا قَالَهُ ابْنُ سَيْنَا فِي الشِّقَاءِ كُلُّ مَالٍ مَاهِيَّةٌ أَيْتِيَّةٌ فَهُوَ مَعْلُولٌ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ
 غَيْرُ الْوَاجِبِ فَلَهَا مَا هِيَاتِ تِلْكَ هِيَ الَّتِي يَأْتِيهَا مُمْكِنُ الْوُجُودِ وَإِنَّمَا يُعْرِضُ لَهَا
 وَجُودٌ مِنْ خَارِجٍ - قَالَ أَوَّلُ مَا هِيَ لَهُ غَيْرُ الْأَيْتِيَّةِ وَذَوَاتُ الْمَاهِيَاتِ يُفِيضُ مِنْهُ
 عَلَيْهَا الْوُجُودُ، فَهُوَ مُجَرَّدُ الْوُجُودِ بِشَرْطِ سَلْبِ الْعَدَمِ وَسَائِرُ الْأَوْصَافِ مِنْهُ، ثُمَّ
 سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا مَا هِيَاتِ فَإِنَّهَا مُمَكِّنَةٌ تُوجَدُ بِهِ - وَلَيْسَ مَعْنَى قَوْلِي أَنَّهُ
 مُجَرَّدُ الْوُجُودِ بِشَرْطِ سَلْبِ سَائِرِ الرُّوَاغِدِ عَنْهُ أَنَّهُ الْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ الْمُشْتَرَكُ فِيهِ،

إِنْ كَانَ وَجُودُ هَذَا هِصْفَتُهُ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ الْوُجُودُ بِشَرْطِ السَّلْبِ بَلِ الْوُجُودُ لَا
 بِشَرْطِ الْإِجَابِ، أَعْنَى فِي الْأَوَّلِ أَنَّهُ الْوُجُودُ مَعَ شَرْطِ لَازِيَّةٍ وَهَذَا هُوَ الْوُجُودُ
 لَا بِشَرْطِ الزِّيَادَةِ - وَقَالَ الطُّوسِي فِي شَرْحِ الْأَشْرَافِ كُلُّ مَا لَمْ يَدْخُلْ بِالْوُجُودِ فِي
 مَفْهُومِ ذَاتِهِ بِأَنْ يَكُونَ جُزْءَ مَاهِيَّةٍ أَوْ تَمَامَ مَاهِيَّةٍ فَالْوُجُودُ غَيْرُ مُقَوِّمٍ لَهُ
 بَلْ هُوَ عَارِضٌ لَهُ، وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْلُولًا لِذَاتِهِ عَلَى مَا بَانَ فِي قَوْلِنَا الْوُجُودُ لَا
 يَكُونُ بِسَلْبِ الْمَاهِيَّةِ فَإِذَا نَ وَجُودُهُ مِنْ غَيْرِهِ - وَالْمَقْصِدُ أَنَّ الْوُجُودَ الَّذِي هُوَ
 دَاخِلٌ فِي مَفْهُومِ ذَاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُودُ تَعَالَى لَيْسَ الْوُجُودُ الْمُشْتَرَكُ الَّذِي لَا
 يُوجَدُ إِلَّا فِي الْعَقْلِ بَلِ الْوُجُودُ الْخَاصُّ الَّذِي هُوَ مَبْدَأُ لِكُلِّ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ - إِذَا
 لَيْسَ لَهُ جُزْءٌ فَهُوَ نَفْسُ ذَاتِهِ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِمْ هِيَ أَيْتِيَّةٌ - قَالَ تَحْقِيقُ الدَّلَائِلِ
 يَلُوحُ مِنْ تَصَرُّحِهِمْ بِتَوَلُّوْحِهَا تَهْمُ أَنَّ حَقِيقَةَ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ هُوَ الْوُجُودُ الْبَحْتُ
 الْقَائِمُ بِذَاتِهِ الْمَعْرِي فِي ذَاتِهِ عَنْ جَمِيعِ الشَّيْءِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ الْغَرِيبَةِ وَهُوَ إِذَا
 مُوجُودٌ بِذَاتِهِ فَتَشْتَخَصُ بِذَاتِهِ، أَعْنَى بِذَلِكَ مُصْداقُ الْحُلِّ فِي جَمِيعِ صِفَاتِهِ
 هُوِيَّتُهُ الْبَسِيطُ - إِنْتَهَى - وَبِهَذَا يَظْهَرُ ضَعْفُ مَا ذَكَرَ بَعْضُ الْأَفَاضِلِ فِي حَوَاشِي
 شَرْحِ الْمَوَاقِفِ مِنْ أَنَّ مُرَادَ الْفَلَسَافَةِ بِالْعَيْنِيَّةِ هُوَ الْمَتَرْتِّبُ عَلَى ذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ
 مَا يَتَرْتَّبُ عَلَى الْوُجُودِ لَا كَوْنُهُ فَرْدًا مِنْ مُطْلَقِ الْوُجُودِ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى سَبِيلِ التَّشْبِيهِ
 لَيْسَ بِمَرْحُومٍ فَإِنَّهُ صُحِّحَ لَأَعْنِ تَرَاضِي الْخَصْمَيْنِ - وَلَا يَخْفَى عَلَى ذِي تَكْتِفٍ أَنَّ الْوَاجِبَ
 تَعَالَى كَمَا هُوَ مُوجُودٌ بِذَاتِهِ كَذَلِكَ هُوَ الْعَرِيدُ بِذَاتِهِ حَتَّى يَذَاتُهُ قَادِرٌ مُرِيدٌ بِذَاتِهِ -
 فَلَيْسَ الْقَوْلُ بِكَوْنِهِ فَرْدًا خَاصًّا مِنْ مُطْلَقِ الْوُجُودِ مَعَ اسْتِتْبَاعِهِ الْمَفَاسِدَ عَلَى مَا يَسْتَحْجِ
 إِنْشَاءُ اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلِي مِنْ كَوْنِهِ فَرْدًا خَاصًّا مِنْ مُطْلَقِ الْحَيَاةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ -
 فَكَمَا يُقَالُ إِنَّهُ وَجُودُ بَحْتٍ تَعَالَى يُقَالُ إِنَّهُ حَيَاةُ بَحْتٍ إِرَادَةُ بَحْتٍ - وَلَيْسَ كَذَلِكَ
 عِنْدَهُمْ لِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ تَحْقِيقِ مَذْهَبِهِمْ أَنَّهُ وَجُودٌ مَعَ سَلْبِ سَائِرِ الصِّفَاتِ عَنْهُ
 فَالْفَرْقُ بَيْنَ الْوُجُودِ وَسَائِرِ الصِّفَاتِ مَعَ كَوْنِ مُصْداقِ الْحُلِّ فِي جَمِيعِهَا هُوِيَّةُ
 الْبَسِيطِ تَحْكُمُ - أَلَا تَرَى أَنَّ الْعِلْمَ الْحَضْرِيَّ عَيْنُ الْعَالَمِ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ حَقِيقَةَ

زِيدَ عِلْمُ حُضُورِيٍّ وَأَنَّ الْعِلْمَ مَقُولٌ بِالتَّشْكِيكِ فَرُدُّمُنْهُ زِيدَ مَثَلًا قَائِمٌ بِذَاتِهِ
 مَعْرُوضٌ لَعَارِضٍ، وَفَرُدُّمُنْهُ عَارِضٌ وَهُوَ الْحُضُورِيُّ الْقَائِمُ بِهِ - وَلَا يَلْزَمُ مِنَ الْإِتِّحَادِ
 بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَتُهُ هُوَ - وَكَمُ مِنْ فَرْقٍ بَيْنَ الْإِتِّحَادَاتِ - فَالْإِتِّحَادُ الشَّيْءُ
 بِالذَّاتِ وَالْإِتِّحَادُ بَيْنَ الْعَرَضِيِّ الَّذِي هُوَ لَا زَمِيَّتَيْنِ وَعَرَضِيٍّ هُوَ لَا زَمِيَّتَيْنِ - فَالْإِتِّحَادُ
 الْإِنْسَانِ بِالْحَيَوَانِ النَّاطِقِ الَّذِي بِهِ هُوَ هُوَ الْإِتِّحَادُ الضَّاحِكُ بِالْقُوَّةِ ثُمَّ بِالضَّاحِكِ
 بِالْفِعْلِ - وَغَايَةُ مَا يَقْسِدُ اسْتِدْلَالُ الْكُفْرَانِ الْوُجُودَ الَّذِي بِهِ يُوْجَدُ الْوَاجِبُ لَا يُمْكِنُ
 أَنْ يَكُونَ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَا يَلْزَمُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَةُ الْوَاجِبِ الْوُجُودَ الْبَحْتِ - قَالَ
 بَعْضُ الْفُضَلَاءِ فِي حَوَاشِي الْمَوَاقِفِ حِكَايَةً عَنْ بَعْضِ الْحَقِيقِينَ أَنَّ مَطْلَقَ الْوُجُودِ يَدْعُو
 التَّصَوُّرَ كَمَا عَارَفُوهُ وَآوَرَدَ وَالتَّوَجُّيْهِ وَجُوهًا فَلَا يَخْفَى مَفْهُومُهُ عَلَى عَاقِلٍ - وَ
 كُلُّ مَنْ يُلَاحِظُ هَذَا الْمَفْهُومَ يَعْلَمُ بِدَاهَةِ أَنَّهُ لَا يَصْدُقُ عَلَى شَيْءٍ قَائِمٍ بِنَفْسِهِ بِأَنْ
 يُجْمَلَ عَلَيْهِ مُوَاطَاةً أَوْ هُوَ التَّحَقُّقُ وَالْكُفْرَانُ - وَهَذَا يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ قَائِمًا بِشَيْءٍ وَلَا
 يَعْقِلُ قِيَامَهُ بِنَفْسِهِ، فَكَيْفَ يُقَالُ إِنَّ ذَاتَ الصَّانِعِ فَرُدُّمُنْ هَذَا الْمَفْهُومَ - وَأَمَّا إِدْعَاءُ
 كَوْنِ الْأَدَلَّةِ عَيْنِيَّةِ الْوُجُودِ بِالْمَعْنَى الَّذِي تَقْدَمُ مَذْكُورَةٌ قَطْعِيَّةً فَمَحَلُّ نَظَرٍ، لِأَنَّ
 عَدَمَ احْتِيَاجِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى إِلَى أَمْرٍ زَائِدٍ لَا يَقْتَضِي عَيْنِيَّتَهُ وَلَا كَوْنَهُ فَرُدُّمُنْ مَطْلَقَهُ
 لِمَا مَرَّ - مَعَ أَنَّهَا غَيْرُ قَائِمَةٍ فِي نَفْسِهَا، إِذَا الْعَمْدَةُ فِيهِ أَنَّهُ لَوْ قَامَ الْإِحْتِيَاجُ فَكَانَ مُمْكِنًا
 مَعْلُوكًا لَالْوَاجِبِ فَيَقْدَمُ عَلَى الْوُجُودِ بِالْوُجُودِ فَيَلْزَمُ الْإِتِّصَافُ بِهِ قَبْلَهُ وَالْوُجُودِيَّةُ
 مُرَادٌ أَمَّا بِالذَّوْرِ أَوْ بِالتَّسْلِيلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ - قُلْنَا بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِسْتِدْلَالِ الزَّيَادَةِ قَائِمًا
 إِذْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى الْوُجُودِ مَا لَهُ نِسْبَةٌ إِلَى الْوُجُودِ كَالْحَدَادِ عَلَى مَا قَالِ أَهْلُ
 حِكْمَةِ الْأَشْرَاقِ، فَسَمِعَ الْكَبْرَى إِذْ عَلَتْ الْإِحْتِيَاجُ الْحُدُوثُ كَمَا قَالُوا وَيُدْعَى بِالْحَوَالَةِ
 إِلَى الْبِدَاهَةِ وَقَالُوا الْخُصُوصُ بِصِفَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى عَلَى مَا حَقَّقَ لَا يُقَالُ كَيْفَ يَجُوزُ
 التَّخْصِصُ بِالْعَقْلِيَّاتِ لِمَا تَبَيَّنَ مِنْ أَنَّ نَقِيضَ الْمُسَاوِيَّاتِ مُتَسَاوِيَانِ إِلَّا فِي الصُّورِ
 الشَّامِلَةِ وَكُلِّ جَسَمٍ مُتَمَكِّنٍ إِلَّا لِحَيْطٍ وَهُوَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُخْصَى عَلَى مَا قَدَّرَ وَأَمَّا
 قَوْلُهُ فَكَانَ مُمَكِّنًا، قُلْنَا إِنَّ أَرَادَ امْكَانَ الْجَهْلُ كَالْوُجُودِ هَهُنَا فَلَا تَسْلِمُ، لِتَصَرُّحِهِمْ

بِاسْتِحَالَةِ الْإِعْتِبَارِيَّاتِ وَإِنْ أُرِيدَ امْكَانُ ثُبُوتِهِ لِلْمَوْصُوفِ، مَعْنَاهُ لِمَا لَا يَجُوزُ أَنْ
 يَكُونَ الْوُجُودُ الْإِحْتِيَاجُ فِي نَفْسِهِ إِلَى الْوَاجِبِ الثُّبُوتِ لَهُ - وَلِذَا الْمَرْجُوحُ الْوَاجِبُ فِي
 الْوُجُودِ وَمَا يَتَّبِعُهُ إِلَى عِلَّةٍ - كَذَا أَفَادَهُ بَعْضُ الْأَفَاضِلِ - وَتَلْخِيصُهُ أَنْ يَجُوزَ أَنْ يَكُونَ
 الشَّيْءُ وَاجِبًا لِدَايَتِهِ وَيَكُونَ وَاجِبَ الثُّبُوتِ لِغَيْرِهِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى عِلَّةٍ مُرَجَّحَةٍ لِأَحَدٍ
 الْجَانِبَيْنِ الْمُسَاوِيَّاتِ، فَعَلَيْكُمْ أَقَامَةُ الْبُرْهَانِ عَلَى اسْتِحَالَتِهِ حَتَّى تَشْتَغَلَ بِجَوَابِهِ -
 كَيْفَ وَوُجُودُ الْإِنِّ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي ذَاتِهِ وَثُبُوتُ التَّأَثُّرِ لَهُ يَحْتَاجُ إِلَى مُؤَثِّرٍ، وَجَمِيعُ
 مُقْتَضِيَّاتِ الذَّاتِ كَذَلِكَ كَالزَّوْجِيَّةِ لِلْأَرْبَعَةِ - وَإِنْ سَلَّمْنَا هَذَا فَلَا تَسْلِمُ تَقْدِيمُ الْعِلَّةِ
 بِالْوُجُودِ عَلَى الْمَعْلُولِ مُسْنَدًا بِالْعِلَّةِ الْعَائِيَّةِ وَأَجْزَاءِ الْمَاهِيَّةِ - وَدَعْوَى الْبِدَاهَةِ
 فِي مَحَلِّ النِّزَاعِ غَيْرُ مُسْمُوعٍ وَإِنْ سَلَّمْنَا ذَلِكَ فِي الْمُقَيَّدِ لَوُجُودِ ذَاتِهِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا
 أَفَادَ غَيْرَهُ وَهُوَ بَيْنَ بَلٍّ لَا يَطْلُبُ ذَلِكَ وَوُجُودُهُ فِي نَفْسِهِ فَضْلًا عَنِ التَّقْدِيمِ - وَكُلُّ
 ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْإِفَادَةِ عَلَى الْغَيْرِ فَلَا يَطْلُبُ الْإِسْتِدْلَالَ عَنْ الْأَثَرِ عَلَى مُؤَثِّرٍ - وَنَقُولُ
 بِطَرِيقِ النَّقْضِ لَوْ صَحَّ دَلِيلُكُمْ لَزِمَ وَجُودُ الْوُجُودِ وَهُوَ مُحَالٌ، وَمَا يَسْتَلِزِمُ مُحَالٌ
 كَانَ مُحَالًا - أَمَّا الْكَبْرَى فَظَاهِرٌ وَأَمَّا الصَّغْرَى فَلِمَّا تَقَرَّرَ مِنْ كَوْنِهِ مِنَ الْعُقُولَاتِ
 الثَّانِيَةِ - وَنَدْفَعُ بِأَنَّهُ فِي مَطْلَقِ الْوُجُودِ لَا بِالْوُجُودِ الْخَاصِّ - وَاعْتَرِضَ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِذَا
 كَانَ فَرْدًا خَاصًّا مِنْهُ مَوْجُودُ الصَّدَقِ أَنْ يُقَالَ يُحَاذِيهِ أَمْرٌ فِي الْخَارِجِ وَالشَّرْطُ الْمَذْكُورُ
 غَيْرُ مُسَلِّمٍ، عَلَى أَنَّهُ لَا مَعْنَى لِكُونِ الْمَطْلَقِ مَعْقُولًا ثَانِيًا إِذَا الْكُلِّيُّ الطَّبْعِيُّ الْمُنْطَقِيُّ
 لَوُجُودِهِ فَلَا وَجْهَ لِتَخْصِصِ الْوُجُودِ فَلَيْتَ أَمَلٌ - وَابْنُ نَقُولُ بِطَرِيقِ النَّقْضِ لَوْ كَانَ
 صَحَّ لَكَانَ الْوَاجِبُ وَجُودًا لَمْ يَجُودْ إِذَا مِنْ الْبَيِّنِ اسْتِحَالَةُ اتِّصَافِ الشَّيْءِ بِنَفْسِهِ
 حَقِيقَةً لِمَا فِيهِ مِنْ تَخْصِيلِ الْحَاصِلِ - وَيُمْكِنُ دَفْعُهُ بِأَنْ مَعْنَى الْوُجُودِ لِمَوْجُودٍ مَا
 يُقَالُ بِالْفَارِسِيَّةِ هَسْتَ أَعْمَرُ مِنْ أَنْ يَكُونَ الْوُجُودُ عَيْنَهُ أَوْ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَيْسَ
 مَعْنَى الْوُجُودِ مَا تَصِفَ بِهِ، وَهَذَا الْإِطْلَاقُ إِنَّمَا حَقِيقَةٌ أَوْجَاهُ مُسْتَعْمَلٌ - وَحَقَّقَ
 أَبُو نَصْرٍ وَأَبُو عَلِيٍّ بِأَنَّهُ بِطَرِيقِ الْحَازِ - وَلَا يَقْدَرُ بِطَرِيقِ الْمَعَارِضَةِ مَا أوردَهُ الْمُتَكَلِّمُونَ
 فِي زِيَادَةِ الْوُجُودِ فَلَيْتَ دَكْرُ مَعْمَا أوردَ عَلَيْهِ يَكْتَفِي بِهِ عَنْهُ - وَسَيَأْتِي مَا يَتَعَلَّقُ بِهَذَا

مُرْتَبَةِ الذَّاتِ - عَلَى أَنَّ عَدَمَ اسْتِلْزَامِ الْغَيْرِ الْإِجْتِبَارِي قِسْمٌ وَالتَّعَيُّنُ لَا يَسْتَلْزِمُ الْغَيْرِيَّةَ مُطْلَقًا عِنْدَ أَهْلِ الْعُقُولِ أَيْضًا - فَظَهَرَ مِمَّا ذُكِرَ فِي تَحْقِيقِ مُرْتَبَةِ ذَاتِ الشَّيْءِ ثُمَّ اعْتِبَارُهُ بِالْعَوَارِضِ الْمُحْمُولَةِ ، وَقَدْ مَرَمْنَاهُ شَيْءٌ - لَا تَرَى أَنَّ السَّاهِيَةَ لَا يَشْرُطُ شَيْءٌ مُطْلَقًا وَقَدْ تَعَيَّنَ بِشَرْطِ شَيْءٍ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَزِدْ شَيْءٌ إِلَّا فِي الْإِجْتِبَارِ وَالْأَهْمِيَّةِ مَتَّحِدَانِ ذَاتًا وَوُجُودًا - قَوْلُهُ إِلَّا أَنَّ يَكُونُ الْمُرَادُ بِالتَّعَيُّنِ أَنَّهُ صَارَ وَجُودًا أَوْ مَوْجُودًا أَوْ الْوُجُودُ زَائِدٌ وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ الذَّاتُ غَيْرَ وَجُودٍ ، فَيَرُدُّ عَلَيْهِ الْبَرَاهِينُ الدَّالَّةُ عَلَى عَيْنِيَّةِ الْوُجُودِ خَاصًّا كَانَ أَوْ عَامًّا - وَلَا يَخْفَى أَنَّ هَذَا الشَّيْءَ مِنَ التَّرْدِيدِ بَيْنَ الْبُطْلَانِ ، تَعَالَى اللَّهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ فِي ذَاتِهِ وَفِي صِفَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى إِبْرَادِ الْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ عَلَى مَا زَعَمَ الْفَلَسَافَةُ خُذْ لَهُمُ اللَّهُ - وَأَيْضًا قَدْ سَبَقَ فِي تَحْقِيقِ مَذْهَبِهِمْ أَنَّ الْوُجُودَ الْخَاصَّ عَيْنُ الْوَاجِبِ الْعَامِّ حَتَّى قَالَ ابْنُ سِينَا وَغَيْرُهُ أَنَّهُ يَشْرُطُ لَشَيْءٍ - قَوْلُهُ وَيَرُدُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا التَّعَيُّنُ زَائِدًا وَقَدْ سَبَقَ أَنَّهُ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا - قُلْنَا الْكَلَامُ فِي الْوُجُودِ الْخَاصِّ وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ شَيْءٌ - وَمَا سَبَقَ فَهُوَ مَعَ كَوْنِهِ غَيْرَ تَامٍ فِيمَا كَانَ عَامًّا أَوْ مُطْلَقًا - قَوْلُهُ ثُمَّ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ مَوْجُودًا فِي الْعِلْمِ أَوْ فِي الْخَارِجِ أَوْ مَعْدُومًا - فَإِنَّ نَفْسَ الْأَمْرِ لَا يَخْلُوعُ عَنِ الْعِلْمِ وَالْخَارِجِ - قُلْنَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لِتَقْدِيرِ عَامٍّ مِنَ الْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُعْتَزِلَةُ - وَمَا ذُكِرَ مِنَ الْأَدِلَّةِ فِي التَّرْدِيدِ عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْتَقِمَّ شَيْءٌ مِنْهَا عَلَى مَا لَا يَخْفَى - وَقَدْ صَرَّحَ الْمُخَوَّلُونَ الدَّالُّونَ فِي أَعْيَانِ الْمُمَكِّنَاتِ بِمِثْلِهِ وَاسْتَشْهَدَ يَقُولُ الْمُعْتَزِلَةُ - لَا تَرَى أَنَّهُمْ صَرَّحُوا بِأَنَّ الْأُمُورَ الْخَارِجِيَّةَ إِنْ كَانَ ظَرْفُ الْوُجُودِ هَا فَيُفَى مِنَ الْوُجُودَاتِ الْخَارِجِيَّةِ ، وَإِنْ كَانَ ظَرْفًا لِنَفْسِهَا ، فَهِيَ أُمُورٌ خَارِجِيَّةٌ - وَقَالَ فِي مَطَالِعِ خُصُوصِ الْكَلِمَةِ أَعْلَمُ أَنَّ الْوُجُودَ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ الْوُجُودِ الدِّهْنِيِّ وَالْخَارِجِيِّ إِذْ كُلُّ مِنْهُمَا نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِهِ ، فَهُوَ مِنْ حَيْثُ هُوَ هَوَايَ لَا يَشْرُطُ شَيْءٌ لَا كَيْفِيٌّ وَلَا اجْزَائِيٌّ وَلَا عَامٌّ وَلَا خَاصٌّ وَلَا يَسْجُودُ إِذْ هُوَ مَوْجُودٌ فِي الْخَارِجِ لَا فِي مَوْضِعٍ - قَوْلُهُ وَعَلَى الْأَوَّلِ يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ صِفَةً وَلَيْسَ كَذَا لِكَ فَاتَهُ يَقْتَضِي وَجُودَ الْآخَرِ - قُلْنَا مُنْعَى ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِيمَا يَسُوعَى الْوُجُودَ عَلَى مَا

حَقَّقُوا وَلَا لَمْ يَوْجَدْ مُمَكِّنٌ أَصْلًا لِتَسْلُسِلِ الْوُجُودَاتِ - قَوْلُهُ عَلَى الشَّائِي يَلْزَمُ التَّكْثُرُ فِي مُرْتَبَةِ الْوُجُودِ وَيَمْنَعُهُ الْبَرُّ هَا نَ الْعُقُولِي - قُلْنَا إِنَّمَا يَثْبُتُ ذَلِكَ لَوْ قُلْنَا بِقِيَامِهِ بِذَاتِهِ بِقَدَمِهِ - قَوْلُهُ فَإِنَّ الْمُرَادَ بِالْوُجُودِ هُوَ الْمَبْدَأُ - قُلْنَا الْمَبْدَأُ ذَاتُ الْوَاجِبِ تَعَالَى فَقَطُّ وَالْوُجُودُ إِنَّمَا هُوَ اعْتِبَارٌ مِنْ إَعْتِبَارَاتٍ فِي حَضَرَتِهِ فَكَيْفَ يَكُونُ مَبْدَأً عَلَى طَرِيقَتِنَا - قَوْلُهُ وَلَوْ كَانَ الْمَبْدَأُ ذَاتًا مَعَ الْوُجُودِ لَكَانَ الْمَبْدَأُ اثْنَيْنِ ، وَكُلُّ اثْنَيْنِ مُمَكِّنٌ وَهَذَا مِنَ الْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ - قُلْنَا إِنْ كَانَ الْمُرَادُ مِنَ الْمَبْدَأِ الْعِلَّةُ الْفَاعِلِيَّةُ فَلَا سِلْمَ أَنَّ الْوُجُودَ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ يَكُونُ جُزْءًا مِنَ الْفَاعِلِ ، وَإِنْ كَانَ الْعِلَّةُ الشَّامَّةُ فَلَا سِلْمَ سِتْحَالَةِ امْكَانِهَا مِنْ حَيْثُ تَضَمَّنُهَا أُمُورًا مُمَكِّنَةً - وَإِنَّمَا الْحَالُ الْعُقُولِي كَوْنُ الصَّانِعِ تَعَالَى مُمَكِّنًا - لَا تَرَى أَنَّ امْكَانَ التَّقْدِيرِ يَشْرُطُ فِي تَأْثِيرِ الْقُدْرَةِ الشَّامَّةِ فَيَكُونُ جُزْءًا مِنَ الْعِلَّةِ الشَّامَّةِ وَكَذَا سَائِرُ الشَّرُوطِ وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ مَحَالٌ - وَقَدْ قَالَ الْحَكَمَاءُ فِي إِنْشَاءِ امْكَانِ الْإِسْتِعْدَادِ لِلْحَادِثِ أَنَّ الْعِلَّةَ الشَّامَّةَ لِلْحَادِثِ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَاتًا قَدِيمًا وَاحِدًا بَلْ لَا بُدَّ مِنْ شَرْطٍ وَهُوَ يَتَوَقَّفُ عَلَى شَرْطٍ آخَرَ يَتَّبَعُ تَوَقُّفَ الْحَادِثِ عَلَى أُمُورٍ غَيْرِ مُتَنَاهِيَةٍ بِعِلَّتِهِ ، فَلَا بُدَّ مِنَ التَّعَاقُبِ فَيَكُونُ كُلُّ سَابِقٍ مُعَدًّا لِلَّاحِقِ مِنْ غَيْرِ اجْتِمَاعٍ إِلَى آخِرِهِ - عَلَى أَنَّ الْحَكَمَاءَ هُمُ الْقَائِلُونَ بِأَنَّ الْمَبْدَأَ هُوَ الْوُجُودُ بِشَرْطِ التَّجَرُّدِ فَيَلْزَمُ هَذَا الْحَدُّ وَرَفْعًا هُوَ خَلْصُهُمْ فَخَلَصْنَا - قَوْلُهُ سَلِمَهُ رَبُّهُ ، وَمَتَّيَّا سَابِقُ هَذَا الْمَقَامِ أَنَّ التَّعَيُّنَ الْأَوَّلَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعَيُّنِ ذَاتِي لَا بُدَّ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُودٍ فِي كَوْنِهِ مَوْجُودًا - فَالشَّيْءُ مَا لَمْ يَتَعَيَّنْ لَمْ يَتَمَيَّزْ وَلَا أَقَلُّ مِنَ الْعَدَمِ ، وَمَا لَمْ يَتَمَيَّزْ لَمْ يَوْجَدْ وَمَعْنَى اللَّاتَعَيُّنِ عَدَمُ مَزَاحِمَةِ هَذَا التَّعَيُّنِ لِتَعَيُّنَاتٍ أُخْرَى بَلْ عَدَمُ اخْتِصَارِهِ فِيهِ وَعَدَمُ تَقْيِيدِهِ - فَالتَّعَيُّنُ الْأَوَّلُ لِلْحَقِيقَةِ الْإِلَهِيَّةِ هُوَ الْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ لِجَمِيعِ الصِّفَاتِ إِمَّا لَا فِعْلِيَّةً كَانَتْ أَوْ نَفْعَالِيَّةً - إِلَى قَوْلِهِ وَتَعَيُّنُهُ الْأَوَّلُ الدَّائِي لَيْسَ بِعَدَمِ تَسْمِيَّتِهِ بِالْوُجُودِ لِكَيْتَهُ غَيْرَ زَائِدٍ - أَقُولُ وَبِاللَّهِ الْعِصْمَةِ وَالتَّوْفِيقِ وَبِيَدِهِ أَرْمَةِ التَّحْقِيقِ أَنَّ مَحْصُولَ مَا ذُكِرَ تَمَاجِيدُ مُرْتَبَةِ اللَّاتَعَيُّنِ وَهُوَ الذَّاتُ لَبِثَتْ مَعَ

مَرْتَبَةُ التَّعَيَّنِ الْأُولَى وَالْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ - فَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْوَاجِبِ وَجُودًا
 فَلَا يَبْعُدُ بَأَن يُعْبَرُ التَّعَيَّنِ الْأَوَّلُ بِالْوُجُودِ - وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ مُخَالَفٌ لِلْحَقِّ الصَّرِيحِ مِنْ
 تَقَايُمِ مَرْتَبَتَيْ الْأُطْلَاقِ الصَّرْفِ الْمُعَرِّى عَنْ قَيْدِ الْأُطْلَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْتَبَةِ الْقَابِلَةِ
 الْأُولَى الْمُرَعَى فِيهَا قَيْدُ الْأُطْلَاقِ عَنْ تَفْصِيلِ الْكَمَالَاتِ وَبِاعْتِبَارِ الشُّيُونِ فِيهَا عَلَى
 سَبِيلِ الْإِحْصَالِ - الْأَتْرَى أَنَّ ذَاتَ زَيْدٍ مَثَلًا مُتَّصِفٌ بِصِفَاتٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ
 وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِنْ الْبَيِّنِ أَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِهِ مُطْلَقَةٌ عَنْ إِعْتِبَارِهَا بِإِجْمَالِهَا وَتَفْصِيلِهَا
 فَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَتْ بِقَابِلَةٍ وَلَا لَاقَابِلَةٍ - ثُمَّ إِذَا اعْتَبِرَ فِيهَا أَنَّهَا ذَاتٌ صَفَا
 وَكَمَالَاتٍ مُجْمَلَاتٍ تَبَيَّنَتْ هَذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْإِحْصَالِيَّةُ الْمُرَعَى فِيهَا الْإِحْصَالُ
 بِمَا مَرْتَبَةٍ عَنْ مَرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ - وَإِنَّمَا هَذِهِ مَرْتَبَةُ الذَّاتِ الْمَوْجُودَةِ فِي الْخَارِجِ
 الْمُتَعَيَّنَةِ فِي نَفْسِهَا - ثُمَّ إِذَا اعْتَبِرَ فِيهَا صِفَاتِهَا مُفَصَّلَةً حَدَثَتْ مَرْتَبَتُهُ الْأُخْرَى
 لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ ضَرُورَةٌ - فَلَمَّا كَانَ هَذَا أَشْأَنَ الْمُمْكِنِ الْمُخْتَارِ فِي وَجُودِهِ إِلَى
 مَا هِيَ وَهُوَ يَتِمُّ فَمَا بَالُ الْمُطْلَقِ الْحَقِيقِيِّ وَبَلَدِ الْمَثَلِ الْأَعْلَى - وَيُوضَحُ هَذَا التَّأْوِيلُ
 فِي لَفْظِ التَّعَيَّنِ فَكَيْفَ الْخُلُوصُ فِي التَّنَزُّلِ الْمُتَقَضِّي لِإِخْتِلَافِ الْمَرَاتِبِ وَكَيْفَ
 يَصِحُّ تَسْمِيَتُهَا بِالتَّعَيَّنِ الْعِلْمِيِّ - وَمَا ذَكَرَ فِي تَوْجِيهِهِ لَا يَخْفَى بَعْدَهُ مَعَ أَنَّ يُمْنَعُ
 الصِّفَاتُ فِي تِلْكَ الْحَضَرَةِ مُتَّحِدَةً كَالْعِلْمِ وَخُصُوصًا أَثَارَهُ إِذَا مَا يَطْهَرُ فِي مَرْتَبَةِ
 الْأُخْرَى - وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهُ بِالْبَرَزْخِيَّةِ الْكُبْرَى ضَرُورَةُ اقْتِضَاءِ الْبَرَزْخِ
 الطَّرْفَيْنِ بِالْأُطْلَاقِ وَالتَّقْيِيدِ وَكَيْفَ يُقَالُ إِنَّهُ الْحَقِيقَةُ الْحَمْدِيَّةُ وَكَيْفَ
 النَّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيَّنِ وَهِيَ شَأْنٌ مِنَ الشُّيُونِ الْإِلَهِيَّةِ وَكَيْفَ يَكُونُ
 عَقْلًا وَصَادِرًا أَوَّلَ مَعَ أَنَّهُ مُصَدَّرٌ بَلْ وَرَاءَ نِسْبَةِ الْمَصْدَرِيَّةِ عَلَى مَا لَا يَخْفَى مَعَ
 أَنَّهُ مُخَالَفٌ لِتَصَرُّحَاتِ الْقَوْمِ وَتَلَوِيحَاتِهِمْ فِي بَيَانِ الْمَرَاتِبِ - قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّينِ
 الْقُنُوتِيُّ فِي النُّصُوصِ إِعْلَامُ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ أُطْلِقَ وَإِحَاطَتِهِ لَا يَسْمَى بِاسْمٍ
 وَلَا رِسْمٍ وَلَا يُضَافُ إِلَيْهِ حُكْمٌ وَلَا يَتَعَيَّنُ بِوَصْفٍ وَلَا رِسْمٍ لَيْسَ نِسْبَةُ الْاِقْتِضَاءِ
 إِلَيْهِ أَوَّلَى مِنْ نِسْبَةِ الْاِقْتِضَاءِ فَإِنَّ الْاِقْتِضَاءَ الْمُتَعَقِّلَ إِذَا ذَاكَ أَوَّلُ الْمُنْفَقِ حُكْمٌ

مُتَعَيَّنٌ أَوْ صِفَةٌ مُقَيَّدَةٌ - ثُمَّ لِيُعْلَمَ أَنَّ الْاِقْتِضَاءَ إِنْ كَانَ ذَاتِيًا فَلَهُ ثَلَاثُ مَرَاتِبٍ -
 حُكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الْأُولَى هُوَ أَنَّهُ لَا يَتَوَقَّفُ عَلَى شَرْطٍ وَلَا مُوَجِبٍ يَكُونُ
 سَبَبًا لِنَفْسِهِ - وَحُكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَّةُ هُوَ أَنَّهُ يَتَوَقَّفُ تَعَيُّنُهُ عَلَى شَرْطٍ
 وَاحِدٍ - وَحُكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الثَّالِثَةُ هُوَ أَنَّ ظُهُورَ أَحْكَامِهِ يَتَوَقَّفُ عَلَى
 شَرْطٍ وَاسَبَابٍ وَوَسَائِطٍ - وَقَالَ قُدِّسَ سِرُّهُ فِي نَصِّ اخِرَاعِلْمِ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ
 أُطْلِقَ الدَّائِقُ لَا يَصْلَحُ أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ بِحُكْمٍ وَأَنَّهُ لَا يَعْرِفُ بِوَصْفٍ أَوْ يُضَافُ
 إِلَيْهِ إِضَافَةٌ مِنْ وَحْدَةٍ أَوْ جُوبٍ أَوْ مُبْدِئِيَّةٍ أَوْ اقْتِضَاءٍ إِجْمَالِيٍّ أَوْ تَعَلُّقٍ عِلْمٍ مِنْهُ بِنَفْسِهِ
 أَوْ غَيْرِهِ - لِأَنَّ كُلَّ ذَلِكَ يَقْتَضِي التَّعَيَّنَ وَالتَّقْيِيدَ وَلَا يَبِى أَنْ فِي تَعَقُّلِ كُلِّ تَعَيَّنٍ
 يَقْتَضِي شَقَّ اللَّاتَعَيَّنِ عَلَيْهِ وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْأُطْلَاقِ - بَلْ تَصَوُّرُ أُطْلَاقِ الْحَقِّ يُشْتَرِطُ
 فِيهِ أَنْ يَتَعَقَّلَ بِمَعْنَى أَنَّهُ وَصَفٌ سَلْبِيٌّ لَا يَمَعْنَى أَنَّهُ أُطْلَاقٌ صِدْقٌ أَوْ التَّقْيِيدُ بَلْ هُوَ
 أُطْلَاقٌ عَنْ الْوَحْدَةِ وَالْكَثْرَةِ الْمَعْلُومَتَيْنِ - إِذَا وَضَحَ هَذَا فَاعْلَمْ أَنَّ نِسْبَةَ الْوَحْدَةِ
 إِلَى الْحَقِّ وَالْمُبْدِئِيَّةِ وَالتَّأَثُّرِ وَالْفِعْلِ وَخَوَافِذِ الْإِثْمَا يَصِحُّ وَيُضَافُ إِلَى الْحَقِّ بِإِعْتِبَارِ
 التَّعَيَّنِ - وَأَوَّلَى التَّعَيِّنَاتِ النَّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ الدَّائِمَةُ وَيَتَعَقَّلُ وَحْدَةً الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ
 أَنَّ عِلْمَهُ بِنَفْسِهِ فِي نَفْسِهِ الْخ - وَقَالَ قُدِّسَ سِرُّهُ فِي نَصِّ اخِرَاعِلْمِ أَنَّ الْحَقَّ لَمَّا
 لَمْ يُمْكِنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ أُطْلِقَ صِفَةً وَلَا اسْمًا وَلَا أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ
 بِحُكْمٍ عِلْمِ أَنَّ الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءَ وَالْأَحْكَامَ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَلَا يُنْسَبُ إِلَيْهِ إِلَّا مِنْ
 حَيْثُ التَّعَيِّنَاتِ - وَلَمَّا اسْتَبَانَ كُلُّ كَثْرَةٍ وَجُودِيَّةٍ أَوْ مُتَعَلِّقَةٍ يَحِبُّ أَنْ يَكُونَ
 مُسَبُّوقَةً بِوَحْدَةٍ وَلِزِمَ أَنْ يَكُونَ التَّعَيِّنَاتُ الَّتِي مِنْ جِهَتِهَا تُضَافُ الْأَسْمَاءُ وَ
 الصِّفَاتُ وَالْأَحْكَامُ إِلَى الْحَقِّ مُسَبُّوقَةً بِتَعَيَّنٍ هُوَ مُبْدِئٌ جَمِيعِ التَّعَيِّنَاتِ وَوَحْدٌ هَا
 بِمَعْنَى أَنَّهُ لَيْسَ وَرَاءَ هَذَا الْأُطْلَاقِ الصَّرْفِ وَأَنَّهُ أَمْرٌ سَلْبِيٌّ مُسْتَلْزِمٌ سَلْبًا (أَوْ صَدْرًا)
 وَالتَّعَيِّنَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ عَنْ كُنْهِ ذَاتِهِ سُبْحَانَهُ - قَالَ الْحَقِيقُ الدَّائِقُ وَجُودُ طَلِقِ
 رَامَرَاتِبِ اثْبَاتِ مَعْنَى كُنْهِهِ - مَرْتَبَةُ أَوَّلَى غَيْبِ هَوِيَّتِهِ كَمَا فِي مَرْتَبَةِ بَرَزْخِ وَجْهِهِ مَرَاتِبُ الْيَمِينِ مَرْدُودُ
 بِرُوحِ وَصَفٍ مُوصُوفٍ نَهْ - بَلْ كَمَا مِنْ تَنْزِلَاتِ أَوْسَتْ مِنْ حَيْثُ الْأُطْلَاقُ وَالتَّأَثُّرُ وَالْفِعْلُ

وَالْوَحْدَةُ - وَمرتبة ثانی مرتبة الوهیت است، وَهِيَ حَقِيقَةُ اسرارِ الله سبحانه وَّله
 بهذا الاعتبارِ الْجُوبِ الدَّائِي - قَالَ الْعَارِفُ الْجَامِعُ قَدْ سَنَّ الله سِرَّهُ اَوَّلَ كَهَنُورِ حَكَمِ
 ظهور و بطون و واحدیت در احدیت مندرج بود و هر دو در سطوت وحدت مندرج، نام عینیت
 و غیریت و ظهور و بطون و وحدت و کثرت منتفی، شاهد خلوتخانه غیب خواست که خود را بر خود
 جلوه دهد - اول جلوه که کرد بصفت وحدت بود پس تعین اول که از غیب بهویت ظاهر شد
 وحدت بود که اصل قابلیت است، و اورا ظهور و بطون مساوی بودند باعتبار آنکه قابل
 ظهور و بطون بود واحدیت و واحدیت از وی منتشی شدند - وَالتَّعَيْنُ الثَّانِي لَغَيْبٍ لِهَوِيَّةٍ
 وَالتَّعَيْنُ هِيَ هَذِهِ الْوَحْدَةُ الَّتِي اِنْشَأَتْ مِنْهَا الْوَحْدِيَّةُ وَالْاَحْدِيَّةُ فَطَلَبَ
 بَرَزْخًا جَامِعًا بَيْنَهُمَا وَهِيَ عَيْنٌ قَائِلِيَّةٌ الدَّاتِ لِبَطُونِهَا وَظُهُورِهَا اَجْمَالًا ثُمَّ تَفْصِيلاً
 پس تعین اول عبارت از تعین ذات بود باعتبار قابلیت مذکوره و این تعین را مرتبة الجمع
 نامند وَالْوُجُودُ الْحَقُّ - وَهَذِهِ الْمَقْدَمَةُ اِنْ كَانَتْ مَتَاحِرَةً اَصْحَابُ هَذَا الْفَنِّ
 لَكِنْ ذَكَرْنَا بَدْءَهُ مِنْهُ اِحتِیاطاً - وَمَعَ قَطْعِ الظَّنِّ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَالْكُشْفُ الصَّحِيحُ
 حَاجِبًا عَنْ ذَلِكَ مُنَادٍ عَلَى حَقِيقَةِ مَا ذَكَرْنَا - وَشَيْخُنَا وَاِمَامُنَا قَدْ حَقَّقَ ذَلِكَ فِي
 مَوَاضِعٍ مِنْ رَسَائِلِهِ بِمَا لَا مَزِيدَ عَلَيْهِ - قَوْلُهُ سَلِّهِ رَبِّهِ مَا مَعْنَى اللَّطَائِفِ
 السَّبْعِ الْحَقِّ - قُلْنَا كُلُّ ذَلِكَ جَوَاهِرُ لَطِيفَةٍ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْبَدَنِ الْاِنْسَانِيِّ بَعْضُهَا تَعَلَّقَ
 بِالتَّدْبِيرِ وَالْاُخْرَى لَيْسَتْ كَذَلِكَ، وَفِي الْكُلِّ اسْرَارٌ مُودَعَةٌ وَدَقَائِقُ غَامُضَةٌ وَسِرٌّ
 وَسُلُوكٌ يَخْتَصُّ بِكُلِّ مَنْ ذَلِكَ، وَكَذَلِكَ الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ وَالتَّجَلِّيُ الْخَاصُّ مُتَعَلِّقٌ بِكُلِّ
 وَاحِدٍ - وَمَكَاتِبُ اِمَامِي وَشَيْخِي قَدْ سَنَّ سِرَّهُ مَشْحُونَةً بِذَلِكَ وَلا حَاجَةَ اِلَى التَّكْرَارِ
 وَاَمَّا حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ عَلَى الْوَجْهِ الْمَذْكُورِ فَاتِّمَامُ الْوَحْدَانِيَّةِ لِلْعَارِفِ شُهُوداً اَوْ جُوداً
 وَلَكِنْ يَسُوجِبُ اَنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي فِي عَامِلٍ مُعَامَلَاتٍ مُنَاسِبٍ شُهُودَةً، وَمِنْ
 ذَلِكَ مَا حَرَّرْتُمْ - وَفِي لُزُومِ هَذِهِ الْحَالَةِ لِصَاحِبِ هَذَا التَّوْحِيدِ خَدَشَةٌ، بَلْ
 الْحَقُّ لُزُومٌ كَمَا يَقْضِي بِهِ عِبَارَةُ السَّلَفِ، وَاِلَيْهِ يُشِيرُ كَلَامُ شَيْخِ شَيْخِ الْعَالَمِ
 فِي الْعَوَارِفِ وَهُوَ الْمَرْمُوزُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ - قَوْلُهُ اِنْ لَحْنُ الْاَكْبَرِ

مِثْلُكُمْ مُؤَكَّدٌ كَمَا تَرَى - وَالْعَلَامَةُ عَلَى صَحَّةِ التَّوْحِيدِ الْحَقِيقِيِّ هُوَ حُصُولُ حَقِيقَةِ
 الْاِتِّبَاعِ بِحَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَحُصُولِ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ مِنَ التَّبَاعَةِ - وَعُنْوَانُ جَمِيعِ
 ذَلِكَ هُوَ التَّحَلِّيُ بِالسَّنَنِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاَعْمَالِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى مَصْدَرِهَا الصَّلَوةُ وَالتَّحِيَّةُ
 بِادَاءِ ظَلَائِفِ الْعِبَادِيَّةِ وَالْاِحْتِرَازِ عَمَّا يَخَالِفُ الشَّرِيعَةَ الْحَقَّةَ عَمَلًا وَاعْتِقَادًا اَوْ لَوْ
 وَثَقَالَ ذَرَّةٌ مِنْ خَرَدٍ، وَذَلِكَ مِمَّا عَلَّمَ بِالْبَصْرِ - وَلِذَا بَالِغُ مَشَاطِئِهَا التَّقَشُّبُ الْقَدِيسُ
 اسْرَارُهُمْ فِي تَحْصِيلِ هَذَا الْاَمْرِ الْجَلِيلِ وَاهْتِمَاؤُهُ، وَلَمْ يُعْتَبَرْ وَاِمَّا يَحْصُلُ مِنْ
 لَطَائِفِ الْاَحْوَالِ بِفَتْوَرِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، وَاعْتَمَادُهَا لِتَحَلِّيِ بِحَبِيبِ الشَّرَائِعِ مِنْ فَقْدَانِ
 الْمَوَاجِدِ عَلَى مَا حَكَمَى مِنْ اِمَامِنَا عُبَيْدِ اللهِ الْمَعْرُوفِ بِخَوَاجِهِ اَحْرَارِ رَحْمَةِ اللهِ عَلَيْهِ -
 وَاللهُ سُبْحَانَهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

دیگر فرموده اند و مسئله وحدت وجود چیز بنویس که بغایت دقیق است - مکرم من!
 چون این مقدمه ذوقی است کشف حقیقت آن به تحریر و تقریر راست نیاید خاصه که بیکی طریقی
 معلوم ایشان شده باشد، و ذوق آن کرم گشته و بوجوه و دلائل عقلی و نقلی متیقن ایشان شده که مقام
 خواجہ حضرت خاتمیت علی صاحبها الصلوٰۃ و التَّحِيَّةُ ہمیں وحدت وجود است بروی
 که شیخ ابن العربی و اتباع ایشان رَحِمَهُمُ اللهُ مقرر ساخته اند - و نیز مقرر ایشان گشته که هیچ مقامی
 و معرفتی بیرون از این نیست، و طریقه حضرت صدیق اکبر و علی مرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 و جمیع حضرات خواجگان ہمیں است، و آنکه جوگیه و برابریہ ہند و فلاسفہ یونان کہ بطالت نشان
 بدیہی است و ان شرکت دارند و بہ دقایق آن بزم خود رسیدہ - ظاہر نمیشود کہ وجہ استفسار
 چیست، و این چنین مقدمات گمانیہ و ظنیہ شنیدن چه لطافت دارد، و کُلُّ جُزْءٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
 فَرِحُونَ - اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
 عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ - و آنچه استفسار رفته بود کہ اہل حکمت رسمیه گویند کہ
 اجسام را ہیولی باید کہ حائل امکان او بود و در مجرات چون احتیاج بہ ہیولی نبود، معلوم شریف
 بودہ باشد کہ حکما گفته اند لابد لکلِّ حَادِثٍ مِنْ مَدَّةٍ وَ مَادَّةٍ - و مادہ عام تر است از ہیولی
 پس مادہ اعراض موضوع است و مادہ نفس بدن مادہ صورت ہیولی و بر تقدیر کہ مراد از مادہ ہیولی

باشد محذور لازم نیاید زیرا که موضوع بدن بے هیولی صورت نمیدارد مگر من بچون مدارقلا سغه بر انکار
 طور ثبوت است و اعتماد بر مقدماتی که از تسبیح عنکبوت ایهون است باین چنین اولی قناعت کرده
 اند و بقدیم عالم رفته و از خدای تعالی روسیاه شده بهیچ طفله شراخ صحیحہ قطعیہ را برین دلائل
 قاسده کاسده که دارند از دست ندهند درین مسئله متمسک ایشان آن است که امکان صفت ثبوتی
 است و محل خود را نخواهد است و آن محل باید که ماده معانی مذکوره باشد و این بوجود مردود است
 اول لانسلم که ممکن در حال عدم موصوف با مکان باشد و انقلابی که از آن گریخته اند بر تقدیر ثبوت
 ممکن است فی حال عدمه و بر تقدیر تسلیم مراد از صفت ثبوتی چیست اگر آن است که عدم
 داخل مفهوم او نیست یعنی عدم مطلق یا مضاف نباشد مسلم است لیکن ملازم منوع و اگر باین
 معنی است که موجود است پس ثبوتی بودن ممنوع است بلکه صاحب تجرید و غیره بر عدم ثبوتیت او
 اقامت برهان نموده بر تقدیر تسلیم لانسلم که متعلق محل و معانی مذکور باشد و اگر از امکان امکان
 استعدادی مراد داشته باشند که صفت ثبوت است پس محقق است که حادث فی حال عدمه
 باین موصوف نیست و لایکنم وجود صفتی بلا موصوف لان المحل لیس بموجود و
 مدار امکان استعدادی نفسی قادر مختار است و هو ضلال و آنچه آن حضرت مرقوم فرموده که ذوق
 سلیم حاکم است بآنکه هر ممکن را بهیولی باید تعیین که از ظاهر مصروف است که اثبات بهیولی ثبوت
 بقدم عالم میکند که کفر است بلکه مراد آن حضرت امری خواهد بود که محل این صفت اعتباریه باشد
 و لو کان ذلک الامر امرأ عذمتاً چنانکه از تحقیق ایشان لایح است زیرا که صور علمیه مستدرج
 در دایره وحدت که باعتبار مثال دایره است و الانقضیه پیش نیست بوی از وجود خارجی ندارد
 و موافق تحقیق آن مخدوم بعضی اکابر نیز تجویز کرده اند که حاصل امکان حادث صور علمیه است که
 فی نفس الامر گونه تقریر دارد مناسب آن تقریر که معتزله معدومات را اثبات نموده اند و درین
 باب تفصیل سخن نموده

تنبیه از تحقیق سابق لایح گشت که هیچ حادث را پیش از حدوث ماده موجود قبل وجود در کار
 نیست که حاصل امکان باشد که با وجود عدم ثبوت دلائل او بقدم عالم می کشد که کفر است
 و بر تقدیر اقتضای امکان ماده را وجودیاً و عدمیاً ممکن است که صور علمیه باشد که ما قال کثیر

من الصوفیة، أو حقائق معدومة على ما يستفاد من عبارة المتكلمين، أو أعلاما
 و مال همه نزدیک است که محل موجود را شرط نکرده اند علی ما حققه المحقق الدانی بما لا یزید
 علیه لایقال حقائق المعدومة أو الأعداء مجهولة مطلقة فكيف يتعلق به
 العلم إلا بهی ثمر الخلق لا نقول ذلك ممنوع الا ترى اننا نحكم على عدم العلم
 بأنه جهل ولا بد من تعلی العلم والتمیز فی الجملة ولا یلزم قلب الحقيقة لان
 المراد المعدوم في الخارج لا مطلقاً، والعدم ماصار وجوداً حتى یلزم القلب
 المذکور دیگر امید است که آن صاحبزاده بر حاد رعایت حقوق شریعت غرض بطاهر و باطن
 فرمایند و از اطلاق این قسم سخنان که یک حقیقت است که از جهت واجب است و از جهت دیگر
 حامل امکان تماشای نمایند قال بعض المحققين من الصوفیة، إعلمان اصطلاحات
 الصوفیة غیر اصطلاح الحكماء، إذ اصطلاحهم خلاف الدین لانهم ینکرون
 العبودیة ویذعنون الألوهیة ویقولون الحق مادة والخلق صورته وکل
 إنسان قدیم بالنظر إلى المادة وبالنظر إلى الصورة حادث، فالحادث والتقدیر
 شیء واحد والخلق والعین متحدان فاین العبودیة واین الألوهیة الحق و قال فی
 موضع آخر جمیع الصوفیة علی الله تعالی قدیم خالق کل شیء لا یجوز اتصاله
 بشیء وانفصاله عن شیء وحلوله فی شیء وصفاته کذا یتیه لاهو ولا غیره الإنسان
 مخلوق وروحه کجسده وهو فاعل مختار ومن اعتقد غیر هذا فهو زندق
 بالجماع کذا ذکره کلابادی و اما کلمات بعض الصوفیة فی الغلبات کما
 قال بعضهم ما رأیت شیئاً إلا ورأیت الله فیهِ وما فی الوجود إلا الله، فظاهره وإن
 کان کفراً فلها تأویل، وهو ان الغیب المشاهد عن الخلق لا یبقی فی بصیرته
 للخلق وجود وشهود، فیکون هذا القول معقوا عنه عند الغلبة و اما من
 اعتقد بظاهر هذه الکلمات مع وجود الصحو فهو کافر و آنچه از حکما نقل فرموده اند
 و گفته اند بے اشتباه روشن می گردد که معدوم موجود نشود و موجود معدوم نه نیز مخالف عقیده
 اهل حق است شکر الله سعیههم مکر بدیته و هم آنها خواهد بود که کسی که ایمان بقدرت کامله

حضرت قادر متعال داشته باشد هرگز تشک نیارود در آنکه او تعالی قادر است که بے ماده ایجاد کند، و تاویده بحقیقت شریعت مصطفویه علی مصدرها الصلوة و التحیة مکمل نه شود هرگز بتحقیق این مسائل نه رسد - حکما چون اعتماد عقل خود داشته اند از حسن اتباع انبیاء محروم مانده اند، و خدا را آنچنان عاجز تصور نموده اند که بے شق ماده خلق نتواند کرد - چون قدام اینها دهر بر انداخته اند هر چند تلبیس کرده اند و اثبات صانع رفته لیکن در اکثر تصریحات و تلویحات آنها انکار صانع هویدا می گردد - و اثبات قوه مؤثره و متاثره آنها و اجماع شان بر قدم عالم و قول بایجاب صانع و نفی اختیار و ان الواحد لا یصد ر عنه الا الواحد همه روزان باین معنی گما لا یخفی علی المنتبج فی کلامهم - هر چند جمیع تاویلات کرده اند اما اکثر موافق مقررات آنها نیست و الله اعلم - هویدا است که این سخن ایشان بے تاویل نیست و الا انکار حوادث کونیه که بے تشک محذرات اند و از کتم عدم برآمده اند مثل حرکات متعاقبه فلكیه و اجزاء زمان و غیره که وجودشان از عدم و عدم شان بعد وجود از اجلاء بدیهیات است، لازم می آید مگر بر قضیه تشکیک که فردا علماء وجود مراد داشته اند که ذات واجب باشد جعل و عللا - آسے بر اصول صوفیه و اهل حکمت که بوحث وجود قائل اند محقق است و بتوجیه وجیه - قول صوفیه کرام عائد بر قول علماء عظام است کما حققه شیخی و امامی قدوة المحققین قدس سره بما لا یمزید علیه - ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا - این همه جرئت و بے ادبی و دراز نفسی حسب العالی بود، و الا این احقر را چه یار که در خدمت علییه این همه گستاخی نماید - **والله اعلم**

مکتوب حضرت خواجه عبد الله معروف بخواجه خور و ابن حضرت خواجه محمد باقی بالله قدس سره همد - در تفسیر علوم غریبه و معارف رقیقه بخدمت حضرت ایشان -

الحمد لله على ما لا يحيط به - بعد از عرض نیاز مندی و تشنگی و بیدلی معروض راء اشرف اهل بی می گرداند که باین همه خرابی و پستی که نصیب حال و همت این گرفتار شده است، امیدواری را از دست نمی دهد و بزرگان این طریقه علییه را وسیله ساخته پیوسته از خداوند می خواهد که بجاییت خاص خود گرفتار را اگر فتاری هر چه هستی بماسواست بر وجه کلی خلاصی بخشیده گرفتار محبت خود گرداند تا در غلبا

از نسبت شرفه استغراق تمام در بحر وحدت و انقطاع حقیقی از کثرت موهوم میسر گردد، آشتی عدا ما لا وجود بعده - بعد از آن اگر خواهد از مقام معرفت که مقصود آفرینش است بهره مند گرداند، بحضور ذاتی که حق سبحانه را با خود و جمیع مراتب حاصل است مطلع می سازد، با کمال یقین و وجدان می یابد که این حضور و شهود صفت اوست تعالی - این جازا ملک نام و نشانی نیست و در این مقام است اتصاف باوصاف الهی و تحقق باخلاق و جویی، و هم درین مقام است ارشاد و تکمیل تام - و این مقام را که مستی است بفناء حقیقی و بقا بالله و سیر فی الله و وجود را بعد از فناء نهایی نیست چه در مراتب وصول و جوه محبوب حقیقی واقع شده است و جوه محبوب را غایت نمی باشد و مشهودات بے وجه از جوه مستحیل است و هم درین مقام است شهود احدیت در کثرت که بعضی کمال را که ورثه محمدیه اند بعد از رجوع میسر است - اصحاب رجوع دو قسم اند بعضی اهل این شهود اند بعضی نه، چنانچه شیخ محمد الاعمی در شرح گلشن را زبان تصریح کرده است - قسم اول را کمال میگویند - و بالجملة اینجا عروج است و رجوع، و طریق عروج بعضی را این مشرب شیش آید و بعضی رانه - و احوط آن است که باین راه نبرند، چه می تواند که بعضی از مراتب ظلال مقید شود - اما چون باین راه رفته باشد و بلند صحبت مرشد و صفاء استعداد او بکمال تربیت برسد و بطلق حقیقی فانی گردد، بعد از رجوع شاید استعداد مساعد یافته بوراشت تمام که شهودا کشت و آن را کوثر نامیده اند مشرف گردد، بلکه غالب همین معنی است مقصود از همه گستاخی غیر این نیست که اگر بخاطر برسد اعانت این طریقه مشرفیه، در حق این گرفتار بلکه در حق جمیع دیگر که در ایشان استعداد این معنی یافته شود، نمایند - اگر چه توجه بطریق دیگر باشد ازین طریق نیز خالی نگذارد معلوم شریف آن حضرت است که این جاد و همت است، یک دوام آگاهی بذات که آن را یاد داشت گویند و آن را حضرات خواجگان بر بریت و پرورش آن سعی دارند و می فرمایند - و این طریق اجمال است - دیگر شهود خاص که در مجموع می باشد بصفت یگانگی، و یک بصفت همگی، و این طریق معرفت تفصیلی است بعضی از کمال افراد اولیاء الله باشند که در هر شئی دریابنده و صف خاص گردند و در خود برآیند یا بنده اسے از اسماء ذاتیه که در خارج مظاهرنه باشد ذاتیات را از یک دیگر متمیز می سازند - و این درج از درجات بقاء بالله بغایت نادر است - این معنی را در کلام حضرت سلطان ملکیت تحقیق خواجه احرار قدس سره یافته شده است اما هنوز نفهم نرسیده است، لطف فرموده اگر گنجایش

وقت باشد در رشتات ملاحظه نمایند و بشرح آن ممتون سازند چنانچه بعضی دیگر منظر اسماء
 فعلیه می شوند هم در مقام بالله ربایین دو وجه تفسیر فرموده اند - در شرح معنی اول توجه
 فرمایند - و این فقیر پیش ازین در عنایت مشتمل بر مسائل نوشته بود که در لطائف سبعه هر چه
 توان نوشت بنویسند -

اول تحقیق آن لطائف کلمه چند بنویسند یعنی لطیفه عالی چه چیز است و لطیفه نفسی کدام
 است و هم چنین لطیفه قلبی و روحی و ستر و خفی و اخفی -

ثانیاً در مغایرت و عدم آن بایک دیگر لفظی چند که ذاتی بود مقصود تحریر فرمایند - و مکتوبات
 و رسائل حضرت قبله گاهی قدس سره درین باب چیزهای یافته نشده - آری ذکر لطائف
 هست ، اما اینکه بر لطیفه حقیقت و حقیست و مغایرت بایک دیگر چگونه است اغتباری
 یا حقیقی یافته نشده ، از بیان لطائف حقایق مغایرت و عدم آن نیز معلوم می شود - آری در
 بعضی رسائل بعضی مشایخ کبر ویه مثل شیخ زین الدین خوانی و غیره چیزهای یافته شده ، اما تفصیل
 نیست ، و وافی و کافی نیست و بعضی خوب بفهم هم نمی رسد و بالفعل هم آن مقام حاضر نیست
 تا نوشته شود - وَاللَّاهُ

مکتوبات سی و یکم - بنام حضرت خواجه عبداللہ معروف بخواجه خور و بان حضرت
 خواجه محمد باقی بالله قدس سره همد - در فنا و بقاء و حضور و شهود و در رؤیت -

الحمد لله على ما لا يحيط به العلم والقدرة - عرض نیاز این شکسته آواره بصدد عجز و انکسار بجناب حضرت علیہ
 مقبول باد - عنایت نامه عشرت و مسرت افزاء و در افتاده ها گردید - الطاف و اشفاق که در
 ضمن آن اندراج یافته است سبب امید واریه این ناقابل مقصود گشت - الله تعالی آن
 صاحبزاده کرم را همیشه بر مخلصان و محبان خود مشفق و مهربان دارد - از اذواق و مواجید این طائفه
 علییه شروح ساخته اند و به نکات لطیفه و لطائف شریفه مشحون گردانیده بمطالعه آن حظ
 فرا گرفت ، هر چند این گرفتار نفس اماره را بوجوه لیاقت استماع این غوامض و دقایق و اسرار
 غریبه نیست چه جاء آنکه دست تحقیق بدان آن کشاید - هیسات - در رشتات مذکور است
 از شیخ ابوسعید قدس سره پرسیدند که سخن در طریقت گفتن که شاید فرموده که را که اگر ظاهر

اورا بر همه اهل زمین عرضه کنند بر ظاهراً و باطناً عیب شرعی نباشد ، و اگر باطن اورا بر همه اهل آسمان عرضه
 کنند در باطن او هیچ نقصانی نباشد - اما چون عنایت عزیزان که در پیر لطف الهی است جل
 و علا این مسکین مطرود را از حصیض ندلت باو رجعت قبول برداشته است ، تو حیران ایشان اعزوه
 و ثقیه همت ساخته بدو کلمه نامربوط پرداخت - امیدوار عفو است - مخدوماً! اطلاق نام نشان
 سالک دو احتمال دارد نام و نشان کوئی و امکافی و زوال آن در سطوات انوار قدم ظاهراً و باطناً است ،
 مانا که مراد قطب المتحققین خواجه احرار قدس سره از نفی ذات و صفات سالک درین مقام باین
 معنی بود - احتمال دیگر عین ثابتۀ او که سالک نظر اوست و زوال آن درین مقام لازم نیست ،
 و حصول ترقی از عین ثابتۀ که مبدع تعیین او باشد ممکن است بل واقع ، چنانکه در کلام حضرت
 حجة العارفین حضرت ایشاں قدس سره مبسوط است و در رشتات در میان فرق میان
 ملک و انسان نیز مذکور است - و متبادر چنان است که نام عبارت از ذات عارف است
 انتفاء آن بدان معنی است که عارف را ذات نیست و ان العالم اعراض جمیعته فی
 عین و اوجد علی ما تقدّر عندهم - الهی نشان کنایه از آثار است و آن آثار حضرت وجود
 است عندهم عینیت جز بطریق تجزوفی انتساب محل گنجایش ندارد که انقلاب علم و اجبی جل
 شأنه مستحیل است - و دیگر اتحاد مقام بقاء و فنا خلاف مقرر است و موهم آنکه حصول فتا بر
 انکشاف و حضور مذکور موقوف است ، بلکه فنا همان استغراق است در شهود ذات حق سبحانه
 بے آنکه اورا وقف بود بشهود او جل ذکره ، بل شهودی که وصف شاهدهی و شهودی دیدہ
 دل نیاید و بهنگی در بحر هستی گم گردد - و نفی نام و نشان که مرقوم فرموده اند هم در همین مقام است
 آید که عبارت از فنا است - و نیز از حصول مقام بقاء مجرد تعیین یا آنکه این حضور و شهود بصری
 اوست کفایت نیست تا بوجود موهوب حقانی مشرف نشود از بقاء شربۀ ارزانی نیست -
 هر چند این تعیین ثمره آن وجود موهوب است اما عمده را رعایت کردن لازم است - درین وقت
 صاحب این حضور و شهود جز او سبحانه نخواهد بود و وفائی آواره از خلوت خانه عدم بخلوت گاه وجود
 رخت نخواهد کشید تا حقیقت اشتباهی عدماً لا وجود بعداً صورت پذیرد - بدان است
 اشاره حضرت خواجه احرار قدس سره آنجا که فرموده اند اگر حق سبحانه اورا ازین مقام ترقی

بخشد و بقاء رساند، و از آن خود و تو سر بخشد که بآن نور تواند دید که مشاهده او جل ذکره جز او نیست - و سیر مقام تکمیل معبر سیر عن الله بالله است سیر فی الله را بآن متحد ساختن، هر چند از کلام بعض مشائخ متوهم است، مخالف مقرر است - و آنچه حضرت خواجه احرار قدس سره فرموده که سیر عن الله بالله برائے تکمیل ناقص این جا صورت بند و منافی آن نیست، بلکه توبه آن است چنانچه سیاق دلالت دارد - هوید است که فرق میان اولیاء و مستملکین و غیر ایشان باعتبار این سیر است، و الا هر فناء را بقاء لازم است و تحقیق ولایت را این دو جناح در کار - و نیز استلزام را بسیر اول خصوصیت نیست بلکه در سیر ثانی باعتبار تفصیل شیون از توار بقاء و فنا چاره نبوده چنانچه حضرت خواجه قدس سره بآن ایما کرده است چنانکه فرموده اگر بحیات ابدی در قطع اصل از تعلقات صوریه کوشی بنهایت این طریق نتوانی رسید، چه نفی را اثبات لازم است و هر اثبات را نفی الخ - آنچه مرقوم فرموده اند که وجوه محبوب را غایت نمی باشد و شهود ذات بوجه از وجوه مستحیل، مانا که عبارت جمعی از عرفاء مومنین این معنی شده باشد - قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ - ه

تو و طوبی و ما و قامت یار فکر هر کس بقدر همت اوست ظاهر است که کلام مشائخ بیشتر موافق استعداد استماع است و مطابق حال طلاب - سا که که سیر و تفصیل شیون افتاده باشد، و استعداد او به قیاس مناسب، در حق او انحصار سیر ثانی را دنی الا تصاف بالاصناف الالهیه الخلق باخلق غیر المتناهیة مع عدم انقطاعه مسلم - و این حال مجتنب غیر مجتنبین راست، بخلاف محمدی المشرک که معامله او به او آذنی قرار یافته باشد - بعد از سیر صفات و شیون و قطع آن بطریق اجمال از راه محبوبی منجذب اصل الاصول، و از عین الایمان که مرکز طبعی اوست برآمده محفوظ سمر اوقات ذات شده باشد، اگر از ذات صرف حفظ فرگیرد و سیرش بیرون از وجوه اعتبارات واقع شود و پیچیدگی - و اگر نشود تجلی را در آن حضرت علیا یا نبود انحصار سیر و شیون و اعتبارات لازم نیاید، بلکه حفظ است مجهول کیفیت که محاط عبارات و مشمول اشارات نشود که تنگنا عبارت جز وجوه را نتوان داد، و آنچه از قنطرة الحقیقة - در عالم مجاز آنچه از شاهد در حیطه شهود آید و محاط نظر گردد و معتبر الفاظ شود و غالب جز عوارض

مکشفه محبوب نخواهد بود، و الا ذات معشوق از آن یک سوست، که گرفتار ذات است و معرض از عوارض و صفات - و چون ذوات را با هم نسبت است بیرون از ادراک از آن ذوات نصیب ارد، در آن حال اگر عمر فرح علیه السلام یابد از آن خط وافر و از آن نسیم متواتر بعوارض نخواهد خرامید و از قبله توجیه احدیت بسبیل و احدیت نخواهد پیوست، مگر در وقت رجوع که عبور بر سر درین گلشن نماید و از کلمات این موطن حفظ گیرد - اما چون عروج موافق نزول است و مقابل نقطه علیا نقطه سفلی است ناچار با سفل تنزلات محقق خواهد شد و در مقام تسلیم بر او محبوب قیام نموده بهما جرت قرار خواهد داد، حدیث کان النبی صلی الله علیه و آله و سلم ذاکم الخزن گویا رزق است بآن - یا بشوق رفیق اعلی عازم و یا بر محبوب شده رجعت تمقیری باصل خواهد کرد تا وصول بدت موت درین عالم خواهد گذرانید - چون بنده الموت بحسب یوصل الحیوب الی الحیوب مستعد گردد و از کاش بجزان خلاصی یابد - هر چند دامن کبریا محبوب علی الاطلاق از آن بلند تر است که کوتاه دست بآن حضرت علیا تواند آویخت و بهم آغوشی آن منزله تواند رفت، اما اگر بے چاره مشتاق گردد حرم محترم او گردد و کجاود و بچه رو آورد - ه

ذات من نیست بجز محبت ذات ذات بر من زده است را و صفات عرفت ربی بجمع الاضداد - و بدوق در می یابد که هر چه مشهود و منظور گردیده، و آنچه متعلق علم و فهم گشته و یا بوجه مجهول کیفیت از آن حضرت علیا فر گرفته، و هر چه متعلق طلب و محبت شده و آنچه اتحاد پیدا کرده و نسبت بهم رسانده، دامن عز حضرت کبیر از آن متعالی است، و آن جز تمخیل و نمخت او نه و نمایان نفی و اعراض، بحقیقت کلمه لا نفی آن واجب است، لا احب الا فلین گویان تبری از آن لازم، که محدث را با قیام به نیست، او تعالی و راء الوداء ثم و راء الوداء است لے شده ام در جواب خویش تن من پرستی هم خیال خویش تن همچنین صفات واجب جل و علا و شیون ذاتیه تعالی که بقدم موصوف اند و بهیچ موصوف خود بقاء ذاتی متصف - محدث بے چاره راه بآن نیست و سیر او را بآن تماشا گاه گذرنه، با وجود آنکه اگر جویان است او را جویان است و اگر پویان است ببارگاه او پویان، و اگر معنی دارد هم با و دارد و اگر وصل دارد با و، از صفات بجز ذات نخواهد و از تعینات بجز حضرت اطلاق نه، در زمرت گاه غیب بهریت بهدوش

تتمیز صرف است و در خلوت خانه احدیت هم آغوش مطلق محض - و آنکه جمع اضداد و مفقود صواب است زیرا که محدث با آثار خود رخت بملک عدم کشیده است بوجهی که او را بازگشته نیست ، هر چه هست خود بخود هست خود طالب و خود مطلوب خود شاهد و شاهد خود محبت و خود محبوب است ، هم او را واجد است و هم موجود و هم ناظر است و هم منظور ، و این آواره ترجمانی پیش نیست چون الفاظ بر روء معانی و چون کالبد بر اشباح - و نیز کارخانه عارف بشهود و البسته است و در میان شهودات و وجدانیات تدافع نیست بموجب آنکه عند ظن عبدی بی با و مناسب یافت احکام و معاملات است - گفته نشود که چون معامله بذات بحت و غیب هویت پیوست ترقی را چه معنی بود و تفاوت قدیم اهل الله را چه گنجایش - زیرا که محبت که در مقام تفصیل صفات است ظلمت است از آن وسعتی که در آن راحت گاه مقدس است و شمع ایست از آن بحر محیط فهو البسیط الواسع ، اگر عقل عقل در ادراک آن وسعت بیچونی عاجز باشد و از تصور آن ترسان - آنجا دیده دیگر در کار است که عقل درین مطن محلی خرد گسل است ، و لهذا رویت بصری بذات اقدس متعلق خواهد شد با وجود آنکه هر کدام را باندازه قرب خصوصیت جدا خواهد بود و ترقی علیحدہ - و حل این رویت بر رویت تمثلی از تشکلات ذات نه رویت عین ذات اوست تعالی و تقدس ، و موجب نفی خصوصیت رویت است بدارتوابع و خروج از قوانین شریعت غراء و اعتزال است از مذہب اہل حق شکر الله سعیم - و هر گاه رویت بصری ممکن باشد ، مشاهده بصیرتی جز استحیل بود و طلب چرما یوس باشد ، هر چند سواد شود مراتب باشد که شیفته مشتاق و اله آن بود و جز تمنا از آن بدتش نیاید - و آنچه بعضی محققین بر استعمال تعالی علم بذات واجب استدلال اقامه کرده اند که علم موجب اعطای است بر تقدیر تمام دلالت بر نفی حصولی دارد و محضی حضرت قطب العرفاء در فقرات فرموده اند چون دل از مزاحمت تصرف غیر حق سبجانه آزاد شده ، الوهیت دیگر از پیش بصیرت او بر خاست ، درین مقام بشود و تجلیات صفات حق سبجانه از شود و اوصاف خود و غیر خود نجات یافته از تجلی ذات و پس پرده تجلیات صفاتی بهره مند شود ، و میراجه من ششیم عینا کیشرب بها المقربون - تواند که اشاره باین معنی باشد و حقیقت احسان میسر شود ، چنانکه لفظ کان اشاره بآن میکند عبور ازین مقام هیچ کس را مسلم نیست بے اتباع کمال مر حضرت محمد رسول الله علیه عن الصلوة

أفضلها ومن التجليات أتمها و در مقامات فنا و مستی چنانکه نسل مقامات پیشین میسر نیست بے متابعت اوصاله علیه و سلم - چه متابعت هر مقام بحسب آن مقام است ، که را متابعت آن عالی مقام میسر شود و کمتر از کمتر است ، لیکن کسی را بحسب عنایت شاید که آسان گرداند - رسیدن بآن دولت که بشود و انکشاف ذات از تفصیل اسماء و صفات زائل شده غیر ذات مشهود و انباشد بسیار متعذر است مگر کسی که از ذات و صفات خود نیست شده باشد و بخلعت خاص که تعبیر از آن بوجود محبوب حقانی کرده اند شرف شده باشد انتهای کلامه قدس سره - و در ریشات آورده فرمودند که معنی لا اله الا الله پیش بعضی که الله اسم ذات است من حیث هو آن تواند که نیست اله که عبارت از مرتبه الوهیت یعنی ذات مع الصفات الا الله یعنی ذات بحت معنی عن الکل - این معنی را در خود روانی باید داشت ، زیرا که در زمان خلوت دل از اغیار مشهود صرف جز ذات مقدس هیچ نیست - و این نسبت مبتدیان خواج عبدالحق را قدس اسرارهم میسر است - فهم من فهم - ع

بانگ دو کردم اگر در ده کس است

در همین معنی فرمودند که مبتدیان طریقه خواج بهاؤ الدین را قدس سره چاشنی از غیب هویت حاصل است انتی - مقرر است که غیب هویت عبارت از مرتبه لا تعین است بلکه مشهود جزئی است کبری ثانی آن است - چنانچه صراح و لواحق اکابر بر این ناطق است مقصود از این برگزینی و اطالت کلام انکشاف حقیقت حال است ، تا بر جودت و کساد مغزون فهم قاصر خود اطلاع یابد ، والا

من بهما احمد پارسینه که هستم مستم بل هیچم و کم زبیه هیچ هم بسیار

مکرر من باحقق است که تجلی ذات نصیب آن سرور است علیه و علی اله افضل الصلوات و اکمل التجلیات ، و شک نیست که آن بیرون از دائرة تفصیل اسماء و صفات است و خارج از حیطه وجوه و اعتبارات - و کل تابعان اورا علیه السلام در مقامات او علیه السلام خطاست تا حقیقت وراثت راست آید ، و بشارت المرء مع من احب بحصول پیوند - و این معرفت من حیث الکشف والعیان والاثبات والبیان محل ریب نمی نماید - و اگر در عبارت عزیزی خلاف آن ظاهر شود ، محل بر استعداد مستمعان باید نمود ، یا تفاوت اقدام اهل الله

باختلاف ازمه و اوقات حضرت شیخ ابن العربی قدس سره باصحاب خود فرمودند که هر چه
 بیارید تازه بیارید نه قدیمه - در ابتداء و توسط و نهایت علی تفاوت درجات و احوال مختلفه
 است و مواجید متکونه من استوی یوماً فلهو مغبون بلکه بعد حصول اقصی درجات کمال -
 چون این دار و انقلاب است و احکام شریعت همیشه دائمگیر است و حرمان و یاس از ولایت حصول
 بمطلب نقد حالش اگر در وقت نزول و تلبس آن احکام که الذلایة هی الرجوع الی
 البذایة اشاره بدان است از یاس خبر دهد و از دروغ حرمان بنالد و حصول سعادت و وصول بحال
 گوید دلیل بر امتناع آن نمی شود، قال علیه السلام انہ لیغان علی قلبی الخ - فرموده اند
 هم درین مقام شهود احدیت در کثرت که بعضی از کمال را که ورثه محمدیه اند بعد از رجوع میسر است مگر ما
 این از حکم الهی است که اولیاء خود را که باطن با ایشان بحقیقت تنزیه گرفتار است و تیمام و کمال
 با محبوب خدا در بارگاه انس مخصوص است از برائی افادۀ طلاب و افاضۀ انوار هدایت برخلاف بازگشته
 بازین خلوت گاه میدهند و بوعی از مطلوب در ریاحین این تماشاگاه بمشام جان نشان می رسانند
 تا وجود مناسب بهم آید که فتح ابواب فیض بے آل تصور نیست چنانچه در حدیث حبیب الیمن
 دنیاکم ثلاثه روزه است بدان نه آنکه مطلق را محبوس قید سازند و مقید گردانند و آفتاب را
 در پشت آب بینند - جمعی که باستیلاء قمریان مطلوب بحقیقت فناء رسیده بتشریف مازاع البصر
 محرم شده باشند از آفات تقییدات محفوظ اند و از اغلال علائق آزاد - و این شهود وحدت در پرده
 کثرت ایشان را مانع نشود و صفت اطلاق نباشد چرا که حقیقت گرفتاری آنها همان است و
 این برائی رعایت حکمت است و اظهار جزئیت رحمت پس ازین تحقیق لایح شد که شهود احدیت در
 کثرت متمم کمال این جماعت علیاً نباشد و موجب فضل ذاتیه نه بلکه فی الحقیقت این شهود حجاب
 است بر بدر کمال ایشان و کفایت بر چهره جمال ایشان - و از انبیاء مرسل علیهم الصلوٰۃ
 و التحیات انتہا و اکملها و صحابہ کرام علیهم الرضوان از کمال و ورثه از اهل عرفان
 بر این ترانه ترنم نموده اند و محبوس حسیض این تنگنا گشته - و این جماعت اصحاب فوق و وجدان
 را که در غلبات سکر و حال محکوم این تجلی شده اند و مغلوب این شهود گشته فضل برین فرقه کبری نبود و مرتبه
 کبری در قرب الهی جلی و علا نباشد - آنچه در حصول فناء مشروط است آن است که این

کثرت مانع حضور وحدت نباشد و مزاج شهود احدیت نگردد و وظایر است که درین فرقه اتم است
 و آنچه مرقوم فرموده اند که شیخ محمد باجی قسم اول را کمال می گوید مگر ما کمال جزب با کمالیهم
 فدر حون جائے که سخن در انبیاء و کمال و رثه باشد بکلام هر کس استشهاد نتوان آورد - و نیز مرقوم فرموده اند
 بالجملة اینجا عروج است و رجوع درل عروج بعضی از این مشرب پیش می آید و بعضی راند و احوط
 آن است که باین راه نیز بد چه می تواند که بعضی از مراتب ظلال مقید شود - و بخدا و این مشرب که
 شهود احدیت در کثرت باشند حصول آن اصحاب عروج را که در صد قطع منازل امکانی اند و سیر
 لا اله مشغول محال است چرا که طلوع آفتاب احدیت را از ضلال ظلمات امکانیه لازم است
 و حصول فناء در کار که صاحب عروج از این بے نصیب است و آنچه دارد صورت این مشرب است
 نه حقیقت آن میشود و کثرت است بکمال وحدت بخلاف فانی که شهود او جز وحدت نیست و
 کثرت جز وهم و خیال نه، شتآن مابینهما اگر الحاق صورت بمعنی نموده اند خداوند عروج راضی
 این مشرب نامند پس آنچه در فهم قاصر در آمده و از طریق تسلیک اکابر اطلاع یافته و اولویت حصول
 آن است در او این سلوک که بمعانیت آن در مفاد و غیب الغیب عبور نماید، و لذا آن را فتح الباب
 می نامند - بدیهی است که این محبوس اغلال مباعدت را اقتباس انوار فیوض حضرت مقدس و منزه
 بے توسط مبارق ظلال در کمال غمیر است، و رعایت وجود مناسب مقتضای حکمت است که این
 از بدیهی مقتضی آن است لیکن توجه بر مقتضای از تقید بمراتب ظلال محفوظ خواهد بود - آری در نسبت
 سابقال که انبیاء کرام باشند علیهم السلام و کمال و ورثه ایشان و طریق ارشاد رعایت وجود مناسب
 در کار نیست، که بقلاب اصطفا و محبوبی و استخفاف اجتناب و مرادی از اول کار قبله توجیه ایشان حسد
 غیب هویت نیامده است و بدینغالبصر گرفتار نشده اند و از شاہراہ تنزیه مطلق بکوچه تشبیه نیفتاده
 اند، بخلاف نسبت لاحقان که غالباً از اصطفا یکسو مانده بطریق امانت پیوسته اند و از محبوبی بی محبتی
 قناعت نموده -

مرقوم فرموده اند که بعد از رجوع اگر استعداد مساعد افتد بوارثت تامه که شود و کمال است و آن
 را کوثر نامیده اند شرف گردد بلکه غالباً همین است - امید گاه با چوں حقیقت توحید که عبارت از
 افراد الحدیث عن القدر است میسر شد و کمالی که وصول بحضرت احد است بحصول

پوست، بتشبیہ چرگراید و از قبله طلب که ذات منزله است بطلال کونیه چون آید - چگونه ازل وراثت
تامر و شود کامل باشد و از شهود احدیت بے مزاحمت کثرت شهود وحدت در کثرت چنان اتم
بود، بآنکه استغناء ذاتی و احد علی الاطلاق بزرگتر از آن است که در هیچ آئینه او را گنجائش بود، و مورد خطاب
اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ - چوں گردد -

سوال - از تقریر تو لا محاله گشت که بعضی کمال را بجهت ابقاء مناسبت باین عالم شهود دست
مے دهد - و آن منافی کمال ایشان نیست و الحال چنین مے نماید -

جواب - در صورتی است که باطن عارف تنزیه صرف و واحد مطلق باشد بحسب ظاهر گونه
تعلق باین کثرتگاه داشته باشد و خطی از مشاهده در جلوه آن تماشاگاه گیرد، نه آنکه وقت رجوع
معامله او باین رجوع وحدت در کثرت بود و همان را وراثت تامه شهود کامل و اند چنانکه عبارت عالیہ
مشرع بر آن است - شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا - پس ازین تحقیق لا محاله شد که مقصود و فقیهین یعنی جمعی که
بشهود واحدیت بے مزاحمت کثرت مستعد شده اند و جماعه که بشهود وحدت در کثرت آرام یافته
حضرت احدیستی جلّ و علا که بکمال تقدس و اطلاق موصوف است، لیکن فرقه اولی را
کثرت از نظر ساقط شده و محمل و هلاک گشته شهود منظور و مطلوب محبوب مجزئات صلیت نیست
و فرقه ثانیه را مطلوب و شهود مجزئات حضرت فرد حقیقی نیست - و این کثرت موهوم و تعین نیست از
تعینات او و تعید نیست از تعیدات او، در پرده آن نیز منظور مجزئات بسیط حقیقی نیست و ملحوظ
نظر غیر مطلق را نه - اما چون در مرایه کونیه و مجالی امکانیه جلوه گرفته است و از صرافت بیرنگی
برنگ آمده عنان توجه باطن اذکیاء و نظر بصیرت اصفیاء از آن تافته گرفتار برنگ آمده و لا
لُحِبُّ الْاَفْلَیْنِ گویا و ذره وار پویا باقی احد گردیده است - یقین که طریقه فرقه اولی احکم و
اثبت است و ثبایان کبریائی حضرت اعلی، و از ادعای عینیت باشیاء حبسیه، که در کمال اشکال
است و غایت استحاله، و عذر خواه آن مجزء غفوا الی جلّ و علا و استیلاء سکر و غلبه حال
نیست، مبراست - ولذا شاهراه انبیاء علیهم السلام و النجیات و کمال و رتبه ایشان
ناموافق آن افتاده، مکتشف اعظم اولیاء و ائمه هدی جز آن نیامده - حضرت غوث صوفی
شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سره و شیخ شیوخ کلابادی قدس سره با وجود کثرت تالیفات

حقائق رمزی بآن ماجر انفرموده اند بلکه موافق جمهور رفته - و حضرات خواجگان بزرگوار قدس سره
که برگزیدگان حق تعالی بوده اند و طریقه پسندیده ایشان افضل طرق است، صرف بهمت جز
در تحقیق توحید شهودی و تحصیل یادداشت و استملاک در لجه غیب هویت در ضمن اصلاح ظاهر
بسنّت و عمل بعزیمت مرضیه و تجلی باطن بعقیده حقه اهل سنت و جماعت شکر الله سعیم
انفرموده اند، و مهم اعظم غیر آن را نه پنداشتند و شهود مذکور را مهم در وجه کمال یا اکمال نه انگاشته،
اگر چه در عبارات بعضی متاخران ایشان ایمان بآن رفته باشد - کَمَا لَا يَخْفٰی عَلٰی النَّاطِقِ
فِيْ كَلَامِهِمُ الْمُتَّفِقِ فِيْ مَرَامِهِمْ - صاحب رشتات از حضرت خواجۀ احرار قدس سره
نقل کرده که قول بعینیت در کمال شاعت است و اگر مقصود آفرینش همین شهود مے بود،
بمعنی عینیت اشیاء حق تعالی را، این بزرگان که در وضع احسن طرق و تسلیک ارشاد اهتمام
معی داشته اند چرا خلق الله را بر مقصود آفرینش دلالت نمی کردند، و مجتهدان کرام، که آراسته
بحق بوده اند و بیشک فرقه ناجیه اند، چون از وراثت اتم و مقصود آفرینش غافل مے رفتند،
و بر تقدیر آگاهی از آن با وجود اتم در ابلاغ غیر اتم چوں مے کوشیدند - باینکه گویم که این ستر توحید
است، و حضرت خواجۀ بزرگ فرموده که راه بستر توحید آسان است اما بستر معرفت مشکل -
و یائنه ای در مراتب شهود است و یافت غیر شهود است کَمَا تَقْدَرُ - چرا یافت مقصود
آفرینش نباشد که در عالم مجاز مشاهده محبوب در یچ وصال اوست، و آن اگر اکتفاء بمشاهد شود
و از گوش باغوش نیاید -

رسید آوازۀ ما گوش در گوش ز نخت بد نیامد دوش بر دوش
دیگرے گوید

بخدمت پیش اویم ایستاده و لے بے خدمتی را داد داده
ولذا محققان از شهود و مشاهده تماشا می نموده اند و عنان بهمت را بما در آه تافته - عجب تر آنکه
آنحضرت نوشته که حضرات خواجگان تربیت نسبت یادداشت که طرق اجمال است نمی نمایند
و طرق تفصیل که مقصود آفرینش است شهود خاص است در مجموع بصفت یکے - مخدوما! از آن
ملاذ ترویج این نسبت علیه که اشرف نسبت است مامول است و احتراز از آنچه موهوم به توهمین

آل باشد، هرگاه ایشان چنین گویند از بیگانگان چنان گله نماید و بجهت پیش آید - باز این
 احقر امر می فرماید که در تربیت طلاب این طریق را نیز مرعی می نموده باشند، هرگاه بزرگان یا
 که این گدای کمترین ریزه چین خوان انعام ایشان است رعایت امر می نموده باشند این
 قلیل البضاعه را چه تصرف و اختیار مخالفت است، با آنکه بوجه معقول و مکشوف خلاف
 آن شده باشد و بدوق و وجدان طور و بگرد ریافته - مع ذلک هرگز از طلب موافقت استعدا
 است و این وارد بر و طلوع می نماید، بشری لک گویند تقویت آن می نماید که از احوال
 جلیع این طریق است و مبشر فتح باب، و چون از مقاصد اصلیه نیست بر راه ترقی از آن ولایت
 می نماید - و آنچه از رشحات نقل فرموده که عارف در هر آن یابنده اسمی باشد از اسماء ذاتیه که آن
 را در خارج مظهر نمی باشد آن، و شرح آن را استدعا نموده - مکرما! هرگاه باطن عارف مجله
 اسماء ذاتیه شود چه استحال است، و این معاملات ذوقی و وجدانی است نه بیانی پس اشکال
 ساقط است - و آنچه اولیا بنفی آن قائل شده اند عقل با متعارف آن حاکم است تقلد حقایق
 است و تبدل امکان است بوجوب بحسب واقع نه باعتبار شهود - فَإِنَّهُ لَا يَبْعُدُ فِي سَطَوَاتِ
 ظُهُورِ الْأَسْمَاءِ الدَّائِيَةِ عَلَى بَاطِنِ الْعَارِفِ وَفَنَائِهِ فِيهَا وَالْبَقَاءُ بِهَا أَنْ يَتَحَيَّلَ
 التَّحَقُّقُ بِهَا وَظُهُورُهَا فِيهِ ذَوَقًا وَوَجْدًا لَا عِلْمًا وَادْبًا - وَهُوَ فِي غَلَبَةِ الْحَالِ
 وَقُوَّةِ اسْتِيلَاءِ الْأَوَارِ الْجَلَالِ وَاضْمِحْلَالِ الْأَنَارِ الْأَمْكَانِيَّةِ فِي تَلَأْلِ الْأَشْجَاعِ
 الْوَجُوبِيَّةِ مَعْدُورٍ بِشَرْطِ أَنْ تُدْرِكَهُ الْعِنَايَةُ بِالْحَافِظَةِ عَلَى وَظَائِفِ الْعِبُودِيَّةِ
 بِأَصْنَافِ الْعِبَادَةِ وَالتَّحَقُّقِ بِالْإِسْتِقَامَةِ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْكَوْنِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَهِهِ
 الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ عَلَيَّاهُ وَاعْتِقَادًا - وَبِدُونِهِ خَرَطُ الْقِتَادِ - وَهُوَ الْحَقُّ الْأَسْنَى
 وَالْمَعْيَارُ الْأَوْفَى فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ الْبَدِيعَةِ وَالْمَقَامَاتِ الرَّفِيعَةِ وَهُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ
 الْكِرَامَةِ وَالْأَسْتِدْرَاجِ - رَزَقَنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِحُرْمَتِهِ مِنْ ذَوْقِ هَذِهِ السَّعَادَةِ
 الْقُصْوَى وَالْعِنَايَةِ الْعُلْيَا - وگردد باب بیان روح لطائف انسانی طلب تحقیق و مزید
 تفصیل فرموده اند، امید گاه! اکریمه و یَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ الْحَشْرِ آن است که کش
 عنان بیان دین امور محمود است، ولذا علماء راسخین و عرفاء محققین جز باجمال سخن نه گفته اند و

گر کشف این دقیقه نگشته اند، احقر قلیل البضاعه را چه یاراء آن - اگر رسایل حضرت قبله گاهی
 قَلِيلٌ سَبْرًا را تفصیل مطالعه فرمایند، اجماعی که حکم تفصیل دارد بدست آید و اکثر عقده های اطلاق
 منحل گردد - سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ -
 فصل بالخیر - آنحضرت در اکثر مکاتیب بر مژ و اشاره بل بصیرح و کنایه این احقر را و سایر دوستان
 را دلالت بمشرب وحدت وجود معنی عینیت اشیا مرقی را سُبْحَانَكَ می فرمایند و با همتا تمام بلیغ
 کمال را منحصر در آن میدارند، و جمیع را که باین مذاق ندارند با وجود مشرب وحدت وجود بمنقصت
 منسوب می سازند، و چه آن ظاهر نمی شود - و لایح است که این مقدمات ذوقی است حالی
 نه جدلی و قالی - اگر حق سُبْحَانَكَ آن کرم را بحقیقت آن حال رسانیده است و با استیلاء آن مغلوب
 ساخته، بچون و جلدان یکی بر دیگر می جفت نیست مقتضای حسن ارشاد که ناشی از کمال رحم و واداست
 تصرف است در باطن با مستمندان تا بحقیقت آن راه یابند و از مذاق آن با خبر باشند، قیل و قال جز
 جدل ثمره ندارد، با احتمال آنکه مخاطبان نیز درین باب ذوقی داشته باشند و از حال بهره - مقدمات
 منقول و معقوله چندان فائده ندارد، و صحیح مرتب و استدلال بر قوانین جلال در غایت صعوبت -
 با آنکه عمده دین باب حضرت وجود است وَمَا يَتَّبِعُهُ وَرَحْمَتُ حَقِّ سُبْحَانَكَ، و این کثرت
 منبسطه جز در مرتبه اراء نیست و کَسْرَابِ بِقِيَعَةٍ يُحْسِبُهُ الظُّلُمَانُ مَاءً سَدًّا، در
 خارج مطلق ذات مقدسه حضرت واجب الوجود و صفات حقیقیه او - اما چون مرتبه اراء است که علم
 خداوندی و البسته است و بقدرت کامله برپا از زوال محفوظ است و منای احکام شده - و این تقرر
 مصادم تقرر واجب نمی شود و موجب تحدید او نه، لِأَنَّ الْخَيْلَ لَا يُصَادِمُ الْمَوْجُودَ وَالْمَوْهُومَ
 لَا يَحْدُذُ الْحَقُّ - فَلَمَّا اخْتَصَرَ الْوُجُودَ وَمَا يَتَّبِعُهُ فِي الْوَاجِبِ تَعَالَى وَالْعَدَمُ فِيمَا
 سِوَاهُ، ظَهَرَ كَمَالُ كِبَرِيَّتِهِ تَعَالَى وَعَظَمَتُهُ وَحَقِيقَةُ كَمَالِ قَهْرِهِ وَوَحْدَتِهِ -
 وَجَيْنِذُ الْأَخِ سِرُّ وَحْدَةِ الْوُجُودِ وَكُنْهُ إِفْرَادِ الْقِدَمِ عَنِ الْحَدُوثِ، وَمَا قَالَهُ
 الْأَكْبَرُ فِي بَيَانِهِ يَعْنِي نَفْيَ الْحَدُوثِ وَإِقَامَةَ الْقِدَمِ، وَجَيْنِذُ امْتِنَانِ الْعِبُودِيَّةِ
 عَنِ التَّوْبُونِيَّةِ وَالْحَقِّ عَنِ الْخَلْقِ بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ - این طریق پسندیده نصیب این
 فقراء شده، مابه الاختلاف جز قول بعینیت نمائند که موجب اتحاد اجسام کشف است با حق سُبْحَانَكَ

و عینیت آنکه در غایت رکاکت است چنانچه حضرت قطب العرفاء خواجہ احرار قدس سرہ بآں تصریح فرموده اند کما فی الترتیبات - و کلام حضرت شیخ شهاب الدین سرور دی و حضرت شیخ روزبهان قبل و غیره ما تبیین بر آن است واضح این قول مستلزم اعتزال است از مذہب اہل سنت و جماعت در باب صفات واجبہ جل و علا و قول ایشان بر زیادتی بر ذات مقدسہ بآنکہ صاحب تعرف در عقیدہ مقررہ صوفیہ علیہ کفہ لا ہو ولا غیرہ موافق علماء و آنچه در بیان آن بعضی گفته اند لا ہو من حیث التعلیل ولا غیرہ من حیث الوجود مردود است کہ در صفات محمول صادق است فقط کما صرحوا - تیمنا بذا کثرہ ختم رسالت بکتوب حضرت قطب المتحققین خواجہ احرار قدس سرہ کہ بمولانا قاضی محمد مرقوم فرمودہ نمایم و از حضرت حق مسئلت کنم کہ عمل بموجب آن این مسکین و سائر دوستان را میرسد کند بکتوب این است حقیقت عبادت عبارت از خضوع و خشوع و شکستگی و نیاز است کہ بشود عظمت حق سبحانہ بر دل ظاہر شود این چنین سعادت موقوف بر محبت است و ظهور محبت موقوف بر متابعت سرور اولین و آخرین است علیہ من الصلوٰات اتمہا و التحیات اکملہا و متابعت موقوف بر دانستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت علماء کہ از ثبات علوم دینی اند برائے این غرض شریف باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلہ معاش و نبوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ دور باید بود و از صحبت درویشان کہ سماع و قس کنند و ہرچہ یا بند بے تحاشی گیرند و خود را بر نیز باید کرد - و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ مذہب اہل سنت و جماعت شود دور باید بود تحصیل برائے ظهور معارف حقیقت کہ باز بستہ است بمتابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم باید کرد - **والقلا**

مکتوب سی و دوم بنام مولانا محمد شمس الدین در حقیقت فقر و رفع تناقض احادیث فقر المذہب الاسلامی علی ما فی الذکر فی خطبہ صحیفہ کرمیت بحت افزاء و راقا دہ اگر دیدہ مدت ماہیہ برآمدہ کہ از خدمت علیہ چیزے نرسیدہ است ہموارہ گمانی و انکسار است بکتوب شریف چوں متضمن بعض اسولہ بود ہرچہ محافظت کرد کہ در وقت نوشتن جواب منظور نظر باشد تا بانرا از آن چیزے نویسد در آن وقت یافتہ نشد - آنچه محمل یادماندہ بر آن ابتداء سخن کردہ ظاہر اُپر سیدہ اند فقرے

کہ الْفَقْرُ خَرَجَ نِشَانِ اِزَانِ است کلام است و الْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فی الدَّارِینِ عبارت از کلام فقر - مکرما! آنچه محقول این احقر است آن است کہ فقر در حدیث متحد است چہ سَوَادُ الْوَجْهِ کنایہ از عدم ذاتی اوست کہ انفکاک او از ممکن از جمله محالات است چہ قلب حق آن از تمتعات است و ذل و افتقار و عجز و انکسار از آثار آن عدم است و فاقہ ابدی و احتیاج سرری از خصائص آن و کرمیہ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ الْاَلِیَّهٖ نَصْرُ رَاثِکَ مَیْمَنُ رَاثِکُمْ مَیْمَنُونَ وَاِیَّ کُلِّ شَیْءٍ هَالِکٍ اِلَّا وَجْهَہٗ ط شواہد بنیہ آن - ہوید است کہ در عرصہ گاہ ہستی نیستی جز وجود و عدم چیز دیگر نیست - چوں وجود نصیب واجب شد لاجرم عدم حظ ممکن گشت و حقایق ممکنات جز عبادات نیامدہ وجود و توابع آن مخصوص بواجب تعالی گردیدہ و چوں وجود را حسن لازم آمد و حسن استتار را برنتا ناچار منظر خواست تا خود را جلوه دہد آئینہ در کار شد مقابل شے و اذ بضمذ ہا تنبہن الاشیاء مقابل وجود جز عدم نیست و افتقار ممکن باعث افتقار او گردید و فقر او موجب غنا او شد و رؤیایش سبب سرخوشی گشت -

غلام خویش تنم خواند لالہ رخسارے سیاه رونی من کرد عاقبت کارے

ہرچہ عدم ممکن تمام تر ظهور آثار وجود دروے کمال تر پس تنزیہ وجود از آثار تقیدات کہ بے مزج عدم صورت نہ پذیرد در اثبات غنائش واجب آمد و فقر و عدم از لوازم وجود و تحقیق فنا و لازم شد تا عدم بحقیقت اطلاق خود نرسد منظر حقیقت وجود مطلق نگردد و از این تحقیق کہ نہ من عرف دجہ کل لسانہ ہوید اگر دیدہ چہ عارف دیرین وقت از حضرت وجود و حقیقت عدمیہ خود کل اللسان است زیرا کہ حکم در مرتبہ تقید است کہ از امتزاج وجود و عدم پیداشدہ چرا کہ وجود مطلق تا بجنس تنزل نیاید محاط تعبیر نشود و تنزل بے تقید صورت نہ پذیرد و تقید بے مزج عدم ممکن نبود بچنین عدم مطلق تا متلبس بوجہ گردد محکوم نشود لان الوجود لا یزول للمحکوم علیہ ولو من وجہ پس محقق شد کہ مرتبہ حکم و تعبیر ہم در جانب وجود و ہم در جانب عدم منافی مرتبہ اطلاق آن است - حکما اَنَّ الْوُجُودَ الْمَطْلُوقَ مِنْ حَيْثُ هُوَ لَا یَعْبَرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا یَشَارُ بِإِشَارَةٍ وَلَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ عِلْمٌ وَلَا یَصِلُ إِلَیْہِ وَهَمٌّ کَذَٰلِکَ حَالُ الْعَارِفِ الْفَاقِیِّ یَا لَفَنَاءِ الْمَطْلُوقِ الْوَاصِلِ إِلَى الْعَدَمِ الْمَطْلُوقِ مِنْ حَيْثُ هُوَ کَذَٰلِکَ خَارِجٌ عَنْ حِیْطَةِ التَّعْبِیْرِ - فَلِیْتَأَمَّلَ فَاِنَّ

هَذِهِ الْمَعْرِفَةُ مِنْ نَفَائِسِ الْمَعَارِفِ - وَازِ تَحْقِيقِ سَابِقِ مَعْنَى إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ يُظْهِرُ
 بِهَيْبَتِهِ، يَعْنِي چُونِ فَرْقِ عِبَارَتِ از حَقِيقَتِ عَدَمِیَّةِ اوست تمام شود و لا رَحُّ گردد که کمالات وجودیه
 جَزْ مُسْتَعَارِ نِیْسِت و امانت بابل آن سپارد، بعد از آن جَزْ عَدَمِ مَقْدِمِ نماید، و تَقْدِیدِ عَدَمِ چُونِ در مرتبۀ
 اعتبار است آن را نیز از دیدۀ بصیرتش برداشته باطلاق عَدَمِ پیوندد، و در سالک از وجود و عدم
 اثری نماند و فناء طلق رود - درین وقت عارف منظر ذات با جمیع کمالات خواهد بود، لِأَنَّ
 الْأُلُوهِيَّةَ عِبَادَةٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ مَعَ جَمِيعِ الْكَمَالَاتِ - و آنچه از استفاضۀ فقر
 استفسار رفته، معلوم شریف بوده باشد عدم که حقیقت ممکن است مبداء بشر و نقصان است -
 و چُونِ بر عارف حقیقت کس و ذاتی او هویدا گردد و ذوات و حساست جلی بر منصفۀ ظهور آید و کمال
 حضرت واجبی جَلَّ سُلْطَانُهُ متجلی شود، ناچار از خود بسوء او تعالی گریزان شده آغاز از عدم طبعی
 و فقر ذاتی خویش خواهد نمود - وَجُودُكَ ذَنْبٌ لَا يَنْقَاسُ بِهِ ذَنْبٌ كُفْرًا كَمَا مَعْبُودٌ كَمَا مَعْبُودٌ
 است عدل کفر داشته و پناه بحضرت وجود برده بنده اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ
 وَاعْتِنَا مِنَ الْفَقْرِ خواهد پرداخت - و انخلع از آثار فقریه و لوازم عدمیه سَلَّتْ خواهد نمود و اعْتِنَا
 بِغِنَاءِكَ و رِجَالُشْ خواهد گردید - و آنچه استفسار فرموده که مَسَلَّتْ و تَنَاءِ دین و حدیث مصطفوی
 عَلَی مَصْدَرِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ بچه معنی بود، پوشیده نماند که اقوال پیغمبر عَلَیْهِ
 الصَّلَوَةُ وَالسَّلَامُ جوامع الکلم است حمل آن در مقام شریعت بر اداء و طائف عبادیت و در
 طریقت نفی محبت موهوم و در حقیقت بر تخرید بارگاه حضرت حقیقت الحقائق بموهبت فضل ممکن است -
 و رَأِیَاءُ تَحْرِیرِ رَقِیمِ طاهر صحیفه کرامی رسانید بمطالعه آن حظا فرا گرفت، بخصوص از شرح
 آن غفلت که موطن آنخص الخواص است و طائفان کعبه اصل الاصول و مستعدان دولت ایمان
 بغیب و مناظر سعادت ارشاد و اکمال و مفتوح باب وراثت

هَذَا لَا دُوبَالَ لِلتَّعْلِيمِ نَعِيمُهُمْ وَلِلْعَاشِقِ الْمُسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ
 و این شعر که در ضمن آن فرمودند بغایت دلپذیر افتاد
 مَا نَعْنُو دِيمَ لَكِنْ حَشَمِ سِنْدَارِي غَمُودِ نَبْكَ غَفْلَتِ بُو بیداری بخواب انداختیم
 دیگر خاطر از جانب اخوی اعزای خواجۀ محمد فاروق نگران است که بر مهم صعب تعیین نموده اند -

مَجْلَا تَوْجِهٍ بِجَالِ بَرَادِرِ رَفْتِ، بِحُجْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ بِالْمِيدَةِ وَسِرْبِنْدِ نَبْزِ دَرآمد - هر چند رفعت لغت
 آخری است، اما حضرت کریم قادر است که جمع سازد و مسکین را از خاک مذلت برداشته بدرجات
 کونین رساند - وَالْقَلَلُ

مَكْتُوبِ سِی و سوم - بنام شیخ مُحَمَّد عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنِ عُرْوَةَ الثَّقَفِي

الْمَدِينِي سَلَامٌ عَلَى الْعَالَمِينَ بِحَقِّهِ - گرامی نامه آن محب مشفق بهجت افزاء و ورافا و کال گردید -
 حَمْدُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ که باستقامت اند و از تذکرۀ احبۀ فارغ نه - اللَّهُ تَعَالَى دوستان خود
 را بمعیت که از حقیقت مباعدت باوج قرب رساند از وجود موهوم برهاند و از طریقت بحقیقت و از
 حقیقت بحقیقت الحقائق دلالت نماید و کرم دارد، و از سرچشمۀ محبت که مبشر آن دولت قهوی
 است، و حدیث مخبر صادق عَلَیْهِ الصَّلَوَةُ وَالسَّلَامُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ شَاهِد
 عدل برین معنی است سیراب دارد، تا در استیلاء آن جز آفتاب احدیت در دیدۀ بصیرت نماند -
 و چُونِ مصداق آن حسن اتباع سید المرسلین است عَلَیْهِ دَعَا إِلَهُ أَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ وَ
 أَكْمَلِ التَّحِيَّاتِ و آن را در درجات مختلفه و مراتب متنوعه است بکرم خویش ب حصول آن مستعد
 و چُونِ طاهر عنوان باطن است حلیۀ سنن سنیه و طاعات مرضیه نیت بخش معنی و صورت کناد - وَالْقَلَلُ
 مَكْتُوبِ سِی و چهارم - بنام بعض ارباب طریقت - در بعض اصطلاحات طریقت -
 حَمْدُهُ عَلَى نِعْمَائِهِ، وَتَشْكُرُهُ عَلَى الْآيَةِ، وَنُصَلِّي عَلَى سَيِّدِ أَنْبِيَائِهِ،
 وَ عَلَى إِلِهِ الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَبْرَارِ إِلَى يَوْمِ الْقَرَارِ - حضرت حق سُبْحَانَهُ ذات
 بابرکات ایشال را شمول الطاف و عنایات خویش داشته بحضوری سرور دارد که غیبت تفتاء
 نه نبود، و شهود احدیت بنوعی از ذاتی فرماید که کثرت موهوم مزاجم آن نباشد - این حضور چُونِ
 بکیفیت واقع شود که وجود غیر مزاجم او نشود - و در طریقه حضرت خواجگان قُدْسِ أَسْرَارِهِمْ
 در مبادی جذبه رود و درال نخوس از استهلاک و ضللال نصیب سالک شود، و گاه سبب آن
 حصول بے تعلقی اجزاء عالم امر و اجزاء عالم خلق او باشد پیش از آنکه رسوخ پیدا کند و ملکه گردد و پس
 طریقه علییه بعد معبر است که حضرت خواجۀ بزرگ قُدْسِ سِرَّةِ در شان آن فرموده اند که وجود
 عدم بوجود بشریت خود کنند، اما وجود فناء بوجود بشریت خود نکنند - مشائخ دیگر مناسبات این مقام تجلی

صوری گویند و در همان مقام توحید صوری است که مشهور سالک کثرت است تخیل وحدت - و وجود کونی و امکانی او هنوز بر جاست، هر چند درین مطن به انا الحق و سبحانی تکلم نماید و لیکن فی الدار غیره ذی کاد نقد عالش بود، اما چون بقضاء مشرف نشده است و از حقیقت وحدت گاهی ندارد و از دایره نقص نه برآمده است و شرب از معرفت بکام جان او نچشانیده اند، اگر عنایت بے غایت مدو نه نماید و بر شد کامل که نظر او دواء است و توجه او شفاء نرساند خسارت نقد وقت اوست که در گرداب صورت گرفتار مانده بساحل معنی نرسیده جم غفیر از مبتدیان بے نیلیم که بهمین توحید آسوده اند و اکابر را بمیزان خود بخجده کمال انگاشته اند - و این تجلی صوری که مشاهد جمال لایزال است در کثرت صور و اشکال، عام تر است از آنکه در کسوت صورتی باشد یا غیبی و در پرده الوان ظاهر شود و یا بانوار پس تجلی نوری داخل آن بود و از سه مرتبه یقین که علم یقین و علم یقین و علم یقین است صاحب این حال را نصیب از اول بود، و سیر او داخل سیر آفاقی است که آن البعد در بعد گفته اند و مستطیل نیز نامند - و آنکه گفته شد مناسب این مقام یعنی وجود و عدم تجلی صوری نه عین آن، زیرا که در طریق حضرت خواجگان قدس اسرار هجر چون اندراج نهایت فی البدایت است و از اول کار نظر ایشان بر احدیت ذات است، اول قدم این بزرگان که بوجود عدم معیار است نهایت نهایت دیگران را متضمن است، و چاشنی از تجلی معنوی که تجلی صفات باشد و از تجلی ذات که آخرین تجلیات است اول کار در کام جان طلاب می نهند و تربیت می فرمایند -

ع قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

فرموده اند که همان حضور چوں رسوخ پیدا کند و ملکه گردد مشاهد نامند - و چون الفاظ که دیگران اطلاق می دارند موهم حلول و اتحاد است و مشعر بمنزل و تقید و حسب ظاهر مخالف شریعت بیضاء، مشاهد را بر سوخ نسبت مذکوره تعبیر فرموده اند - و همچنین در بیان مقامات دیگر متابعت محبوب رب العزة راعلیه و علی الیه الصلوات صوره و معنی رعایت می نمایند - فرموده اند که همان حضور چوں از صفت شاهی و شهودی مبرا شد فنا حقیقی نام یافت - و این وقت بستر کُل شئی هالک الا وجهه مشرف گشته و حیرت و جهل و انحلال و استهلاک نصیب آورده و کفر حقیقی مقام جمع حاصل کار او شده، و از علم یقین بعین یقین پیوست، و از تمیز میان حسن اسلام و قبح کفر باز ماند و میگوید

ه بکفر و باسلام یکسان نگر

که سالک ز دیوان او دفتر است و از سیر آفاقی یا نفس آمد و از سلوک بجز به رسید و دایره کونی و امکانی قطع نمود و با سیم الهی جل و علا که مبدء تعین اوست و اصل شده، و از مزاحمت تفرقه خلاصی یافت و از خلل کثرت نجات حاصل کرد و کار و بارش بحضرت وجود پیوسته از رد محفوظ گشت و از رجوع به بشریت مامون گردید - در طریقه علیه حضرت خواجگان قدس اسرار هجر حصول این نسبت مر طالب را حکم اخذ الف یا دار و حکم اخذ افکار از سیر مقتدای تا قدم در سلوک نه نهد، لهذا پیش گاه این اکابر بلند افتاد و ابتداء ایشان متضمن نهایت گشت - این بیان کسے گمان نبود که از عدم تمیز بین حسن اسلام و قبح کفر لازم می آید که پا از دایره مشرع بیرون نهاده باشد، و مشایخ فرموده اند کُل حقیقه رد تها الشریعة فیهی زندقه - زیرا که در کفر و اعتقاد است اعتبار خلق او که تعلق بخالق دارد و اعتبار کسب او که به بند متعلق است، و شک نیست که خلق کفر قبیح نیست - و صاحب فتاء که از مزاحمت کثرت خلاصی یافت بجمع حقیقت رسیده است، تبیین که شود در این حال همان اعتبار اول است، پس حکم بفتح آن چنان نماید و اعتباری که ملحوظ نیست چگونگی بر حکم قبح کند و متمیز سازد - بعد از آن باز اگر بهوش آید و حضور می که از خود زایل نموده بود بحق سبحانه منسوب داشت و یافت که او تعالی خود بخود حاضر است، بقاء حقیقی مستعد گردید و از حیرت و جهل بعلم آمد و از جمع بفرق بعد الجمع کرم گشت و فناءش ببقاء ثمره بخشید و از ضیق علم یقین و سر عین یقین بفضا حق یقین تبختر نموده بحقیقت اسلام تجلی گشت و گفت ع دلم بکعبه اسلام مائل افتاد است

بعد از آن جمیع را بشهود احدیت در کثرت می رسانند و بتوحید وجودی مخطوظ میدارند این جماعت می فرمایند که هر چه در عرصه وجود است هستی او عین ذات اوست و آن ذات واجب است جل و علا، زیرا که اگر هستی او تعالی زائد بر ذات او باشد آن زائد البتة غیر خواهد بود و لکن الا شئین متغایران، پس ذات الهی جل شأنه محتاج بغیر باشد و احتیاج علامت امکان است و آن محال است و مسلم ابطال واجب الوجود پس تا چار هستی او عین ذات او خواهد بود - و ممکن چون وجود او از ذات او نیست البتة هستی او زائد باشد بر حقیقت او، و آن زائد یا عارض است ممکن را یا معروض او - اصحاب ذوق از راه وجدان یافته که حقائق عارض اند و وجود که هستی باشد

معروض است که قائم بالذات است و با سوا او قائم با و، و این جاست که فرموده اند **الْعَالَمُ**
أَعْدَاضُ جُمُعَةٍ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ - هوی است که وجود چون مبدا آثار است البته موجود باشد،
 و در ممکن اگر عارض بود البته موجود خواهد بود و بودی که عارض وجود است و همچنین وجود او وجود
 دیگر باشد تسلسل لازم خواهد آمد و آن باطل است پس عارضیت وجود باطل شد پس البته معروض
 باشد - و نیز بر تقدیر عرض جعل یا نفس وجود است یا در اتصاف و هر دو باطل است پس
 چنانچه در کتب معقول مشروح است **مَعَ مَا فِيهِ وَعَلَيْهِ** چون وجود معروض شد متحقق گشت که
 در عرصه کائنات ذات موجود حضرت حق سبحانه است، و با سوا او وجود نیست بجز باعتبار این که
 امور اند که منسوب اند بحضرت وجود که موجود حقیقی است و وجود او از ذات اوست - زیرا که اگر موجود
 حقیقی باشد وجودش عین ذاتش باشد یا عارض ذاتش، و چون هر دو شق متعین است
 پس وجودش بجز انتسابش بضررت وجود نباشد که فی حد ذاتها معدومات اند و این
 جا گفته اند **الْأَعْيَانُ مَا شَمَتَتْ رَايَةَ الْوُجُودِ** - این عوارض باید که از آن مطلق ناشی باشد زیرا
 که جز او تحقق ندارد پس تا چار کمالات مندرجه او بود که در مرتبه تنزل علمی تمیز شده حقائق ممکنات آمده
 و این حقائق متمیزه علیه بضررت وجود که ذات واهی است جل و علا نسبت مجهول الکفایت پیدا
 کرده و در مراتب ظاهر وجود منعکس گشته رنگ مرآت گرفته است هست نموده اند - و چون آن کمالات
 که حقائق ممکنات اند در مرتبه اطلاق عین مطلق اند و آن مطلق در مرتبه تقید عین آنها تا چار حکم بعینیت
 نمودند و گفتند -

در شکل بستان رهن عشاق حق است	لا بلکه عیان در همه آفاق حق است
چیزه که بود روزی بقیه جهان	والله که همان زوجه اطلاق حق است
غیرتش غیبه در جهان نگذاشت	لا جسم عین مجله اشیا شد

این بیان کسی توهم نکند که کثرت با وحدت متحد گشت یا وحدت در کثرت حلول نمودن با اتفاق
 کفر است، زیرا که حلول و اتحاد بر تقدیر متصور بود که وجودات متکثره باشد و در وحدت وجود این
 ادغام مرفوع است - قدوة احرار شیخ فرید الدین عطار قدس سره فرموده -
 اینجا حلول کفر بود اتحاد و هم کاین وحدت است یک بت که آمده

چنانچه صورت زید و مرایا مختلفه ظهور نماید و اختلاف ألوان و اشکال مرایا بهیئات متکثره ظاهر شود،
 درین جا موجود خارجی یک ذات زید است که در اراء و تخمیل در مرایا متعدد متکثر نموده است و
 این کثرت و همیة صورت زید کثرت ذات لازم نیاید و شائبه حلول و اتحاد پیدا نشود - **وَلِلَّهِ الْمَثَلُ**
الْأَعْلَى - در مانحن فیه موجود خارجی ذات واحد حقیقی است که تکثر را در آن راه نیست و تعدد را در آن گنجش
 نه، غایبه الامر از انعکاس کمالات در مراتب ذات و ظهور آن در مراتب صفات شعبه کثرت را بطول
 بطور آمده - عارف جامی قدس سره گوید -

ممکن ز تنگنا عدم ناکشیده رخت	واجب بجلوه گاه عیان نمانده گام
در حیرتم که این به نقش بدیع چیست	بر لوح منظر آمده منظور خاص و عام
باده نهان و حجام نهان آمده پدید	در جام عکس باده و در باده رنگ جام
جامی معاد و مبدا و وحدت است و بس	مادر میان کثرت و یهومیه و السلام

یعنی ذات احد جل سلطان آئینه داری ذات و ممکنات کرده و حقایق ممکنه مراتب آثار ذات
 واحد قمار جل شأنه نموده -

سوال - چون کثرت و یهومیه بود شریعت که بمناسبت آن کثرت است چگونه باشد -
جواب - کثرت و یهومیه نه باین معنی است که بجز و اختراع و هم باشد و سخت خیال، و هم رفع شود
 بلکه باین معنی است که در مرتبه اطلاق از آن نام و نشان نیست - مراتب تقیدات هر چند در مرتبه اطلاق
 تحقق ندارد، اما چون در مراتب تنزیل یعنی تنقیص شده و متعلق علوم الهی جل و علا گشته،
 از زوال بار تقاریر خیال محفوظ است، و بدان اعتبار مطلق کلیف این نشا و مناظر ثواب و عقاب
 دارا قرار گشته - و با جمله نروای بزرگواران اوست سبحانه که در مراتب مختلفه و احکام متضاده ظاهر
 شده - اطلاق احکام دارد که در مرتبه تقید کاذبه است، و همچنین تقید احکام دارد که در مرتبه اطلاق
 صادق نیست -

هر مرتبه از وجود حکمی دارد - گر حفظ مراتب نمکی زندقی
 مثلا حقیقت انسان که آن را در مرتبه اطلاق دو احکام است بلکه فی ذاتها میرا از احکام است، و در
 مراتب تقید و تعیین بقیه و تخصیص احکام مختلفه متضاده دارد هر چند فی الحقیقت وجود همان حقیقت است

و این اختلاف اشخاص جزو عوارض که جزو حقیقت است نه - اما بهمان یک حقیقت واحد را می بین
 حَيْثُ اِطْلَاقِ الْحَقِيقَةِ وَ التَّقْيِيدِ اَتِ الدِّهْنِيَّةِ وَ الْخَارِجِيَّةِ اَمَّا وَ احكام متکثره است
 که ظاهر بنیان را سبب توهم اختلاف آن اشخاص گردیده است - و شک نیست که چنانکه اشخاص
 حقیقت انسانی با هم تمیز عارضی دارند فی الحقیقت اتحاد دارند همچنین افراد حیوان که در حیوانیت
 شرکت دارند فی الحقیقت وجود همان حقیقت حیوانیه را است و انواع مندرجه تحت آن عوارض اعتبارا
 است، زیرا که وجود مطلق را است و قید جز با اعتبار نیست - کذا لک افراد جسم که در آنها وجود حقیقت
 جسمیه را است و اختلاف جز با اعتبار نه، و مسئله الْجَوْهَرِ ثَمَّ الْوُجُودِ که وجود همان حقیقت بسیط
 را است در مراتب منزله که جوهر باشد و جسم و حیوان و انسان و اختلاف اجناس و انواع و اصناف و
 اشخاص جز بر پندار نه، و تراجم آثار و احکام آن با اختلاف مراتب هم صادق و هیچ اشکالی لازم
 نه، و شاهد آنکه موجود همان حقیقت مطلقه جنس الاجناس است که در جمیع موجودات ساری است و
 با سماء متعدده ظهور فرموده و تقید آنش جز با اعتبار نیست، آن است اَنَّ الْاِنْسَانَ جِسْمٌ قَضِيَّةٌ
 صَادِقَةٌ، و معنی او آن است که در صورت مختلفه ذهنیه که صورت انسان و صورت جسم باشد
 در وجود خارجی با هم متحد اند - و چون جسم با انسان متحد شد و محتاج امر زائد گشت پس موجود فی الحقیقت
 همان جسم بود و تقید انسانی اعتباریش نباشد - و نیز چون جسم را درین قضیه با انسان اتحاد شده، قضیه
 الْحَجَرِ جِسْمٌ با حجر نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبه جسم اتحاد است بَدَاهَةُ
 پس جمیع مقیّدات با مطلق متحد شدند و همچنین با هم در مرتبه مطلق، و وجود حقیقت همان مطلق را مقرر شد
 و مقید آنش اعتبارات اوست که در مراتب تنزل تکثر و تعدد پیدا کرده در عرصه گاه ظهور آمده است -
 این است بیان مجمل مسئله وحدت الوجود و آنچه که متاخرین صوفیه تقرر نموده اند، و تمسک آنها
 فی الحقیقت کشف و وجدان است، اوله و بر اینست که بر آن ایراد نموده اند از قبیل تنبیهات است
 بر بدیهات قطب المحققین حضرت ایشان را بدین باب مقالات مفروده است در ضمن تحقیقات فائده
 و تدقیقات رائقه که مؤید است بکتاب و سنت و قرین است با عقاید اهل سنت جماعت میفرمایند
 که مقصود از سیر و سلوک تحصیل لازم بندگی است نه حصول ربوبیت خداوندی، و تحقیق معرفت نفس است
 بذل و انقضا و عرفان مولی جلّ و علا کمال غنا و اقتدار - کتابی که بحث ذاتی موضوع است

و بدناءت طبعی موسوم، او چگونه عین سلطان ذی شان باشد پس حکم بعینیت چنان وجه بود و قصه
 وحدت و اتحاد چگونه پسندیده باشد، مگر در حالت سکر و غلبه حال که اَشْكَارِی مَعْدُورُونَ -
 و الا اهل صحو و تمیز اتحاد و قاذورات و فضلات را با آن فاطرا الارضین و السموات که قدوسی صفت
 ذاتی اوست و متوجی اظهر صفات و هرگز تجویز نمایند، و بفرق اعتباری در میان مراتب تنزیه و
 مقالات تشبیه اکتفاء نکنند، و عبودیت را با ربوبیت در هم نسانند و بداهت عقل را از دست دهند
 و آنچه منسوبان وحدت وجود که بعینیت قائل اند گفته اند که حقیقت واجب تعالی هستی مطلق و وجود
 بحت است و بر این بنای مسئله وحدت وجود داشته که کما هو جَمْعٌ مَدْخُولٌ فیه است، زیرا
 که آن بر تقدیر مسلم باشد که ذات باری تعالی بوجود موجود بود و هستی کائن بود تا گفته شود که هستی
 او عین ذات او باشد - قطب العرفاء شیخ علاء الدوله منمائی گفته که فَوْقَ عَالَمِ الْوُجُودِ عَالَمُ
 الْمَلَائِكَةِ الْوُجُودِ یعنی در مقام اطلاق چنانکه سایر اعتبارات را گنجایش نیست، وجود را نیز که از
 جمله کمالات ذاتیه اعتباریه است در آنحضرت علیا بار نبود لَاعَيْنِيَّةٌ وَ لَا زِيَادَةٌ - هرگاه نزد این
 اکابر حیات و علم و سمع و بصر و قدرت و اراده و کمون که صفات حقیقیه اند و وجودشان زائد بر وجود
 ذات مقدس نیست، با وجود آن نمی توان گفت که حقیقت واجب تعالی علم است یا قدرت
 است مثلاً، همچنان وجود او تعالی چون زائد بر ذات نباشد چرا حقیقت واجب باشد بدیهی است
 که گفته ذات واجب تعالی مجهول مطلق است و قول باینکه حقیقت او تعالی وجود است و هستی
 مطلق منافی آن است با آنکه تعقل موضوع در کم در کار است - و چون مقرر شد که حقیقت واجب
 جَلّ و علا دراء وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادر است باشد از مصنوعات تعالی پس بر تقدیر
 معرفتیت او مرئوسات ممکنات را و عارضیت او، و بر فرض عینیت او مقیّدات کونیة او با غیریت
 او مرآت آنها را حکم عینیت در میان واجب مکن تصور بود پس قدر هست که آنچه در عرصه ظهور که چون
 پر تو است از انوار کمال او وظلست است اطلال شیون و اعتبارات او دایره ممکنات جزو مظاهر جمال
 و کمال او نیست، ناچار و الهان جمال لا یزال را نظر بدان ظلال نور الانوار نیست و مرایه مظهر از
 ساحت شود و شان ساقط است - و آن انوار مقدس مقتبس از ان نور است که لا شَرَفِيَّةٌ وَ لَا عَرَبِيَّةٌ
 نشان از ان است پس شود و منظور در پرده کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست - و فرقه را این اختفاء

مرآت و گمان اتحاد و تعلق باصل حکم عینیت و بربودت و اتحاد آورد، گفتند -
 مجموعه کون را بقانون سبق کردیم تصفیح و رقاً بعد ورق
 حقا که ندیدیم و نخواهیم درو جز ذات حق و شیون ذاتیه حق
 مانا که این اکابر از مزج تشبیه مطلق خلاصی نیافته اند و بجز تعلق بطلان بخت نرفته اند -
 با گل رخ خویش گفتم ای غنچه دهاں هر لحظه میبوسش چهره چون عشوہ دهاں
 ز دهنده که من بکس خوابان جهان در پرده عیال باشم بی پرده نهان
 و اگر در ریاض قدس تنزیه حقیقی عبور میکردند، عنان توجیه از هر چه بدایع چونی و چندی ملتمس است تا فتنه به پیچون
 می شتافتند و تشبیه را به تنزیه مختلط نموده داشتند و بحقیقت کلمه لایحه را منتفی می ساختند - هویدا
 است که مطلق از اوج اطلاق تنزل نرفته اند و مقتدر را در حقیقت عقیده عروج محال، هر چه
 تنزل است و بتقید آمده از اطلاق بر اصل دور است، ما للشراب و رب الاکواب و ان
 ملله لعننی عن العالمین - غناء ذاتی حضرت کبیر متعال آئینه بر تابد و آئینه را تاب مقابله
 آن نبود و ان الحادث اذا قورن بالقدیم لم یبق له اثر - آیه چوں وجود از اخص بحالات
 واجبی است و مبدء خیر، ممکن که حکم عدم ذاتی او دارد که ما وراء شر است اثبات نمودن جز بطلان تجزیه
 و استعاره مشکل است پس عالم را جز وجود و اراءت و خیال نصیب نبود چنانچه صورت متعکس
 در مرآت - فرق در میان هر دو ثبوت آن است که ثبوت عالم هر چند در مرتبه حس اراءت است
 اما صنع قادر مختار در همه مرتبه با آن متعلق شده تقریر پیدا کرده متیقن گردیده است و از اول
 بزوال حس و خیال محفوظ مانده و مورد احکام صادق گشته - و چوں وجود واجبی جل و علا در مرتبه
 خارج بود و تحقق عالم در مرتبه حس و اراءت، از وجود عالم تحدید واجب تعالی لازم نیاید که تجدید
 اتحاد و مرتبه را خواهان است - بدیهی است که صورت مرآتیت مصادم وجود و وجود زید که در خارج
 وجود ثبوت دارد نمی شود - این بیان وحدت وجود یعنی اثبات قدم و رفع حدودت بحصول
 پیوست و حقیقت توحید لا یشکک فی شئ که نفی ماسواہ او تعالی بوده باشد، و کینه فناء که از سالک
 نام و نشانه از ذات و فعل او ماند و نفی انتساب که بطور مشرب اول بحصول آید که آن صورت
 فناء است -

سوال - اهل وحدت وجود چوں قائل بجمع بین التشبیه و التنزیه اند باید که شهود ایشان اتم بود و ایمان
 آنها اکمل، زیرا که این جماعت مرتبه تنزیه حقیقی را مسلم داشته، تشبیه چوں از مراتب تعیین اوست بآن
 تنزیه ایمان داشته مرآت کمال مطلق میدارند -

جواب - لاسلم درین مشرب که مادر مقام تحقیق آنیم از تشبیه انکار و از مشاهده کمال لایزال در
 ظلال آن اعراض است، اما مابعد الاختلاف اطلاق لفظ عینیت و اتحاد است در میان تنزیه و تشبیه
 بر تحقیق ما عالم منظر کمالات است اما منظر عین ظاهر نیست و مشرب اهل وحدت وجود کان است
 و این مزج تشبیه و تنزیه دامن همت را از اطلاق حقیقی باز داشت و کارخانه سلوک را بمراتب تعیینات
 محصل ساخت - ماند تحقیق اعیان ممکنات، چوں سخن بتبذیل انجامید از خوف ملالت طبع مستمعان
 بوقت دیگر موقوف داشت - اگر مشیت موافقت نمود شمس از آن بجزیر آید - وَالظلال

مکتوب سی و نهم - بنام مولانا محمد صدیق کشمیری در کلمه الخیر فیما صنع الله سبحانه
 الحمد لله على ما لا يحصى من بركاته و انوار فضله - حضرت حق سبحانه ذات بابرکات مخدومی مکرری را شمول
 عنایات خویش بدو است سرفراز سازد که حوصله امانی آن بر تابد و در راحت استعداد نگنجد - چه آنچه در
 قضاء حوصله ممکن آید و موافق قابلیت او بود و امان عجز مطلوب از آن بزرگ است و سرودات کبریا
 او از آن متعالی، حصول آن جز بفضل راست نیاید و جز عنایت صرف راه با آن نبود که با علم از مرتبه
 مقدسه لنگ دارد و چشم عرفان و سلوک در آن بے نشان خیره - تا مکه کرم که مصحوب انوای اعز
 میاں محمد کجی مرسل بود و مشرف ساخت، مرقوم بود که الخیر فیما صنع الله سبحانه و رباب کفا
 چگونه راست آید بکرم یا ممکن است که مراد بخیر اصلح نظام عالم باشد و اوفق بحکمت عام، و ظاهر
 است که ضلال جماعت هر چه نسبت بذات شان شر است اما نسبت بحکم عام خیر است چنانکه کلمه
 معروفه لولا الحقی لخریت الدنيا ایماء بدان دارد، و حضرت خلیل الرحمن علی نبینا و
 علیه الصلوٰة والسلام در مناجات گفت و من ذریتنا امة مسلمة لك بکلمة
 التبعية رعاية لقضية الحكمة على ما قالوا - چنانچه در عالم صغیر که انسان باشد و در
 عالم اصغر که قلب بود بطغیان هوا یا نفسانی است، همچنان فضل ایشان در عالم کبیر با استیلا شیطان
 نفسی و آفاتی است، اگر نه ظهور شر و در اهل کفر و طغیان می بود ظهور نور خیر در اهل فلاح و ایمان ممکن

نمی بود. آنچه مرقوم فرموده اند که از خیر محض هر چه ظهور رسد محض خیر است و لیکن مقتضای محل خیر صورت شر پیدا کرد، باز سخن در اینجا می رود که آن محل نیز بصنع خداوندی است بجل و علاء اگر کفر شود که در اصل اقتضای اسم المصطلح است که جمیع را علاج سلوک آن طریق باید نمود و سخن در این مرتبه نیز در اینجا مکرر باجل این اشکال بطور صوفیه وجودیه ظاهر است بطوری که اگر بشر مطلق گریز نیست هر چه هست نسبت است و فی ذات همه خیر است، چنانچه در کتب سلوک تفصیل مشروح است و همچنین مشرب قطب المحققین حضرت ایشان مافلس ستره زیرا که حقایق ممکنات عبادات است که بالذات شر دارد و خیر مستعار و مستفاد از حضرت ذات واجب الوجود است پس در ظهور کمالات ذاتیه در مرایای اعدام شرارت نیست و هر شر از مراتب که عدم است که موطن نقص و فساد است شر شده است، کریمه و ماکلهم الله و لیکن کائنات انفسهم یظلمون ایماء بدان دارد. مناسب این مقدمه است آنچه متکلمین فرموده اند که خلق الکفر لیس یقین بل هو حسن و جمیل و انما فیکم الکفر فی کسبه پس ما در ماصنع الله اگر مصدریه است و معنی خیر فی صنع الله و فعلیه است و آن موجب است. و اگر موصوله است پس محصول او آن است که الخیر فی شئی صنع الله سبحانه. و آن نیز محقق است زیرا که مفعول و مصنوع الهی است بجل و علاء، مثلاً کفر فی ذات حسن باشد من حیث کونه منسوباً الی الصانع، و قبح باشد من جهة کونه منسوباً الی العبد و کسبه، و لا یحذف و رفیه. و القلا

مکتوب سی و ششم بنام شیخ عبدالاحد لیسر خود در شرح بیت حافظ
 المیزان علی علیه السلام

ماجرای کم کن و باز آ که مرا مردم چشم خرقه از سر بدر آورد و بشکرانه بسوخت خطاب بمعشوقه که بنابر معشوقی و استغناء محبوبی موصوف است و بحر حرف عز و سخن کسریا بر صفحه روزگار نشسته نموده می گوید، که ماجرای کبر و قصه غنا کوتاه کن و طریقه مهربانی و لطف پیشه گیر و بساط مهاجرت را در پیچیده بدولت خانه و موانست ده باز آ یعنی روح را پیش از تعلق باین بدن هیولانی و پیکر ظلمانی در بارگاه قدس وحدت حقیقت بارود و بحر میت آن حریم محترم شرف احترام داشت. باز بعد از قطع تعلق کثرت موهوم به سعادت قرب و وصال. خود را سرفرازی بخش،

و مراد از چشم که محل بصارت است دل است که موطن بصیرت است، و مراد از مردم چشم فواید است که مرکز قلب است که محل مشاهده الهی است. خرقه یعنی لباس تعین و تقید که حجاب حضرت اطلاق بود و غماض بر آفتاب احدیت، از سر یعنی خیال که محل آن دماغ است و وجود قیود جز در آن نیست زیرا که در مقام خارج و حقیقت جز اطلاق واحدیت را وجود نیست، چنانچه شیخ محی الدین ابن العربی قدس سره بیان فرموده الحی کان ماشتمت راحته الوجود بدر آورده از فیض خیال و دین کشیده بشکرانه بسوخت. شکر عبارات است از صرف عبد جمیع ما انعم الله علیه فیما خلق لا یجلبه پس حکمت در آفرینش دل آن است که تفکر در کمالات حقیقت نموده هر چه بدیع عدم موسوم است از نظر اعتبار ساقط کرده و از کثرت و همیه خیالیه گریخته باحدیت مطلقه آویزد، و از همه تافه بکعبه مراد توجیه نماید پس افتاء ما سوا و اهلک تعینات و همیه جزیره شکر باشد پس محصول برین نمط باشد که ماجرای جفاء بحر کم کن که موجب به تعلق باطن بود باین کثرت موهوم و تعینات کونیة امکانیه. و چون لباس دوئی و خرقه دوینی دریده شد و مطلق از پس غماض تعلقات متجلی گشت قصه فراق کوتاه باید و حدیث بجران با تمام رسد، اذ انتم الفقرفلهو الله بظهور آید و معاد حکم مبدع پیدا کند.

جای معاد و مبدع ما وحدت است پس مادر میان کثرت موهوم و السلام

سوال - هرگاه مانع وصال لباس دوئی بود و آن دریده شد و بعد ارتفاع مانع جز حصول مطلوب چاره نبود پس چرا گفت ماجرای کم کن و باز آ و گفت دور کن زیرا که کم ساختن ماجرای فراق مقتضی بقاء اصل فراق است.

جواب - دریدن لباس دوئی چون در شهود عارف است و در وجود محال از فراق چاره نبود از بجران گذرنه.

آن و هم بود که تو دوئی بر خیزد امکان وحدت بر او روی بر خیزد

سوال - هرگاه تعینات علمیه باشد پس با ارتفاع شهود کثرت ارتفاع تعینات علمیه لازم آید، زیرا که در خارج مطلق از ان نام و نشان نیست.

جواب - تعینات علمیه است اما چون معلوم است و در مرتبه اراءت ایقان یافته، با ارتفاع

خیال و وہم مرتفع نشود کہ انقلاب علم اللہ محال است۔

جواب دیگر آنکہ ارتفاع کثرت از علم بالکلیہ ممنوع است و وصول باطلاق حقیقی محال است

ع غناء شکار کس نشود و دام باز چین کایجا همیشه با و دست است و ام را

گرز معشوق خیالے در سر است نیست معشوق آن خیال دیگر است

تحقیق آن است کہ ان الله سبحانه سبعین الف حجاب من نور وظلمة کور فبعث

لا حرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه، هر چند حجب ظلماتی کہ حجب

امکانیہ است مرتفع شود اما حجب نورانیہ کہ عبارت از اسباب کبریا است و از استار عزت بر جاست

ع جنبش غایتی دارد و بعدی آن پایاں بمیرد تشنه مستقی و دریا همچنان باقی

ع با گلرخ خویش گفتم ای غنچه دہاں ہر لحظہ می پوش چہرہ چوں عشوہ دہاں

ز دخنہ کہ من بعکس خوبان جہاں در پردہ عیاں باشم بے پردہ نہاں

عزیزے گوید ع

غرض وراء امکان چه خیال فاسد است ای ہوس جمال سلطان بدل گدانشستہ

شیخ عبداللہ انصاری گوید ع

الہی یافت تو آرزو ماست اما دریافت تو نہ بازو ماست

دست بگیر بیان او نیست بازو کس بوالہوساں فضول سرگیریاں بر بند

نہ پاء آنکہ از کرۂ خاک بگذرم نہ دست آنکہ پردہ افلاک یردوم

ع لا مینک الفرام و لا عنک الفرام

ع چه من سرمایہ جز غم ندارم چرا ہر لحظہ صد ماتم بدارم

و می تواند کہ این بیت خطاب باشد از خداوند عین الیقین بصاحب علم الیقین یعنی ماجرا

استدلال و بحث و قیل و قال کوتاہ کن و ازین تنگنا بدال باز آ و بساحت دل در گاہ مرا مردم چشم

یعنی دیدہ شود و خرقة علم را کہ حجاب اکبر است از سر برداشستہ است، و از دماغ کہ محل عقل

است بدر آورده بشکرانہ بسوخت و نام و نشان ازل نگذاشت، چرا کہ در فضاء عین حجاب علم

گنجائش نیست۔ و این رفع حجاب موجبیت است از حضرت دہاب و مورد ذکر محبت و تعالی۔

و نیز می تواند خطاب صاحب علم باشد مجاہدان را۔ یعنی ماجرا جہل مرکب یا بسیط کہ ناشی از

فساد نظر است یا تعطیل آن کوتاہ کردہ عقل و دانش را کار فرما کہ مرا مردم چشم یعنی عقل مستقیم و فہم

قیم خرقة یعنی لباس عبادت و ضلالت از سر من بدر آورده بنظر صحیح دلالت فرمودہ بشکرانہ بسوخت

و نیز می تواند کہ این شعر خطاب صاحب تجلی صوری باشد مبتدی را کہ بجاہدہ شروع و سلوک

نمودہ باشد و بدولت تجلیات زریں۔ یعنی ماجرا فراق از محبوب کہ نصیب تست بمن گو و کوتاہ

کن کہ مرا مردم چشم یعنی دیدہ باطن من یا مرشد کامل من خرقة غفلت از سر من بدر آورده بشرف تجلی

رساندہ بسوخت تا در صورت اشکال بجمال محبوب ذوالجلال خود متلد ذام۔ ع

درود یو ارجو آئینہ شد از کثرت شوق ہر کج می نگرم روء ترا می بینم

و تجلی کہ این بیت خطاب صاحب تجلی معنوی باشد بصاحب تجلی صوری یعنی لے آنکہ از پردہ صورت

مشاہدہ جمال بکیف می نمائی و از کثرت موی مومہ ظاہرہ بالکل خلاصی نیافتی و احدیت را در کثرت

من حیث الکثرة مطالعہ می نمائی و از صورت بمعنی پئے نبردہ ماجرا خود کوتاہ کن و بمن تبلیس حق

بیاطل کن کہ مرا مردم چشم یعنی دیدہ معنی بین من یا مرشد کامل من خرقة شہود صورت را بدر آورده بدولت

شہود معنی رساندہ بشکرانہ بسوخت ع

صورت پرست غافل معنی چه داند آخر کو با جمال جاناں نہاں چه کار دارد

چنانکہ در محلے بیاں اشعار نموده می گوید ع

چشم آلودہ نظر از رخ جاناں دور است بر رخ او نظر از آئینہ پاک انداز

و نیز می تواند خطاب باشد از صاحب تجلی ذات بصاحب تجلی صفات۔ یعنی ماجرا تعلق بشیون

صفات کوتاہ کن و با وجود طلوع احدیت ذات بعبود علم کمالات نگرا کہ مرا مردم چشم یعنی ذات

احد کہ چشم کنایہ از عین ثابتہ است و مردم چشم ذات مطلقہ کہ الحق یتعین فی کل متعین

خرقة یعنی حجاب نوریت صفات از سر یعنی مبدع تعینات کہ مرتبہ اطلاق باشد از دیدہ شہود من بردہ

بشکرانہ یعنی جزاء ہمت من کہ در حجت ذاتی نموده ام بسوخت و اثرے ازل شود نگذاشت۔ و نیز

می تواند کہ خطاب باشد از سالک کہ از مجاہدہ یاد رشاہدہ می نمد بخود یعنی لے نفس بعد از آنکہ مجاہد

شدیدہ نمودی و سلوک طریق پرستی شریعت کردی ماجرا یأس بوصول بارگاہ مشاہدہ و لحوق پیشگاہ

حقیقت کوتاه کن که مردم چشم یعنی محبوب من که درین مجاهدات و ریاضات منظور نظر طلب و مشهود دیده
حُب من اوست و گرمی صفت جمیله او و شاکری سمت جلیله او خرقه از سر یعنی حجاب تعینات از
دوش غناء ذاتی خود که بر روی اطلاق کشیده بر آورده و از پیش نظر و اله جمال ذاتی خود برداشته بشکرانه
یعنی بجزای مجاهده که در راه طلب او رفته بسوخت و اثری از آثار آن در دیده نشود نگذاشت - و نیز
می تواند که این خطاب باشد از عاشق شوریده که از تنگنا عقل بر حل رفته بفضاء جنون رسید باقی
که در بند عقل گرفتار است - که ای محبوب عقل عقیله عقل ما بجزای هوشیاری کوتاه کن و قصه فکر دور اندیش
بگذار که مرا مردم چشم یعنی دل دانا من خرقه عقل معاش که مجبول است بر مزاولت اراده باطله و اعراض
از طلب اعلی و مقصد اسنی از طبیعت کونی که مزاحش از آب و مینی سیراب گشته بر آورده است
و خلعت عقل معاد و علم اعلی پوشانیده از ما سوا غفلت و در حضرت مولای علی الاطلاق حضور بخشید
چنانکه خود با آن اشعار نموده میگوید -

خرقه زهد مرا آب خرابات بسرد خانه عقل مرا آتش نمخانه بسوخت
و نیز گفته -

چون شدم مجنون رُو عشق لیل در جهان عاقل پند می ده همچون من دیوانه را
و نیز می تواند که خطاب باشد از عارف آزاد برادر که در بند طاعت خود گرفتار است یعنی بهر
غوره پندار حضور خود کوتاه کن و از صولت زهد و عبادت خود در گذر که مرا مردم چشم یعنی مرشد کامل من
خرقه غرور و سرور مجاهده از سر من کشیده بشکرانه بسوخت و نامی از آن نگذاشت - چنانچه
اشعار می بدان نموده می گوید -

تو بیخ و مصطفی و ره زهد و صلاح من و میخانه و زنار و ره ویر و کنشت
یک جواز خرمن هستی نتواند برداشت هر که در دار فناء در ره حق و ادب گشت
و این تربیت چون اواء واجب است از شیخ بجزای آن را بشکرانه بجا آورده و نیز می تواند خطاب
عاشق و اله بوده باشد بسلامت گر خود یعنی ماجرایی ملامت و قصه جفا کوتاه کن که مرا مردم چشم یعنی
محبوب من خرقه حجاب از پیش آفتاب جمال خود برداشته مرا بدولت عشق تواضع است و
بزدان محبت خود مبتلا ساخت چنانچه طاعت من طاق شده و خرمن صبر من بیاد رفته و این رفیع

حجاب و نقاب اواء آن شکر جمال است که حسن را ظهور و کار است و عشق را در پاء آن سر نیاز
هر کجا حسن می نماید رو می نهد سر بسجده عشق آن سو
یا لا الهی فی الا الهی عذرتی معذرتی منی الیک و لو انصفت لمتلم
بدی است که کفران که ضد شکران است عبارت از ستر نعمت است پس اظهار نیاز شکرانه
آمد مقرر است من شکر التعمه اظهارها - و هو سبحانه اعلم - و الاطلاق

مکتوب سی و هفتم - بنام اورنگ زیر عالمگیر سلطان الهند در غایت ترویج احکام شرعیه
الحمد لله الواحد القهار، والصلوة والسلام على حبيب سيد المقربين
الاخير، واليه الاطهار وصحبه الابرار - عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى يرضى لكم
ثلاثا ويكره لكم ثلاثا - يرضى لكم ان تعبدوه ولا تشركوا به شيئا وان
تختصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا، وان تناصحوا من ولاه الله امركم - و
يكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال - رواه احمد ومسلم
وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ثلاث مهلكات وثلاث منجيات وثلاث كفارات وثلاث درجات - فاما
المهلكات فشح مطاع، وهوى متبع، وإعجاب المرء بنفسه - واما
المنجيات فالعدل في الغضب والرضى، والقصد في الفقر والغنى، وخشية
الله في السر والعلانية - واما الكفارات فانتظار الصلوة بعد الصلوة وإسباغ
الوضوء على الكريهات، ونقل الأقدام إلى الجماعات - واما الدرجات فطعام
الطعام، وإنشاء السلام، والصلوة بالليل والناس نيام - رواه الطبراني - وعن
معاوية ابن عبيدة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث لا تدرى أين ينزل النار يوم القيامة، عين بكيت من خشية الله، و
عين حرست في سبيل الله، وعين غضت من محاربه الله - اما بعد ورة خاكسا بمقدار
بعض اشرف ارفع بندگان حضرت امیر المومنین ظل الله في الارضين، رافع اعلام

الشريعة الغراء قامع بنيان البدعة الغبراء، مالك السلطنة القاهرة كاسر
اعناق الكفرة الاكابر، محي السنة والاسلام رحمة الله على الانام، سب رانك
بحمد الله تعالى ازما عب بفرجات يافتم بتاريخ نعيم شهر حال براوي مسكنت ربيد، وبفرغ خاطر و
جمع همت بوظيفة دعاء كه شيوه فقر است مشتغل كريد - و چون اين دعاء ظهر الغيب متضمن صلاح عام و نظام
نظام است و از عظيم قلب و خلوص نيت، شمره ابيات و شرف قبوليت است - الحمد لله
بطول آفتاب هدايت ظلمات كفر و ضلالت روبا نعدام آورد و پنج الحاد و بدعت از يافتاد، و آيات
عدل و انصاف باقى على رسيد و آثار قطع دابر القوم الذين ظلموا و الحمد لله رب
العالمين بطريق پويست - مع هذا اگر راه غنايت و دين پرورى در باب رفع ما بقى من الفواحش و
المسكرات و منع برنج از منيات و مسكرات بمقتديان خدمات اسلام تا كيد اهتمام رود و نور على
نور است، و در باب تعمير مساجد مندرسه و مدارس معطلة و ترفيه علماء و فضلاء و تكريم زهاد و صلحا احكام
واجب الاستعلام شرف صدور بايد موجب اعلاء اركان شريعت بفضاء و تمكين دولت غلظ بطريق
اتم باشد - زياده بران جرأت از حداد و دواست - كمال بيگ كه حكم اشرف رفيع مقرر بود در مقام
حكم جهان مطاع و ادا حقوق اخوت فرو گذاشت دقيقه نكروه، رحمت خدا بر سمانه و حلال نمك -
والحمد لله اولا و اخرا و الصلوة على رسوله دائما و سرمد ا - والظلال

مكتوب ٣٨ سى و هشتم - بنام شيخ ابراهيم مدرس مدينة منوره - و معرفت الهى و دور
افضليت طريقه نقشبديه -

الحمد لله على ما لا يحصى - اما بعد حمد الله العزيز الشاكر و الصلوة على
رسوله خيرا الانام، وعلى اله واصحابه دعاة الناس الى دار السلام، فيبلغ العبد
الضعيف محمد سعيد العمري النقشبندى الاحمدى الى الاخ الكامل الحبيب
الحقيق الفاضل المصدق الشيخ ابراهيم الجيادى المدنى سلمه الله سبحانه
وابقاءه و اوصله الى غاية ما يتمناه هدية النجاة والسلام، ويدعوه من صميم
قلبه بالسلامة والاستقامة والعافية والكرامة، ويحول من الله الكريم ان
يجعله مفعولا بالاجابة والقبول - وسأل من فضله ان يرزقه علما و لذة، فان

علم الظاهر اذا اقرن بالعمل و قورن بالاخلاص اورث معرفة الاسرار التى هى
المقصود الاعلى و اطلب الاسنى من الافعال الظاهرة و الاعمال الصالحة كما اشير
اليه في قوله تعالى هو الذى انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب
واخر متشابهات ط الآية - ولا شك ان المقصود من الاطرظ هو التنازع، فكذلك المقصود
من المحكمات اسرار المتشابهات التى للراغبين الذين هم اهل الوراثة الواصلين
الى درجات متابعة سيد المرسلين عليه وعلى اله افضل الصلوة و اكمل النجاة
حظ و افرق منها - وليعلم ان الطريقة النقشبندية التى شرفتم باخذها و احرازها
اقرب طريق الى تحصيل هذه الدرجة العليا، وفيها تقدم الجذبة على السلوك -
فالسالك لهذه الطريقة العلية جند و ب سالك وهو اسمع بالمراد والمحبوب -
وفي سائر الطرق شروع السير من عالم الخلق وفي هذه الطريقة من القلب الذى
هو محل الجذبة - وهذا الحضور والالتذاذ الذى نجده في اول القدر من انوار
الجذبة - وايضا في هذه الطريقة التزام والاجتناب عن البدعة راسا والعمل
بالعزيمة والاجترار عن الرخصة مطلقا - وايضا فيه اندراج النهاية في البداية -
و اول القدر من منها استيلاء سلطان الذكر على الباطن بحيث يصير عاقل لا عن
نفسه و عما سواه، ثم الفناء في الذكر، ثم فناء الذكر والذاك في المذكور
الذى هو خلاصة مقام الشكر، ثم التشرف بمقام الصحو والبقاء والتخلق باخلاق
الله والتحقق بما اشير اليه في قوله تعالى اولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات،
وهو مقام في يسمع وفي يبصر، وبعده مقام جمع الجمع - رزقنا الله و اياكم قطرة من
بحار اذ واقفهم ومواجيدهم - والظلال

مكتوب ٣٩ سى ونهم - بنام اورنگ زيب عالمگير سلطان الهند - و رفارش شيخ
شهاب الدين برهانپورى -

عن انس رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال
من كانت نيته طلب الدنيا، شئت الله عليه امره وجعل فقره بين عينيه ولم

يَأْتِيهِ مِنَ الدُّنْيَا لَأَمَّا كُتِبَ لَهُ - وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الْآخِرَةِ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ
 غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ - أَمَّا بَعْدُ حَمْدُ اللَّهِ الْعَظِيمِ
 وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ وَإِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ فَازُوا مِنْهُ بِحُظٍّ جَسِيمٍ، وَرَأَاهُ مَا كَأَنَّ
 بِي مَقْدَارِ مَعْرُوضٍ خَادِمَانِ عَتَبَهُ عَلَيْهِ مِمَّنْ كَرِهَ أَنْ يَرَى أَحَقَّ حُجُوبٍ بِشَهْرِ حَازِرٍ سَيِّدٍ مُطْلَعٍ شَدِيدٍ
 حَقَائِقِ أَكَاوِشِ مُحَمَّدٍ بِرَأْيٍ نَوْرِيٍّ كَمْ كُجِّ رَفْتَهُ بُوْدُورِ حَلَّتْ نَمُودُ وَفَرَزْدَانِ الْإِشَالِ صَلَاحِ أَنْ شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ
 وَغَيْرِهِ دِيرِ شَهْرِ سِيدَنْدُوبَانِ تَقَارُومُ شَمْسِ سِتَّةِ أَنْدَاوِلُنِ مَرَجَتْ نَمُودَهُ بَرَاوِيْ مَسْكَنْتِ أَقَامَتْ نَمَائِدُ -
 بِرِيشَانِي أَسْوَالِ أَكْ جَمَاعَةِ حُجُوبٍ وَاقِفَتْ تَدْرِيحُ بِخَاطِرِ فَاتِرَاهُ يَافَتْ، وَحَلَّ يَلِ عَقْدَهُ دِرْ عَالَمِ اسْبَابِ بِلِسْتِ
 بَعْنَايَتِ وَتَوَجُّهَ إِشَالِ يَافَتْ، نَاجِيَارِدُ وَكَلِمَةُ مُصَدِّعِ خَدَمَتِ أَكْ سُدَّةِ سَنِيَّةِ كِشْتِ - بِخَالِ كَرَمِ فَرَمَائِدِ كِبَالَاتِ
 دِرْ كُشْبِيَا وَحَضْرَتِ حَقِّ سُبْحَانَهُ مُشْغُولِ بَاشْتِ وَبِمَوَارِدِ بَدْعَاءِ سَلَامَتِي أَكْ حَضْرَتِ عَلِي رَطْبِ لِسَانِ
 كَرْدَانْدِ - شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ بِأَوْدُودِ طَرِيقَةِ بَرِزْكَانِ خُودَا زَطْرِيقَةِ الْفَقَرَاءِ نِيَزْ حُظِّي كَرَفَتْ - بِالْجَمْعِ بُوْدُورِ حُلِّ كَرَمِ وَ
 تَرَحُّمِ اسْتِ، زِيَادَةُ بَرَاكِ كَسْتَاخِي زَفَتْ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِهِ
 دَائِمًا وَسَرْمَدًا - وَالْقَلْبُ

مكتوب چهل و یکم - بنام اوزنگ زيب عالمگير سلطان الهند - در ترغيب
 بر تائيد ارکان شريعت عزا -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ، وَعَلَى
 آلِهِ الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَبْرَارِ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَفَرْتُ
 فَاسْتَغْفِرُوا لِي أَعْفِرْ لَكُمْ - وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْطَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَعْطِيكُمْ - وَ
 كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ - وَمَنْ اسْتَغْفَرَنِي وَهُوَ
 يَعْلَمُ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى أَنْ أَعْفِرَ لَهُ، عَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي - وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ
 وَحَيَّكُمْ وَمَمِيتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَأْسَكُمْ أَجَمَعُوا عَلَى قَلْبِ أَشَقَى رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ
 مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ سُلْطَانِي مِثْلَ جَنَاحِ بُعُوضَةٍ - وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ
 وَمَمِيتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَأْسَكُمْ أَجَمَعُوا عَلَى قَلْبِ أَتْقَى رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

فِي سُلْطَانِي مِثْلَ جَنَاحِ بُعُوضَةٍ - وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَمِيتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ
 وَيَأْسَكُمْ سَأَلُونِي حَتَّى يَنْتَهِيَ مَسْئَلُهُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُونِي،
 مَا نَقَصَ مِنِّي عِنْدِي مَعْدَرُ زُبْرَةٍ لَوْ غَسَسَهَا أَحَدُكُمْ فِي الْبَحْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَحَسَنَهُ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا عَفَرَهُ سَبْعُمِائَةِ ذَنْبٍ -
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ - أَمَّا بَعْدُ وَرَأَاهُ مَا كَأَنَّ بِي مَقْدَارِ بَعْضِ أَشْرَفِ أَوْرَعِ رَسَائِدِ كَرَامِ سَكِينِ مُقَصِّرِ جِبَالِ
 شُكْرَانِهِ إِحْسَانِ وَعِنَايَتِ بِي غَايَتِ حَضْرَتِ صَدْرِيَّةِ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ نَمَائِدُ كَمْ بُوْدُورِ فَضْلِ غُورِشِ
 فَتَحَ وَظَفَرِ شُكْرِ إِسْلَامِ كَرَامَتِ فَرَمُودُورِ وَهَمِ ارْكَانِ كَفَرُودِ بَدْعَتِ وَقَعَ رُسُومِ الْحَادِ وَزَنْدَقِ نَمُودِ - أَلْجَدُّ
 لِلَّهِ أَضْعَافُ مَا جَدُّهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ - بِعَرَضِ نَمَائِدِ كَمْ إِذَا سَمِعَ إِشَالِ بَشَارَتِ عَظَمَتِي بَرِي شَكْسْتِ
 زَاوِيَةِ نَمُولِ بِحَقِّ قَدَرِ شَادِي رُودَادِ نَهْ أَرُودِ مَصَالِحِ ظَاهِرِهِ كَمْ بِمُوجِبِ كَرِيمِهِ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا
 مَتَاعُ الْغُرُورِ وَبِرَاوِيْ عَتَبَارِ سَاقِطِ اسْتِ بَلْ كَمْ حَبِيتِ إِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ الْعَلِيَّاءِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ
 تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ - اِيْنِ هُوَا خَوَاتِمُ امِيدِ وَارِ اسْتِ كَمْ هَمَّتِ عَمَلِيَا
 مَصْرُوفِ تَائِيدِ ارْكَانِ شَرِيعَتِ عَزَاءِ فَرَمُودِ فَرَمَانِ اِهْتِمَامِ بِحُكَامِ وَمُتَصَدِّقَانِ اطْرَافِ وَالْكَفَافِ صَادُوشُودِ
 تَامَعِي بَلِغِ وَاجِبَتَا وَتَامِ دِيرِ بَابِ مَصْرُوفِ دَارِنْدِ، وَتَعْظِيمِ عِلْمَاءِ بِاللَّهِ وَابْرَارِ صَالِحِينَ بِوَجْهِ اِتْمِ وَكَمَلِ
 نَمَائِدِ، وَارْأَحْوَالِ رَعَايَا وَمَسَاكِينِ وَتَطْلُومَانِ بَوَاتِمِي خَيْرِ دَارِ بَاشْتَنْدِ - اِزْأَشْتِيَاقِ دِرْ يَافَتْ سَعَادَتِ حَضُورِ
 بِحَقِّ شَرْحِ وَهْدِ لَيْكِنِ تَامَالِ اِزْ تَوَارِ وَضْعُفِ وَبِي اِعْتِدَالِ مَزَاجِ طَبْعِ بِرْ صَرَفَتِ صَالِي زَسِيدِ اسْتِ - بِهَرِ حَالِ
 دِرْ هَرِ جَا اِزْ خَدَمَتِ اِدَاءِ وَطَائِفِ دُعَاءِ كَشْيُودَةِ فَرَاهِ اسْتِ فَارِغِ نِيَسْتِ، زِيَادَةُ بَرَاكِ جَرْمَتِ وَكَسْتَاخِي
 زَفَتْ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ دَائِمًا وَسَرْمَدًا -

مكتوب چهل و یکم - بنام شيخ محمد فرخ پسر خود - در نسبت ميانه و نسبت عالم
 خلق و تعبير رؤيت ذات جل سلطانه -

الحمد لله على ما علمه من فضل الله سبحانه يوم الخميس قبل الغروب بعد
 انحاء الصلوات المباركات التاميات الى حضرة سيد المرسلين عليه وعلى آله
 افضل الصلوات واكمل التحيات الثالث والعشرين من ربيع الثاني في المسجد الجامع

چند عقده اخلاق شرف اخلال یافت -

اولاً - ظهور نسبت که میان تعلق دارد که از زمین و بسیار دیگر است -

ثوّم - ظهور نسبت خاصه اصلیه که بعالم خلق تعلق دارد خصوص جزئی ارضی که آن ظهور از شوب ظلیت مبراست ، بخلاف ظهور عالم امر که از شوب ظلیت جدا نیست ، چنانکه تحقیق هر کدام در کتاب عالیہ تفصیل ثبت یافته است -

سوم - حل آن معنی که در مکتوب عالی مذکور است هر چند رؤیت نیست اما بے رؤیت هم نیست - بَعْنَايَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَبِصَدَقَةِ حَبِيبِهِ حَلَّتْ بَرْكَ رُودَاوُكُ الْعَالَمِ خَلْقِ تَخْصُوصِ بَحْرَةِ اَرْضِي تَعْلُقِ دَاشْتِ - هویدا شد که چون معامله از ظلیت وارد از حیطه تصور عقلی و عقلی ذمینی مبرا خواهد بود و نصیب از عیال که منزله از بیان است خواهد داشت - چون اصل الاصول بمنصفه گاه عیال آید و گوش باغوش رخت کشد چه نویسد که تعبیر از آن بچشمیغ نماید - هرگاه کلام او سُبْحَانَهُ منزله از حرف و صوت و مبرا از آلت سامعه و جهت در عرصه گاه سماع آید ، ذات مقدس جلّ سُلْطَانَهُ اگر بے کیف و بے جهت و بے مدخلیت آلت بحیثی که هیچ فتور در تنزیه و تقدیس راه نیابد متجلی شود ، چرا عمل رب و منظمه عیب بود - مَنْ لَمْ يَذُقْ لَحْمَ يَدْرِ - رَبَّنَا أَنْتَ نَامِنُ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشْدًا - غایه الامر درین دار هر چه رود در تماشایست لذل معنی که بفروا و موعود است ، تا علو جهت سمو فطرت به رخس و خاشاک نه آویزد و به تنهائی دار الیقاع تمامی جهد نماید و باد و طواف عبودیت تمسک بجبل المبین کند ، لهذا حقیقت رؤیت خاصه آخرت گشت - زهار بید و وانش خود باز از دایره اجماع نه برآرد بلکه مشوف خود را تابع آن سازد - رَبَّنَا لَا تُخِزْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ - وَالْاِطْلَا

مکتوب چهل و دوم - بنام شیخ عبدالاحد پسر خود - در آنکه مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سُبْحَانَهُ برابر کلام مجید نیست -

بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ سَرِخَنَ که حضرت ایشان قُدّس سِرّه در آخر کار می فرمودند ، مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سُبْحَانَهُ چیز بے برابر کلام مجید نیست که صفت او تعالی بے پرده ظاهر شده و حسب حال میخوانند ع اندر سخن دوست نهان خوابم گشت

معلوم گشت و منکشف گردید که مبدء این گنجینه ذات منزّه است و مبلغ و منتها او عباد ، اگر منتها بواسطه بتواضع پیش آید و محزون و انکسار خرابه هستی خود را بشکست نماید و تشکر گرفته بار در حضرت اقدس دهد و رفع حجاب نماید ، چنانچه قول نبوی صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مؤید این معرفت است - عَنْ جَبْرِائِيلَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَشِرُوا فَإِنَّ هَذَا الْقُدْرَانِ طَرَفُهُ بَيْدُ اللَّهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ ، فَتَمَتَّ كَوَائِبُهُ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوا وَلَنْ تُقْتَلُوا أَبَدًا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ - غوسه درین باب در عشره ماه رمضان ۳۲۰ هجری میسر شد ، نداء و روادند که نسبت تو مرکزی است - تو حجه بحال یلای که از متاخران اصحاب حضرت ایشان مابود افتاده نمودند که از راهی به سیر نیازی دارد ، بعد از آن صحیفه احوالش را بتفصیل هویدا ساختند و بعضی مقامات که عبورش از زانی داشته اند اطلاع دادند - بهر حال تا مبادی تنزیه گذشت معلوم شد ، اما راه در پیش دارد تا بحضرت مطلوب رسد - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ - وَالْاِطْلَا

مکتوب چهل و سوم - بنام شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود - در شرح کلمه هر چه مقصود است محبوب است -

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ - شایخ قُدّس سِرّه فرموده اند هر چه مقصود است محبوب است ، تنبیه است مرعاید را که در وقت عبادت باید که طرح نظر جز ذات حضرت محبوب نباشد که عباد او تعالی بود زیرا که اگر علت غاییه که پیش نظر داشته باشند فی حقیقت عبادت است راجع بآن غایت خواهد بود که مقصود است - بدیهی است که خضوع و تذلل شی بجهت تحصیل امری خضوع بآن امر است پس تا مطالب تمام راحت از راحت مراد نکند ، شایان عبادت ذات بے همتا نبود - مانا که در عبارات اکابر اولیاء قُدّس سِرّه از هُجْر تعبیر از فنا فی حقیقی بفناء ارادت بجهت آن بوده باشد که مستلزم آن است ، و گویا نفس عبارت از اراده است و بآن سبب اماره نام یافته است که امارگی عبارت از حصول ارادت است که امر تابع آن است ، و چون صفت اراده فانی شد فناء نفس محقق شد - شیخ اهل قُدّس سِرّه اشاره بآن در فتوحات مکیه نموده است لکن مذاق حضرت ایشان ما رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ آبی ازین معنی است ، زیرا که فناء ارادت فناء صفات است ، هر چند مستلزم نخور از فناء آن است ، همچنین فناء صفات مستلزم فناء نیست نفس را فناء تم و قتی بحصول آید که نفس

ذات و آثار خود فانی گردد و از دشمن بعین که بمعادت مولای نعم منتصب شده است نام و نشان
نماند مغلوب و مقهور دیگر است و فانی و متلاشی دیگر۔

سوال۔ اکابر سلف از صحابه و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین طلب جنت و استعاذه
از نار نمودند و اندوختن و نوبت و کرمه یزدعون ربهم خوفاً وطمعاً نیز صریح است
دریں که مطمح عابد تواند بود که خوف و طمع باشد۔

جواب۔ طلب جنت نه بآن جهت است که تماشا گاه است و استعاذه از نار نه برائے اینکه
محنت گاه است، بلکه برائے موضع وصل و پیوسته است، با آنکه خوف و طمع عبارت از جلال
و جمال ذاتی می تواند بود۔ فاقهه۔ و هو سبحانه أعلم۔

مکمل ۲۲۲ چهل و چهارم۔ بنام نصیر خان۔ در آنکه دنیا مزرعه آخرت است۔

نحمدہ علی الاشیء و نصیحتہ علی اکرم انبیاءہ۔ حضرت حق سبحانه و تعالی سرگرم محبت
خود داشته بتابعیت سید الکونین سر بلند دارد۔ یعنی اللہ سبحانه و تحسن افضالہ احوال شکستہ بال
این ذرہ تغییر بعافیت مقرون است۔ همواره سلامتی ذات بابرکات با حصول مرادات و ترقی درجات
از و اہب العطا یا مثلت می نمایم، چون دعاء ظہر الغیب اسرع باجابت است امید شرف قبول
است۔ بدتے ست کہ خبرے از اخبار ایشان نرسیده است، چشم انتظار در راه است۔ انتظار ہم
از حد گذشتہ، ناچار قاصد مخصوص را روانہ خدمت ساخت تا بزودی بر اخبار فرخندہ آثار اطلاع دهد
و از کشاکش نگرانی رها کند۔ یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان ذلک الساعة شیء عظیم۔ معنی
نماید کہ دریں دایره فناء کہ متاع غرور است سر انجام و اراخلود حاصل شود تا بعد انقطاع اختیار و
انقضاء مدت حیات ندامت نقد وقت نباشد و یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ
زبان حال و قال نشود۔ باید کہ طلب مطلب اعلی و شوق وصول مقصد آنست همیشه دامگیر بود۔

در جہاں شاہدے و مافارغ در قدح جگر و ماہوشیار
زین پس دست ما و دامن دوست زان پس گوش ما و حلقہ یار

اگر دنیا مزرعه آخرت و وسیله وصول درجات نعیم بودے میں از بازیچہ اطفال نبودے۔ یا ایہا
الناس ان وعد اللہ حق فلا تغربکم الحیوة الدنیا ولا یغترکم باللہ الغرور۔ ان

الشیطن لکم عدو و فالتخذہ عدواً۔ انما یدعو جزبہ لیکونوا من اصحاب
الشعیر۔ ہر چند حرف نصیحت ازین مذنب سر یا تقصیر بآن زبده خاندان انتقامت فی امتی تحمیل
حاصل است، لیکن فرط محبت و ہواخواہی برآں مے دارد، امید عفو است۔ فضائل و کمالات
دستگاہ میاں شرف الدین بخدمت مستعد شدہ باشد۔ چون مشار الیہ از مقتضات روزگار است حقین
است کہ قدر صحبت ایشان شناختہ باشند۔ والظلا

مکمل ۲۲۵ چهل و پنجم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند۔ در خوف
خاتمہ و در تعظیم و توقیر علماء۔

الحمد لله الذی اعلیٰ معالم الاسلام و رفع قواعد الدین و محمد ہالکنا و
والصلوة والسلام الاتقان الاکملان علی من ارسلہ ہادیا سبیل السلام و علی الیہ
الاطہار و صحبہ الاختیار۔ اما بعد ذرہ خاک سار بے مقدار محمد سعید بعض بندگان شاہزادہ و دیندار
عالیقدر مجمع السعادات و کمالات البہیۃ الانوار و الاسرار ربی العلماء لمجاہ الفقراء مد اللہ
تعالی ظلال اقبالہ و احسانہ، مے رساند کہ ہمت سامیہ آل عالیحضرت چون بترویج قلت
بیضاء و تائید شریعت زہراء تمام و کمال مصروف است و دریں آخر الزمان کہ او ان تراکم ظلمات و
توار و محدثات و مبتدعات است شاہ سوار مضارستقامت ذات اشرف است، بر ما فقرہ
زاویہ نشینان غربت و مسکنت لازم است کہ بدعای سلامتی و فتح و نصرت ایشان در اوقات حسنہ
مشغول باشیم۔ و چون این دعاء متضمن خیریت عام است و ظہر الغیب صادر است، امید
شرف قبول و اجابت دارد، و یرحمہ اللہ عبداً قال اوسینک نشان سعادت عنوان کہ بایں
ذرہ حقیر صادر شدہ بود و رو او اک مشرف گردید و در یوزہ دعای سلامتی خاتمہ رفتہ بود، بطلانہ آل
خوشحالی عظیم روداد۔ حمد اللہ سبحانه کہ حضرت غنی علی الاطلاق ذات انور را دریں جاہ و جلال
سلطنت کہ شمر انواع شکر و غفلت است بسعادت خوف خاتمہ کہ مبینا بحشیۃ اللہ است اوم
اللذات ممتاز گردانیدہ۔ در حدیث نبوی علی مصدقہ الصلوۃ والسلام و الخیرۃ اللہ است
کہ دو خوف جمع نشود نہ دامن، آیت کریمہ یخشون ربہم و یخافون سوء الحساب
مشعر این معنی است۔ اما شیخ عبد العظیم رحمۃ اللہ علیہ در ترغیب ترہیب آورده است



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ - الْأِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابَّ
 نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسْكِينِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا
 عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنْ أَخَافُ
 اللَّهَ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَسْتَهْمَا النَّارَ أَبَدًا
 عَيْنٌ بَاتَتْ تَكْلَأُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ خَرَجَتْ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ دُبَابٍ مِنْ خَشْيَةِ
 اللَّهِ - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ - وَعَنْ مُسْلِمٍ بَنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ بَاصِلًا فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ رَمَوْا - وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ وَقْدَانِ وَصِيَّتَانِ إِلَّا
 الدُّمْعَةُ فَإِنَّهُ يُطْفَأُ بِهَا حَارٌّ مِنْ نَارٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَشَعَتْ
 جِلْدَةُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَهَاوَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَاوَتْ عَنْ الشَّجَرَةِ
 الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا - رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ حِبَّانَ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ، قَالَ أَفْضَلُهُمْ
 أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - قَالَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَرُ، قَالَ أَكْبَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَكَثْرُهُمْ
 وَمَا يَعُدُّهُ اسْتَعْدَادًا أَوْلَىكَ الْكَفَاسُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ - حسب الاشارات اين احقر
 در اوقات حسن بعد دعاء سلامتی و مزید توفیق و از دریا و اقبال بدعاء سلامتی خاتمه ایشان مشتغل شده
 امید است که میسر خواهد شد به مشیت سُبْحَانَهُ - و از جمله امور معینه حسن خاتمه التزام قسرات
 سید الاستغفار است لیلًا و نهارًا - در شکوة مذکور است عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ أَنْ
 يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ
 وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ
 بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - قَالَ، مَنْ قَالَ مِنْ الشَّهَارِ وَهُوَ

مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَمَّى فَيُؤْمِنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَ لَهَا امِنْ
 الْيَلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَيُؤْمِنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -
 و نیز در صحیفه سعادت مثلث علم باطل رفته، هر چند که داند که حضرت حق سُبْحَانَهُ حضرت ایشان
 را ملکه هر دو دولت عطا فرموده، مَعَ ذَلِكَ از حضرت و باب سوال مزید بر مزید نماید، بخیر و
 اجابت مقرون باد - از جمله امور معینه سعادت علم و عمل عظیم و توقیر علماء است و اهتمام ایشان این طبقه
 علیا - اگر بدرجه آنها نتواند رسید بوجوب المیزه مَعَ مَنْ أَحَبَّ که حدیث صحیح است بدولت
 معیت مستعد خواهد شد و شریک مراتب ایشان خواهد گشت که علماء را سخین شمول بدی و نجوم
 استزاء اند - در ترغیب و ترهیب مذکور است عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً
 فَأَتَفِّقَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحْيَاءِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ، ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ
 أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ فَضَّلْتُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى ذَنَابِكُمْ
 ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحَمَلَةُ فِي حَجَرِهَا
 وَحَتَّى الْحَوْتَ، لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَحْفُ بِهِمْ، الْمُنَافِقُ ذُو الشُّبْهِةِ
 فِي الْإِسْلَامِ، وَذُو الْعِلْمِ، وَامَامُ مُقْسِطٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ - این مقصر
 نیز در یوزه گراست که در اوقات شرفیای سکن را بدعاء سلامتی ایمان و نجات از کید نفس شیطان
 یاد آوری می فرموده باشند - مندری از ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا از رسول الله صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آورده که دو دعاء است در میان آنها و میان حق تعالی حجاب نیست دعاء
 مظلوم و دعاء مردم برادر خود را بطهر الغیب - و در روایت ابی هریره رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ واروده که سه
 شخص است که دعاء ایشان رد نیست صائم و امام عادل و مظلوم - به مشیره زاویه فقیر خواجه محلی الدین
 چول باراده ملازمت عالی که من تربیت صوری و معنوی است و شمر ثمرات و این محرم بارگاه
 سلطنت گردید، این فقیر نیز بدو کلمه نامر بوط مصدر خادمان عقیبه علیه گشت - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَعَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْقُدَى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَحْبِهِ الْبَرَكَاتُ الْعُلَى -
مکتوب چهل و ششم - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان هند - در نسبت محبت و
 فضائل طریقه نقشبندی و در معنی مریدی و مرادی و احادیث و فضیلت بعضی اعمال -
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ مَرَايَا كَمَالِهِ، وَصَيَّرَ أَرْوَاحَ الْكَامِلِينَ
 مَشَاهِدَ جَلَالِهِ وَجَمَالِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
 سَيِّدًا أَوْ إِمَامًا أَوْ لَدُنِّيَّاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمُسْتَأْذِينَ بِأَدْبَابِهِ - اِنَّا
 بَعْدَ بِنْدَةِ فَاسَاذِ رُفْعَةِ مَقْدَارِ مُحَمَّدٍ عِيدِ نَجْمِ مَتِ شَاهِنِ رَاوِدِ عَالِيَةِ رِئَاسَةِ الْمَلِكَةِ
 الْبَيْضَاءِ وَمَرْجُوحِ الشَّرِيعَةِ الْغُرَاءِ، مُؤَيَّدِ الدِّينِ الْقَوِيَّ، مُسَيِّدِ أَحْكَامِ الصَّرَاطِ
 الْمُسْتَقِيمِ، رَفَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ قَدْرَهُ وَشَرَحَ صَدْرَهُ رِسَالَةً، كَيْ يَهْدِيَ بِهَا بَادِيَانِ
 مَانِعِ لِقَاءِ صَوْرِي سَتِ وَمَوْجِبِ هَجْرَانِ وَدَوْرِي، اِمَّا چُونِ عَوْدَةٍ وَثَقِيَّةِ مَحَبَّتِ قَوِي سَتِ، قَرَبِ
 مَحَبَّتِ مَحْنَوِي كِي لَازِمُهُ حُبِّ اسْتِ نَقْدِ وَقْتِ اسْتِ، قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ
 الصَّلَوَاتِ وَأَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ الْمَرْغُوبَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ - مَقْصُودِ زَائِرِ سِلُوكِ وَدَوَامِ ذِكْرِ وَحُضُورِ
 تَحْصِيلِ نَسَبِ مَحَبَّتِ اسْتِ كِي مَثَرِ جَمْعِ نَعْمِ جَلِيلِهِ اسْتِ - سِرِّ صُنُوفِ مَحَبَّتِ اَنِ اسْتِ كِي اَزَالِ
 طَرَفِ بَاشَدِ، وَهَرِ چِهْ بِأَخْفَرِ عَالِي مَنُوبِ اسْتِ اَعْلَى وَاَكْمَلِ اسْتِ - وَشَكِ نَسَبِ كِي اَنِ
 مَوْجِبِ اسْتِ - وَاقْرَبِ طَرِيقِ وَصُولِ اِيں مَوْجِبِ تَحْصِيلِ وَكَمِيلِ مَرَاتِبِ مَتَابَعَتِ حَضَرِ حَبِيبِ
 رَبِّ الْعَزَّتِ اسْتِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ
 أَكْمَلُهَا - كَرِيمُهُ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ يُغْفِرْ لَكُمْ اللَّهُ مُشْعَرِ اِيں اسْتِ
 وَسِيلَةُ دَوْلَتِ اِتْبَاعِ كِي مَنَاجِ مَحَبَّتِ اسْتِ مَعْنِي مَجْبُوبِيَّةِ طَرِيقِ حُصُولِ مَحَبَّتِ دَوَامِ كِي دَرْمِيَانِ ذِكْرِ مَحَبَّتِ
 مَلَا زَمْتِ اسْتِ وَلِذَا كَفْتُهُ اَنْدَ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ - وَبَدِيهِ سَتِ كِي دَوَامِ ذِكْرِ وَحُضُورِ
 لِسَانِ مَتَعَذَّرِ اسْتِ - سَحِي بَايْدِ نَمُودِ كِي دَلِ بَهْوَارِ بِيَا دَالِمِي بَاشَدِ وَحُضُورِ بَكِيْفِ دَالِمِي نَصِيبِ وَقْتِ كَرْدِ
 بَحْدِ كِي غَفْلَتِ رَا بَرِ كَزْ كُنْجَاشِ نَبَاشَدِ - فَرَضًا اَكْرَطَا هَرِ بَرِ اَشْغَلِ كَرَفَارِ شُودِ بَاطِنِ مَتَلُونِ نَشُودِ وَازِ
 حُضُورِ نَعِيبِ نِيَايِدِ، وَرِجَالُ لَا تَلْهِيهِمْ تَجَارَةٌ وَكَابِيعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ نَقْدِ مَالِشِ بُوْدِ -
 اِيں نَسَبِ شَرِيفِ هَرِ چَرِ نَصِيبِ مَنْتَهِيَانِ اسْتِ كِي بِحَقِيقَتِ فَنَاءِ وَنَسَبِ رَسِيدِ اَنْدَ وَازِ شَرِ

معاذات اماره و ارسته، اما مبتدیان طریقه نقشبندی علیه التحية والرضوان من حضرت
 الملائكة که شرب از اندراج نهایت فی البدایت، که خاصه این طریقه علیه است و از آنجا حضرت
 خواجہ نقشبند قدس سره فرموده اند که ما نهایت را در بدایت درج کرده ایم، چشیده اند، از آن
 دولت غفلت خط وافر گرفته اند و نصیب از خلوت در انجمن دارند -
 از برون در میان بازارم و زردون خلوتی ست بایارم
 و اشاره باین نسبت شریفه است آنچه فرموده اند -
 از درون شواشتنا و زردون بیگانه و ش این چنین زیباروش کم می بود اندر جهان
 نقشبندی عجب قافله سالارانند که برند از ره پنهان جسم قافله را
 از دل سالک ره جاذبه صحبت شان می برد و سوسه خلوت و فکر چله را
 و این ذکر قلبی که درین طریق معروف است مثر جذبه است - و لهذا درین طریق جذبه مقدم آید بر
 سلوک، و مجذوب سالک رونده این راه نام یافت - مقرر است که مجذوب سالک افضل
 از سالک مجذوب است، زیرا که مجذوب نصیب از معنی مرادی و محبوبی دارد و مخلصی نشان حال
 او، بخلاف سالک مجذوب که نصیب از مریدی و محبی یافته و مخلصی راه حال او - از مریدی تمام او
 و از محبی تا محبوبی فرق بسیار است، که مریدی رفتن است بپای خود و مرادی بردن است
 کشان کشان، و لذا گفته اند الْمُرِيدُ يَطْلُبُ الْمُرَادَ وَالْمُرَادُ يَهْدِي بِتَحْقِيقِ اِيں سخن آن
 است که درین طریقه علیه شروع سیر از قلب است که مورد جذبه است، بخلاف اکثر طرق
 که شروع سیر از عالم خلق است و مجاهده ظاهر که بسلوک تعلق دارد، بعد تحصیل مجاهده و سلوک مجذب
 می آید و برتریه معرفت مشرف میگرد و بخلاف این طریقه سنییه که شروع از جذبه می فرمایند و در ضمن
 آن مراتب سلوک سلوک میگرد و دو کار بنهایت نهایت می رسد - و ازیں بیان حقیقت اندراج
 نهایت فی البدایت هویدا گردید، چه نهایت و گیران وصول بدولت جذبه است که جذبه
 مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تَوَارِي عَمَلِ الشَّقَلَيْنِ، و اَلِ درین طریق اول و پیش و این نسبت
 جذبه را سیر نفسی نامند و سیر مستیر و نیز آن را اقرب و اقرب فرموده اند، بخلاف سیر ثانی که شروع
 آن از آفاقی است و آن را سیر تطبیل نامند - و نشان شروع جذبه یافتن انجذاب و کشش است

دل را مبر از شش جهت، و گاه است که جهت فوقانی متوجه گردد و در ضمن آن غیبت از حواس و
 انحلال و استهلاک و فرو رفتگی و خلاصی از اغیار اگر بایر نغمه است غلطی و بدشیر عادت ترقیات -
 حضرت خواجہ نقشبند قدس سره فرموده اند که نسبت ما انعکاسی است، یعنی درین طریق ترقیات
 بیشتر منوط با انعکاس فیض است از باطن شیخ - هر چند مسترشد آئینه باطن را بحسب شیخ مقتدا و
 تحصیل راه مناسب و متابعت او نور سازد فیض از باطن شیخ منعکس شود و بجز صحبت و محبت
 از فیض نقس با وج کمال برد، قال علیه السلام هم القوم لا یشتق بهم جلیسهم - رواه
 البخاری - و لکن کلکلام بخاتمہ حسنہ فی فضائل الصالحہ - عن الحارث الثعلبی
 أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله أوحى إلى يحيى بن زكريا خمس
 كلمات أن يعمل بهن فكانه أبطأ بهن - فاتاه عيسى فقال إن الله أمرك بخمس
 كلمات أن تعمل بهن وتأمر بني إسرائيل أن يعملوا بهن، فإما أن تحبهم و
 إما أن تحبهم - فقال يا أحمى لا تفعل فإني أخاف إن سبقني بهن أن أخسف
 أو أعذب - قال فجمع بني إسرائيل بيت المقدس حتى امتلأ المسجد وقعدوا
 على الشرفات ثم خطبهم - فقال إن الله أوحى إلى خمس كلمات أن تعمل
 بهن وأمر بني إسرائيل أن يعملوا بهن - أولهن أن لا تشركوا بالله شيئا فإن
 مثل من أشرك بالله شيئا كمثل رجل اشترى عبدا من خالص ماله بذهب
 أو وربي ثم أسكنه دارا فقال اعمل وأدفع إلي، فهو يعمل ويدفع إلى غير
 سيده - فأيكم يرطه أن يكون عبده كذلك، فإن الله خلقكم ورزقكم
 لا تشركوا به شيئا - وإذا قمتم إلى الصلوة فلا تلتفتوا، فإن الله يقبل بوجهه
 إلى وجه عبده ما لم يلتفت - وأمركم بالصيام ومثل ذلك كمثل رجل
 في عصابة مع صرة من مسك كرم يحب أن يجد ريحة، وإن الصائم عنده
 أطيب من ريح المسك - وأمركم بالصدقة - ومثل ذلك كمثل رجل أسره
 العدو فأتوا ثقايدة إلى عنقه وقربوه ليضربوا عنقه - فجعل يقول هل لكم
 أن أفدي نفسي منكم فجعل يعطى القليل والكثير حتى فدى نفسه - وأمركم

بذكر الله كثيرا - ومثل ذلك كمثل رجل طلبه العدو سراعا في أمره حتى
 أتى حصنا حصينتا آخر رنفسه فيه - وكذا التبت لا يتجوز من الشيطان إلا بذكر الله - رواه
 الترمذي والنسائي بعضه، وابن خزيمة في صحيحه وابن ماجه والحاكم
 وقال صحيح على شرط البخاري ومسلم وقال الترمذي حسن صحيح - وعن ابن عباس
 رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أدب من أعطيت نفق
 أعطى خير الدنيا والآخرة، قلبا شاكرا وليسا ذاكرا وبدا على البلاء صابرا
 روجه لا تبغيه خوفا في نفسها وماله - رواه الطبراني في مسند جيد - وعن أبي
 سعيد رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أئمتا مؤمن أطعم
 مؤمنا على الجوع أطعمه الله يوم القيامة من ثمار الجنة - وأئمتا مؤمن سقى مؤمنا
 على ظمأ سقاه الله يوم القيامة من رحيق مختوم - وأئمتا مؤمن كنى مؤمنا على
 عري، كساه الله من خلائ الجنة - رواه الترمذي - وعن الحسن بن علي رضي الله تعالى
 عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال، لأن أطعم أخا لي في الله لقمة، أحب
 إلي من أن تصدق علي مسكين بدرهم، ولأن أعطى أخا لي في الله درهما أحب
 إلي من أن أصدق علي مسكين بمائة درهم - رواه أبو الشيخ - وعن أبي هريرة
 رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكتو دامن شهادة أن
 لا إله إلا الله قبل أن يحال بينكم وبينها - رواه أبو يعلى بسناد جيد على ما حكاه
 الحافظ عبد العظيم المنذري - والسلام عليكم وعلى سائر من اتبع الهدى والتمزم
 متابعة المصطفى عليه وعلى آله وصحبه الصلوات والبركات العلى -

مکتوب چهل و هفتم بنام خواجه محمد صدیق کشمیری و در حقیقت امکان و دعا برائے استقامت
 بر عقیده اهل سنت و طریقه مجدد الف ثانی و در کیفیت احباب بعد از حال حضرت مجدد الف ثانی
 رضی اللہ عنہ -

أحمد الله و سلام على عباده الذين اصطفى - نیاز مندی این ذره اخضر خجسته مشفق کرمی
 خواجه محمد صدیق سلمه الله سبحانه مقبول باد - امید که این مقصر را از حاشیه خاطر عاظمه مفرمانید و متوجه
 و صرف همت معادن حال این سر و مانده باشند که تمامی همت و بگی همت مصروف مراضی مولای حق تعالی
 گردیده از رقیب ماسوا و او بالکلیه آزاد گردد و عابد محبت و هم و خیال خود نباشد و این علاقی متکثره و

عوائق متعدده مانع مطلوب حقیقی که غیر از جزئیات یقیناً یحسب الی الخلدان مساوی نیست نگردد
چگونه مانع باشد که هر چه بدایح امکان قسم است از خلوت خانه عدم بارگاه وجود قدم نهاده است
و از کون بر مروز نیامده - عدم صرف حجاب وجود محبت چنان گردد، و نیت محض کجا روپوش نیست مطلق
باشد و یا بر آیت آن جمیل بی مثال هویدا گردد، در کدام آئین در آید او اتحاد و عنایت را چنانچه
ردیل ذاتی که جمیع خدایان موصوم است او را با حضرت کبیر متعال چه دعوی همسری و هم آغوشی - و درین
جزء آخر الزمان که بوقت تراکم ظلمات است و غلو جنود و هوا و شیاطین، بهترین امور جز این نمی دانند که
بهرة از نیاز از حضرت بی نیاز مسألت نموده آید که بر عقیده حق اهل سنت و جماعت شک کند الله
سَعَى لَكُمْ و طریق مرید حضرت امام الاصلین غوث الاوثین صاحب ستر رحمانی مجدد الف ثانی رضی الله
تعالی عنه استقامت نصیب شود - و از محدثاتی که بواسطه این وقت کجیلات و ایهام خود احوال
نموده اند دور دارد، إِنَّهُ قَوِيٌّ حَكِيمٌ - وجود اشرف حضرت مجدد خرمیه رحمت با ما آید بود و بعد
از حال آن مفتوح ابواب فیض ظلمت خاص بر اهل روزگار که خود را از محرومان و اهل نمودند طاری شد و بر اهل
افتادند که باز گشت از آن اسکان ندارد و از آن محرومان چه نویسد إِنَّ اللَّهَ وَابْنَهُ تَا جَعُونَ وَالسَّلَامُ -

مکتوب چهل و ششم بنام میر محمد نعمان در آنکه چون راه بیچون مناسب نیست -

أحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى - شَرُّ فِكْرٍ لِّلَّهِ سُبْحَانَهُ بِشَرِّ لُفَاتِ
الْمَقَرِّ بَيْنَ - ذَرَّةٌ أَحَقُّ مَشْهُودٌ ضَمِيرٌ أَنْوَءٌ كَرْدَانْدُكُ أَحْوَالِ اِيْنَ مَقْصَرٌ حَسْبُ ظَاهِرٌ بَرِيْجٌ سَدَادٌ مَقَرُّ
بِعَاقِبَتِ اِسْتِ - اِذَا طَافَ عَزِيزَانِ اَمِيْدَمِيْدَارُكَ رَحْمَةً بِحَالِ اِيْنَ دَرْمَانْدَه فَرَمَانْدَه تَا طَاهِرٌ اَوْ مَوْنِ
بِاطْنِش بَاشْد وَبِاطْنِش بِيْ نَشَان تَا مَطْهَرٌ فَيْضُ بِيْ نَشَان كَرْدُكَ نَشَان مَنْدَرِ اَبِيْ نَشَان رَاهِ نِيْسْت
وچون راه بیچون و جوه مناسب مفقود، اِذْ لَا يَدْرِيْكَ الشَّيْءُ مَا يَصْنَعُ - بدینی ست که جوه
و اعتبارات بعد مفقود تا رعد می که ذاتی او گشته، چون اذ دائرة شیون اند و چون را در آن مدخلست
کامل، بحضرت ذات معرا که شان را آنجا گنجایش نیست و چون را محال نه، راه موصلت مفقود است
و معنی را بعین طریق مرافقت معدوم - سیهات خلاصی ازین کما میسر است که نجات شیئی از ذاتی
خود محال است، مگر عنایت بی غایت و تنگی می فرموده اذ ذات خطی کرامت فرماید و بدین
دولت قصوی مستعد گرداند، یا صمنی این قسم بنده محتاج خود سازد، هر چند معنی صمنیت بیشتر حصول
بکالات صاحب صمن بیشتر، کَمَا تَقْدَرُ فِي الصِّدْقِ الْاَكْبَرِ وَمَا ذَاكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ وَالسَّلَامُ -
مکتوب چهل و نهم بنام سید ابوالخیر شاه آبادی در تحریرین فناء اتم - أحمد لله وسلام

على عباده الذين اصطفى - مکتوب مغرب برادر سعادتمند سید ابوالخیر سید و موجب فرحت
فراوان گردید. حضرت حق سبحانه آن برادر را مورد عنایت خویش دارد و بتابعیت حبیب خود علیه
و علی ایه و صحبه افضل الصلوات و اکمل التحیات مزین دارد که جمیع کمالات در ضمن آن
مندرج است. آنچه از رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره که جسم همه اشک گشت و چشم بکویت انزوم
نموده اند که حسب حال است بسیار اصیل و عالی است - الله تعالی بحقیقت آن متحقق داشته ببناء اتم
که ذوال عین و اثر لازم آن است رسانیده شرب از بقاء با الله ازانی دارد - إِنَّهُ قَوِيٌّ حَكِيمٌ - وَالسَّلَامُ
مکتوب پنجاهم بنام خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجگی اکملی رحمة الله علیه - در آنکه ببناء
طریق نقشبند مجددی بر اتباع سید اورمی است صلی الله علیه وسلم -

أحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى - حضرت حق جل و علا ذات بابرکات حضرت
مخدوم زاده عالی قدر را سمواره بر مفارقت نیاز مستدال نفیس بخش انوار برکات صوری و معنوی دارد -
امید که این ذره احقر را از حاشیه خاطر محو و منسی نفرماید، تا این محمول ذادیه عدم و نیستی که ذل افتقار
ذاتی اوست و فناء و انکسار جزء حقیقت او، بوجود مشرف گردد که عدم عدیل او نبود و نیستی را در
آنحضرت علیا بار نه، مگر بحضوری کم شود که عنایت و رفقاء او نیست و بیشتر و کما استناد و نبال او
هر چند ازین مطلب اعلی جز فناء و نقد وقت نیا شد و از حصول جز آرزو بدستش نیاید، که ذوال امکان
محال است و تبدل حروف بقدم متع، و وجود مناسب که مستدعی حصول مرام است فقو و هیجات
كَيْفَ اَوْصُولُ إِلَى سَعَادَةٍ وَ دُونَهَا قُلُّ الْجَبَالِ وَ دُونَهَا خُبُوتٌ
مَا لِثَوَابٍ وَ دِيْ اِلَادِيَاب غَايَةِ مَا فِي السَّبَابِ

آن است که تراب که سرشت او از دایره نیستی ست و کشت او در مرز نیستی، و بصاحب انوار
آفتاب هویت در عرصه هستی جلوه گرفته و با تازم نیست او صورت سر بلند یافته از همسری آنحضرت
معلی خود را باز دارد و خیانت در امانت نه نماید، و لباس عاریتی که در بر پوشیده است از خود نداند
و بموجب اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا إِلَى آهْلِهَا بِمَا كَمَالَ رَابِعًا اِيْنَ حَوَالَهُ مُدَوِّدَه
بلسان حال و قال تَبَرُّا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَ اِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ناطق گردد و اَلْكَبِيْرُ يَأْمُرُ اِيْضًا وَ الْعَظْمَةُ
اِذَا رَجَعِي وَ رَدَّشْ بُوْد - و حصول این نعمت عظمی و دولت قصور منوط بتابعیت سید الوردی علیه
و علی ایه الصلوات العلی که ببناء طریق مرید حضرت خواجگان علیهما الرضوان بر آن است و
مدار کارشان بران، احوال و مواجید هم در تابع این سعادت کبری داشته اند - الله ایں طریق علیا فضل

طریق آمد و نهایت و گیمان در بدایت ایشان مندرج گشت که طریق اصحاب کرام است علیهم
الرحمة و رزقنا الله تعالی اتباع حقیقه هو لا اله الا کابود اقتداء اشادهم والسلام
علی من اتبع الهدی.

مکتوب پنجاه و یکم بنام شیخ محمد عبداللہ پسر خود در علو عظمت واجب تہ و تقد و حرمان
مکن و در عظمت شان نماز و عجز مصلی.

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد کلیم بختی کسے را که بافتند سیاه

بیچاره اگر ہزار سال جاں بکشد و در مبادی تعینات خود پیوید و تحقق باں پیدا کند و نام و نشان از
حقیقت عدلیہ نگذارد و در دفع قیود نموده در صرافت اطلاق تجر نماید، از دائرہ خیال نہ برآمده باشد و
بہر چند جمال تقیبات مرتفع سازد و بکبر و توی الجبال تحسبھا جامدہ و ہی تہوہر الشکاب
متحلی شود، اما از زنجیر صنیع اللہ الذی اثنی کل شیء خلاصی یافتن از جملہ محالات است.
با آنکہ عدم عدم است و آن لاشئ محض است و وجود وجود است و او را با تقید چہ کار، لیکن چوں
صنع قادر مختار این است عدم را بہست ناکر و مطلق را عین مفید ساخت، ارتفاع آن جز از شہود حقیقت
منتفع کہ متعلق علم الہی است جل و علا و در وقت استیلاء و غلبہ شود حقیقت الحقائق آمار عدلیہ را
غیر استتار چہ چارہ، و در شعاع آن آداب جمال ظلمات را جز از انحلال کہ کم نصیب، اما در ورود
صحو و ظہور درجات امور کما ہی در عین زوال ثبوت است و در کمال محویت تحقق، پس غیر مجوری
و دوری نصیب آن نخواہد شد و و را و حرمان کارش نہ آن و ہم بود کہ تو دوی برخیزد امکان و حدث
آن و ہم بود کہ تو دوی برخیزد امکان و حدث براہ روی برخیزد

ازین جا تواند بود کہ کل عرفاء دائم الحزن متواصل بفرمودہ بودند، دامن عز مطلوب ازاں بزرگ تر
است کہ در حیم محترم آن این بیچارہ را جائے باشد

سر پیوند ما ندارد یار چوں توان شد ز بخت برخوردار
ہر قدر قرب پیدا کند ہماں قدر مباحث نصیب خواہد شد و لوازم فقر و مسکنت وستی و عجز و پستی
را ملاحظہ خواہد نمود. بدیہی است کہ کمال عبارت از رؤیت اشیاء است کما ہی، پس آنا فانا
مشاہدہ ذات و خودی نماید و یاں مطلق از وسول جمیل علی الاطلاق پیدا می کند کہ رفع وجہ نسبت
باعث آن است، و ایں مقام عبرت است و سر آمد اکملہ عبودیت نماز است و ظهور و تائق آن

در نماز بیشتر مانا کہ کریمہ و انہما لکبیرۃ الا علی الخشعیین الذین یطہون انہم مولا تو
ر تہیہ الابد اشارہ است بدیہ تراکم آثار بندگی کہ موجب رؤیت و نامت و خاست عابد است
و منفی انانیت طبیعت او کہ بغایت شاق است و آن در حق اہل صحواست و واصل اصل نہ آنکہ از اوقات
و مشارب تجلیات ظلال شاداب است و بہرینہد ارتقا و محبوب ملتہ الذین یطہون انہم مولا
تو دہم رمزے ست محال شان و ہذا از بعض اکابر منقول است کہ در وقت قصد نماز رنگ ایشان
متغیر می شد از ہیبت کبریائی ذات معبود جل و علا کمال خوف و رغبت، لیکن چوں معنی دریں
تخریب دشمن محبوب است و اثبات علو محبوب بہر چند بصورت تنخ است اما بغایت شیریں و محبوب،
کریمہ انا سلتی علیک قولاً تقیلاً و کریمہ و نزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للؤمنین
رمزے ست بدان و نیز این تخریب متضمن آن است کہ بجاء آن ظل منعکس اصل نشیند ہکذا الی
الاصول حضرت قلب الاقطاب قدس سرہ و در آخر کار بر ایشان عظمت شان نماز و عجز مصلی آنقدر
مستولی شدہ بود کہ نزدیک بود کہ ایں کارخانہ بزرگ از ایشان معطل شود. مہما ممکن بعد از اداء فرض
و سنن مؤکدہ اشتغال بنوافل نمی کردند و چنداں زیر بار این امر جلیل القدر بودند کہ چہ شرح و ہد
بعنایت اللہ سبحانہ آخر چند روز قلیل قبل از حال عنایات الہی با صنوف بشارات و ستگیری نمود
و تسلیہ مہومان حضرت قدس خود نموده چنانچہ تفصیل آن در کاغذ دیگر بمشئ اللہ سبحانہ
می نویسند. فرمودند کہ فلانے چوں با ما مت تو ایں کرامات و بشارات حاصل شد، ترا ہم از
جمع کمالات بہرہ است تام، حمد اللہ سبحانہ. محفل کیفیۃ تجہول شائنا. و الکمل
وان کان با اعتبار الشہود لیکن بہوجب انا عند ظن عبدی فی یعامل معہ معاملات
و یجتہی اسرار عرف من عرف حقیقتہا، و من لم ین فی لم یدر، و یصیق صد ری ولا
یتطلق لسانی و السلام.

مکتوب پنجاه و دوم بنام شیخ محمد لطف اللہ پسر خود در تعبیر شعر حافظ و حمد
و نصی علی رسولہ الکوثر ع کس روئے تو چو در آئینہ جام افتاد یعنی چوں پر توے
از جمال بے کیف تر کہ عبارت از تجلی شدن ذات منزہ است در پردہ اسماء و شیون خویش بدل
عارف بتافت و او را مغلوب و مدہوش خود ساخت، عارف از خندہ می و استیلاء مسکرمستی
کہ بور و عساکر و جنود الہی جل و علا بر خرابہ ہستی ضعیف، و پست شدن قوت تمیز کہ ناشی از تفرقہ
و کمثر بود در طمع خام افتاد و دانست کہ محبوب بے پردہ عکس و بنیر حجب ظلال در غیر مشہود من خواہد

و رآمد و مطلوب بے حیولت ازین شیون با غوش خوابد آمد و فی الحقیقت این طمع است خام و
قمنی است نافرجام

با گلرخ خویش گفتم اسے غیب دہاں
ز دہندہ کہ من بکس خوابان جہاں
ہر خطہ پہوش رو چو عشوہ دہاں
در پردہ عیاں با شمع و بے پردہ نہاں

حقیقت آن است کہ چوں عالم صور بر آسمان و اجی مجبول گشتہ و ہر جزوہ ازاں منظر سے مست مرسمے را،
غایت الامر محبت کسوت کونیه و تعینات مختلفہ، و نظر عوام کالانعام از ظاہر و در افتادہ است
و را و ورود باں خفائق مسدود و بنایت اللہ سبحانہ چوں لطف بے غایت مدد فرماید و دلالت
باصول کند، نہایت عروج تا باصل خود کہ رب اوست و این منظر اوست خوابد نمود و راغز آل پویدین
نزد اکثر متاخرین صوفیہ و در عدم خود کوشیدن است از و راغز اصل عدمیہ و یحذر کہ اللہ نفسہ
مرزے ست بہاں نافرہم

مکتوب پنجاہ و سوم بنام شیخ محمد لطف اللہ پیر خود ورتاویل کریم و یسئلونک عن الجبال
الحمد لله سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ و یسئلونک تا ویلکہ یسئل اهل السؤل
الشیخ عن الجبال الذی البیانۃ و القیود المشخصۃ الجاجیۃ عن الوصول الی المطلب
الانقضى والقوز بالسعادة القصوى هل لها ارتقاء من البین و هل یكاشف و داءها
بالعین، فقل یا یها کامل القانی من نفسه الباقی برتبہ یسفها و فی نفسها کالوئل
السائل ثم یطیروها انما امانها الی رقی وان کان مبداء فیض کل احد اسمہ
الذی یوئیه بکون مژوبہ بیتیہ و مظهر بیتیہ واسطۃ بیتیہ و باین اسمہ مع آتہ
تد یقع الاشتواک فی کلّی الاسم بل هو الجاذب للفیوض غالباً لشفات آما
یعدلہ راساً حیث لا ینقی منه شیء فیکذرها انی اذن استعداده و حی
الطیفة الی قطر الناس علیہا قاعاً منبتاً قابلاً للنبات بالمؤہبۃ الالہیۃ
مفصفاً مستویاً لا استہلال ما علیہا من معالم التعینات، لا تری فیہا عرجاً
یتغنیہ الجزء الا وضحی ولا امتاً یقتضیہ الجزء التاریخی۔ یومئذ انی حین نسفها
کذلت یبتغون انی اهل السؤل الداعی الی الہی انی اصلک و هو حقیقۃ من الوجود
الذی هو الاسم الالہی لا یوج لہ لا یذوق العواجر حکماً وصل الیہ ثم
منہ الی ما لا یتکون التعبیر عنہ بعبادۃ ولا یشار الیہ بامارۃ، کلمت القول

عن بیانہ واستغرق الواصل فی لجة الحیرة۔ وخشعت الأصوات للرحمن فلا
تسمع الا همساراً خفياً دقیقاً کما یؤمر الی الوجود الی۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و چہارم بنام شیخ محمد تقی پیر خود ورتاویل کریم و یسئلونک عن الجبال
الحمد لله سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ لا یذکر اللہ تطمین القلوب
غفلت از مطلوب حقیقی و توجہ بوزاء آل ہر چند بظاہر آمیدہ است اما فی الحقیقت در اضطراب
است، چہ قلب بالذات از والہان جمال جمیل علی الاطلاق است و مشغوف حضور و مشاہدہ آن
پس در غیب ازاں غیر از اضطراب نصیبی نخواہد بود۔ و چوں بیاد و تعالی مشغول باشد و باطمینان
پیوند بعین جسم ہمارہ در سعی آن است کہ تسویل و تزیین حدیث بہا جس مشغول دار و محسوس و
مطروہ و نقد و قش کند، خصوص در وقت داء صلوٰۃ کہ کمال محل قرب است صرف طاقت خودے
نماید۔ اما جمیع کہ بنایات الہی نہ کہ حق جل و علا مشغول اندازد و ازیں وادی ہلاکتے برآیند و
متنبہے گردند۔ ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذہم
مبصرون و اخوانہم یصدونہم فی لحنی ثم لا یقصرون ہ اشارتے ست بدین
واللہ سبحانہ اعلم۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و پنجم بنام شیخ محمد عبد اللہ پیر خود
در توجیہ کلمہ عارف راہمت نیست۔ الحمد لله سلام علی عبادہ الذین اصطفی
بزرگان مسدودہ اند کہ عارف راہمت نیست تحقیق آن چنانکہ بریں مسکین ظاہر ساختہ اند آن است
کہ ہمت تابع قدرت و ارادت است رہر گاہ عارف از جمیع اوصاف خود برآمدہ باشد بلکہ از ذات
خویش فانی شدہ بماد محض و میت بے حس گردیدہ باشد ہمت کہ منافی آن است کجا داشتہ باشد
از محکوم الہما ارجل یمشون بہا ام لہما ید یمشون بہا ہمت چہ گنجائش دارد
و هو سبحانہ اعلم۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم بنام شیخ محمد یعقوب پیر خود ورتاویل کریم و یسئلونک عن الجبال
الایۃ۔ الحمد لله سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ و یبتغون ان یحمدوا
یفعلوا اشارہ بدان است کہ آنچہ از فاعل مجازی بطور سے آید مثل ذات او مالک و متلاشی
ست، و فی الحقیقت چنانکہ عین او را ثبوتے نیست جز در مرتبہ ارادت و حس و ہنجای احکام او را
بودے نیست جز در اراں مرتبہ، و در نفس الامر ذات و فعل و صفت مرتق را حبل و علا متحقق است۔

در توجیہ کلمہ عارف راہمت نیست
بزرگان مسدودہ اند کہ عارف راہمت نیست
کہ ہمت تابع قدرت و ارادت است
خویش فانی شدہ بماد محض و میت بے حس گردیدہ باشد
از محکوم الہما ارجل یمشون بہا ام لہما ید یمشون بہا
و هو سبحانہ اعلم
مکتوب پنجاہ و ششم بنام شیخ محمد یعقوب پیر خود
الایۃ۔ الحمد لله سلام علی عبادہ الذین اصطفی
یفعلوا اشارہ بدان است کہ آنچہ از فاعل مجازی بطور سے آید
ست، و فی الحقیقت چنانکہ عین او را ثبوتے نیست
بودے نیست جز در اراں مرتبہ

پس گرفتاران پسندار که این ذوات مالک را مصدر احکام خارج تصور نمایند و خود را مورد حمد که مقتضی فاعل است از جهل حقیقت دانند همیشه بدایع طرد و مجوری از حضرت حقیقت الحقائق قسم باشند و با آنکه خود را منعم و بطور انعم متلبس میدانند فی الحقیقت گرفتار عذاب الهی اند و با آنکه اشاره فرموده فَلَا تَحْسَبَنَّ لَهُمْ بَعَادَةَ قَوْلِ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اصحاب توحید و جودی ازین گریه چنان قسم نمایند که با آنکه فاعل افعال متکثره که کثرت آنها نیز جز در وهم نیست -

حضرت وجود است ذات شان نیز جز در وهم نیست، گرفتاران کثرت موجود که نظر بصیرت شان نفوذ بحقیقت وحدت نموده است همیشه گرفتار عذاب دوری اند - وَهُوَ سُبْحَانَهُ الْعَلَمُ وَالسَّلَامُ -

مکتوب پنجاه و هفتم بنام مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود در بشارت حصول منصب خلت -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - بِكَرَمِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اَنْ مَوْعُودُكَ در مکتوب نوشته اند که این خلعت خلت انتسابی خواهم داد، در حضرت اجمیر مفتخر بودند و نسبت خلت باین احقر عنایت کرده فرمودند که این سفر گویا محض از برائے فلانی بود، حَسْبُكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ حَسْبُكَ الْكَشِيُّوْا - و چون خلعت نسبت قبویمت یا خوی مرحمت فرمودند، گفتند دیدیم اشیاء بتوق تمام ملحق بشارت الیه شدند و همه قبول این معنی نمودند، الحال بمن کار سے ندارند و چون بسبب بودن من درین کارخانه این علاقه بود الحال چنین شد می باید که زود ارتحال من واقع شود چنان شد - اَتَقُوْا فِیْوَاسَةَ الْمُوْدَمِنْ نِیَّاتِهِ یَنْظُرُوْنَ یُوْدِیْ اللّٰهُ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب پنجاه و هشتم - بنام جان جاناں بیگم بنت عبدالرحیم خان خانان در اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی -

صحیفه شریفه رسید، چون متضمن توفیق اعمال صالحه بود بخت بر بخت افزود - اللہ تعالیٰ استقامت کرامت فرموده از صورت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق رهنوی کند تا این خیال بر او سوار و مقصد است و مطلب ایست فکر در دو اشتغال عادات و رسوم که سبب حرمان است باعث مباحث از رفیق اعلا نباشد و چون نشاء دنیوی مضاد نشاء اخروی آمده است غالباً اسباب عزت این موجبات ذلت آن است و تله ذوات این متاع غرور ثومات آن دار سرور است، جهد تمام در ترتیب و تعمیر سراء پائیده نماید که تحصیل اسباب رضاء مولی علی الاطلاق که فیاض سخائب نعم صوری و معنوی ست عقلاً و شرعاً واجب است - و چون اتباع شریعت مظهر و جزء است، ایقان مراضی و اجتناب از معاصی، و جزء ثانی که بوی معتر است و متضمن احتراز از محرمات و مشتهیات و مکروهات، مهم اولی مدار اعظم اسلام دانسته عنان بخت

تجصیل این امر هم مصروف دارد، به کتب فقہ رجوع نموده، و مولفات صوفیه را که بجلیه اتباع و سرور دین علیه الصلوٰة والسلام محلی اند، منظور داشته این کارخانه بزرگ را برپا دارند و چون مدار طریقہ مرضیه حضرت خواجگان قدس اسرار هم بر متابعت سنت است و اجتناب از بدعت نامرضیه و عمل به عزیمت مما لکن از محدثات که درین زمان شیوع یافته و جهت تراکم ظلمات بدعت که بسبب تبعید عهد نبوت استیلاء گرفته، بطلان آن از نظر عموم بلکه بسیار از خواص برخاسته محترز باشند -

احوال و مواجید که بر وفق شریعت غراء بود و بر طبق قوانین ملت بیضاء آن را بجان و دل پسندیده بر ظهور آن شکوه آتی بجای آرند و زیر بار اتقان باشند، و آنچه به برنج مستقیم بود و سر مو مخالف بکتاب و سنت و اجماع سلف و اعتقاد فرق ناجیه داشته باشند اگر چه مثل خلق صبح منکشف گم و در معرض ازو باشند، بر تفت بر استیلاء و حال عروه و ثقی اهل سنت و جماعت بدست داشته از آن پراساں و مستغفر بوند - بالجمله میزان دین تویم اعتقاد و مسلاً در دست دارند و جمله اعمال صوری و واردات معنوی بآن سنجند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده کسیکه چنگ زند نسبت من نزد فساد امت من پس او را اجر صد شهید است - و نیز پیغمبر خدا علیه الصلوٰة والسلام فرمودند کسیکه زنده کند سنت مرا که میرانده شده است بعد من پس مراد راست از اجر مثل اجر کسانیکه عمل کرده اند بآن سنت کم نکنند از اجر آن چیز و کسی که نو پسید کند بدعت ضلالت را که راضی نیست خدا تعالی بآن و نه رسول باشد بر او از گناہاں مثل کسانے که کرده اند بدعت را، کم نکنند از آن چیز - و دو واقع که نقلی فرموده اند بر در روشن است - و واقع اولی و نتیجہ آن استقامت است که از شما بطور آمده و نوشته اید - و واقع ثانی که مرقوم نموده اند تعبیر آن آنچه بر فقیر لاغ شده آن است که آن جانور صاحب حسن و مدار عبارت از دل شما است که بجنب آلهی جبل و علاً متوجه عروج است و در طے منازل سلوک و فی الحقیقه دل از عالم امر است و از لطائف انسانی که از صورت منزه است و از شکل متبرء، آنا چون بعضی که صورت صنوبری دارد و در سیب آدمی معلق است، تعلق دارد و آن حقیقت جامع لطیف گاه بر صورت جانور و مدار که بشکل صنوبری مشابیه دارد و گاه بیان ستاره و مدار جوید گردد - و چون این حقیقت را بر رخ گفته اند میان لطائف عالم امر و جزاء عناصر عالم خلق که آن را کمرشی و در شتی لازم است، لاجرم بر باد و دم که کنایه از تعلق بعالم خلق است درشت ظاهر شد و چون اجزاء عنصری عالم خلق خصوصیات مختلفه دارد، بنا بر آن پیراء کج بر سر دم نموده و چون دل مورد او کار آتی است، و مطلع انوار تجلیات نامتناهی، روشن و تابان بطور پیوست و از روشنی

آن تمام خانه که عبارت از معموره بدن است منور شده قلع که بنظر در آمده است و آن جانور
 پریده و بآن رسیده عبارت از دائره مقام جمع است، و منتهای سیرالی الله که بعد از قطع منازل
 و طے مراتب کونی از اجزاء عشره عالم صغیر و اصول آنها در عالم کبیر وصول بآن متحقق می گردد.
 و آن دائره خلل اسماء الهی است جل و علا و مقصود مبادی تعینات اولیاء و مبدء سیر فی الله
 و مفتوح ولایت صغری و آنکه که تا مشهود گردد دیده داعی الهی است که دعوت بحضرت مبدء می فرماید
 و آنچیز مرقوم فرموده اند که آن جانور وقت پریدن باز و بائش چسبیده بود، چون بآن قلع رسید
 فریاد و دمان باز کرد و تمام باز و بائش شعله زیاد می زد، چنان می درخشید که بر آفتاب باشد
 مثل آن و نه غیر آن، معلوم شریف بوده باشد که در وقت عروج تا بحضرت جمع نه رسیده بود و
 بلو امع الانوار منور شده و از سیر سیراب نگشته، ناچار تا بندگی و روشنی در دس لایح نمی شد و
 کمالات استعدادیه و از استعداد بفعل نیامده، و چراغ قابلیتش نور فیضان تا بآن نگردیده
 بود و چون قطع مساکن نموده و بمقام واحدیت رسید و بانوار قدم مجله گردید جمیع انوار و الوان
 در جنب او متلاشی نموده و چون این حقیقت جامع سائر لطائف است بوجه انجلاء مراتب او
 رنگ سائر لطائف نیز در او تجلی گردید، بنا بر آن در آن رنگ سرخ و سبز و سفید و در هم نموده
 است سبحان الله گفتن شما در آن وقت که او ان انقطاع از کثرت موموم است و ظهور مبادی
 تنزیه حضرت و احد علی الاطلاق بر جااست که وحدت را از تنوید احکام کثرت تنزیه نموده و اید و تنم
 را از حادثات جدا کرده و آنچه نوشته بودند که نزدیک بود که از هوش روم اشعار بدان است
 که این از راه اندراج النهایه فی البدایت است که لازم این طریقه عالمی است که مستتر آمده است
 و الا حصول مقام جمع را به پوشی لازم است و فناء واجب و باز آمدن جانور از آن قلع عبارت
 از سیر فی تعاقب اسماء الهیه است که آن را نهایت نیست، هر چند بحضرت ذات نزدیک تر
 می شود حیرانی زیاده تر می شود، زیرا که از آن مقام عالی جز حیرت و حیل نصیب نیست مرقوم
 فرموده اند که در آن ساعت دیدم که آمده بر کتف چپ من نشست، چون سیر اول عروج
 بود، ناچار عروج را منوّل در کار است و چون آن مضنه که متعلق آن لطیفه است بجانب چپ
 آدمی است نزول آن لطیفه بر آن جانب لایح گشت، در و این قسم واقعات را مشیرات عظمی تصور
 نموده اتمام نمایند که ثمرات آن حد بیداری محصل گردد و نویسی بقدر آید و گوشش با آغوش بر آید، اگر
 در صل بعضی عبارات از این تمیز و تفسیر در پانصد که با سطرالع تعلق دارد، بحضرت سیدی میر محمد نعمان

سلم المان رجوع نموده تفصیل وارسند و السلام علی من تبع الهدی
 مکتوب پنجاه و نهم بنام خواجه محمد فاروق در شرح احوال ایشان و تجویز تعلیم طریقه قادریه
 و آنکه قبل از توجیه مضرب نباید ساخت مع نصائح ضروریة الحمد لله و سلام علی عباد الله دنیا
 اصطفا حضرت حق سبحان آن برادر عزیز ارشد را بحصول نشی مطالب سر بلند دارد و چون رسید که خاطر
 حزن با تمام اخبار استقامت آن اعتراف قدر حظ می گیرد و چنان مفرح و مسرور می شود و حمد الله
 لله سبحانه و حمد الله کثیدا. این حقیر بر چند نسخه حال خود را مطالعه می کند غیر از آنکه خطی در این
 بر نسخه آن کشامد و دیگر نمی داند و بخواه از دوستان در یوزه امداد عا دارد و تمیز مکرمت که در این
 و لا مصدر شده بود و در آن سرور گشت آنچیز از زبان حضرت مخدومی علیه الرحمة در باب آن
 برادر شنیده بود، و علم اجمالی باندازه آن داشت و انتظار تفصیل دامت گیر بود، آئینه الله
 سبحانه که متوقع بحصول پیوسته الله تعالی مزید کرامت فرماید، ان الله قوی مجیب آنچیز
 مرقوم فرموده اند که اکنون بقلم حقیقت قسم در آمد که محال است که خاطر از آن تمناء محال بماند
 اکتفا گیر و مخدوما پوشیده نیست که موطن نیست بحضور باطن سالک است که توحید و استیلا نصیب
 اوست نسبت به باطن او فرو گرفت و بنوعی غلبه کرد که ظاهر بتبع باطن نیز غرق نسبت شد و مدتی
 بر آن مستغرق گشت، اگر ظاهر باز بسیرت قدیم گرفتار کثرت گشت و اثری از آن جمعیت و حضور در
 آن نماند اگر باطن که عبارت از لطائف عارف است بر همان صرافت و استیلاک است و بهما
 حضور به غیبت پس جاء کلمه نیست که ظاهر بصفت و دینی مخلوق شده است و از حقیقت توحید محبوب
 از دوام این قسم نسبت غیر از یاس چه چاره که نصیب کل است و اگر قوت نسبت بباطن سرایت
 می کند، باز دو نوع است، یا مقصود بر قلب است که بوزخ است بنین الظاهر و الباطن
 و الطیف اللطائف گرفتار نسبت آید، فی الجمله محل دگرگی و آزدگی هست که نسبت الطیف
 لطائف بر تمام لطائف استیلا و یابد، اما در این صورت فقدان نسبت نیست بلکه عدم شمول
 است ذاتا و حقیقت و یا شامل تمام لطائف است، یعنی ظاهر و باطن کلیه نسبت زائل می شود
 و اثری از آن نمی ماند، گاهی حصول نسبت بر باطن و گاهی زوال آن نسبت مطلقا، و در این چه
 صاحب این معنی صاحب حال است در مقال سعی نماید که بقیام رسد آنچه در نظر قاصر حقیر می در
 آید از وقت مطالعه شما حالت ثانیه بود، بنا بر آن موافق آن جواب نوشته بود، و الا حقیقت
 تفصیل این است و واضح شریف باشد که این تفصیل در مقام ولایت است و در قرب نبوت

معامله طرح دیگر است و تفرقه ظاهر و باطن برنج مذکور مفقود چنانکه از کلام قطب المعتبر حضرت
 محمد رضی الله عنه استفاده فرموده باشند. و آنچه در باب معیت در معنی اقریب قلمی فرموده اند
 معلوم شریف بوده باشد نسبت اقریب از این نسبت معیت بسیار بلند است. و در این نسبت
 معیت شایسته اثبیت باقی است بخلاف اقریب که به زوال است و محویت کلیه طوع نمی فرماید
 کَمَا لَا يَخْفَى عَلَى آدِيَاءٍ هَذَا. معنی اقریب آن است که بنده بخود نزدیک است و قریب پس تا از
 قرب مگذرد با قرب نرسد. یعنی تا از خود مگذرد و به او نرسد از زیر که بنده بخود متحداست قرب چسبی
 دارد. بلکه قریب چیز است که از بنده بنده قریب باشد الله تعالی از آن قریب بنده اقریب
 باشد چنانچه در مانحن فیہ اسماء واجبی حل و علاء کمالات او تعالی از ما با قریب است و او تعالی
 از کمالات و از افعال با نزدیک است پس اقریب باشد صاحب این حال تفاوت مراتب قرب
 را جدا جدا ملاحظه نماید. اتحاد در آنجا که گنجایش دارد مگر تجویز او تمام محمداً حمد الله سبحانه که باقی
 عزیز طلعت آن نسبت علیه و مقامات آن معروض ظهور شده است که باین عبارت تعبیر فرموده اند
 الله تعالی متمم و مکمل کناد. و آنچه از مراقبه و دودیع امانت و انخلار تمام نوشته اند و آن الحادث
 إِذَا قُودِرَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَتَقَيَّ لَهُ أَثَرٌ مَرُومٌ فرموده اند هم صحیح است. تقارن حادث بقدم
 بطریق تجویز است از قبیل تقارن عدم با وجود آنجا که وجود است عدم را نام و نشانی نیست
 الله تعالی تحقیق این مراقبه تفصیل آن رساند مرقوم فرموده اند که باز چون بحالت اصلی می آید
 استغفای نماید که ایها خلاف شرع باشد چه خوب گفته اند که ایها خلاف مشروع، والا
 این امور شرع اند و لب آن خلاف بر تقدیر است باشد که نفی مراتب اراعت نموده آید مرتبه
 تحقیق را با مرتبه اراعت جز نسبت تعادل وجود و عدم نیست و مع ذلک اراعت در مرتبه حس ثبوت
 دارد که آثار آن در آن مرتبه که بطن قادر مختار اتقان یافته نیز تحقق و تقرر دارند، فَأُظْهِرَ الْحَقِيقَةُ
 وَ الشَّرَيعَةُ كَمَا لَا يَخْفَى. و از وقایع حسنه که از عنایت اکابر مشایخ فرموده اند و می فرمایند همه
 لطیف و متحسن است، حَمْدُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ عَلَى ذَلِكَ. از قراءت او را تجمیع استفسار نموده اند
 ذکر الله سبحانه همه متحسن و جمیل است اگر خواننده گاه گاهی گنجایش دارد، اما جزو طریقت ساختن ممنوع
 است و محل غیرت حضرات خواجگان قُدْسِ آنس که در هر چوچل مدار طریقه حضرات خواجگان قُدْسِ
 آنس از هر براتبه سنت سنیه است، اگر حصن حصین را که متضمن او را مصطفویه است علیه و
 عَلَى إِلِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَكْمَلُ الْبَحْثَاتِ، پیش نظر داشته با و را در وظائف آن بیشتر

اشغال دارند بسیار خوب است، که متضمن صنوف یرکات و انوار است. و شمر انواع خیرات و اسرار
 بعد فراغ وظائف بنویس علیہ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ با مر و گیر توان برداخت. کدام امر خیر است که
 در آن وظائف اندراج نیافته. با الحمد از محجزات ظاهره همین کلمات قدسیا است که در ضمن ادعیه و
 اثنی اندراج یافته. و آنچه از عنایات حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه قلمی فرموده اند نیز میارک
 است، چو پیران شمار از این سلسله علیه سیر تمام است شمایند داخل این حکم آید اگر طایفه طلب
 ارادت از این سلسله شریف ظاهر سازد، شمار اذن است که مرید بگیرد و نقل شجره را از اخوی اعز
 ملا حنیف خواهم گرفت. اما در وقت وصول فیوض از ارواح جلیله مشایخ این قدر بدانید که چون نسبت
 حضرت مجدد جامع نسبت مشایخ است قُدْسِ سبب است از باطن عالی شان ایشان است
 تمام و کمال خود را تسلیم بزرگان خود که قبضه توجیه اند، باین بود تا کعبه مقصود مضطرب نشود. و آنچه مرقوم
 فرموده آید که بعضی از مخلصان مرحومی میاں شیخ کریم الدین شیخ خود را در خواب دید که من می فرمایم
 و فلانی نیز می گوید که پیش فلانی بر دیدم و خود ما این معامله از واردات حق تصور نموده در دل
 جوئی طالبان که با خلاص تمام رجوع آرند توجیه بلیغ نمانند. خدمت مخدومی مرحومی علیه الرحمة چون
 شمار اجازت داده اند، همان اجازت محقق و مقرر است. و آنچه در باب شما فرموده اند مشرب دانسته
 استقامت و رزند و در مطاعم و ملاس دایره مباح را از دست ندهند که الظاهر عَمَّا نَالُوا الْبَاطِنِ.
 با وجود کثرت واردات و بشارات طریقه خوف و رجا را نیز از دست ندهند. بنده خاشع و خاضع
 بصورت بوند و معنی نموده بود باشد، تا حقیقت مقام عبدیت که سرآمد مقامات قرب است متجلی
 شود. زیاده بر آن نخل نشد. وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ عَلَى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهَدَى.

مکتوب شصتم بنام خواجه محمد فاروق در تخریض صرف اوقات بر طاعت، و آنکه کیفیت مهم
 تراست در اعمال نسبت بمحبت.

أَحْمَدُ لِلَّهِ وَ سَلَّمَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ اصْطَفَى صَحِيفَةً شَرِيفَةً بِرَأْسِهَا رَأْسُ رَسِيدٍ
 و باعث بخت فراوان گردید. الله تعالی بحقیقت استقامت محلی داشته و در مدارج قرب ترقیات
 بی اندازه کرامت فرماید. از فرط اشتیاق مرقوم بود بموجب وَ أَنَا إِلَيْهِمْ لَا شَكَّ شَوْقًا شَوْقًا
 این جانب باید نمود. چه توان کرد دنیا دار قانیست، حضرت حق سبحانه، اسباب محصله لقاء دائمی میسر
 گرداند و در این کهنه سرا هر چند ساعتی بیا و مولا حقیقی مگذرد و صرف اوقات در ادای وظایف طاعت
 نموده آید مغتنم است. بزرگان فرموده اند اِيَّاكَ وَ صَحْبَتَهُ لَا تُشَارِكُ وَلَا تَقْطَعُ عَنْ اللَّهِ بِصِحْبَتِهِ

الْأَخْيَارِ - و در او عبادات رعایت کیفیات بشیریه مهم است نسبت بکیات که کریمه لیبیه که
 اَتَيْكُمْ أَحْسَنَ عَمَلًا مشعریان است سعی باید نمود تا از صورت بحقیقت بندگی آید و از پوست
 بمنزله گراید. دیگر در باب آمدن خود فرستادن جماعت متعلقه فقیر را محتار ساخته بودند. الحال بمقتضای
 وقت صلاح بر آن افتاد که چندگاه بهمان زاویه بسر آید و جماعت متعلقه بهمانجا برسد. هرگاه خواست
 الهی تعالی ملاقات یکدیگر نماید و بوصول خواهد پیوست چنانچه یار شفیق شیخ فتح الله اخبار خواهد نمود.
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ
 إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعَلَىٰ -

مکتوب شصت و یکم بنام نصیر خاں در اظهار دعا و بشارت باستقامت اَحْمَدُ اللَّهِ
 وَسَلَامُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْمُصْطَفَىٰ - حق سبحانه و بجا در آباء کرام عَلَيْهِمُ التَّحِيَّةُ وَالزُّبُونُ
 استقامت کرامت فرماید بچند الله تَعَالَىٰ وَحُسْنُ عِيَانِيَّتِهِ - احوال فقراء این حدود و وجوب
 مستلزم شکر است بپاره خاطر تا منتظر اخبار فرستاده آثار سلامتی ذات شریف می باشد و در
 اوقات حسنه که محال احیای دعا است از دعا خیر غافل نیست. الله تعالی بحسن قبول مقرون
 گرداند و ظاهر ایشان را بظاهر شریعت غرا و باطن ایشان را بحقیقت محلی داشته در جمیع اوقات و احوال
 مقبل جناب مقدس دارد و هر چه مانع مطلب اعلی باشد از آن دور تر دارد و

هر چه جز ذکر خداست احسن است

فقیر زاده شمس از سداد احوال نوشته بود موجب محبت و ثناء مولی علی الاطلاق شد. الله تعالی
 مزید بر مزید کرامت فرماید. وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ
 الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعَلَىٰ -

مکتوب شصت و دوم ظاهر بنام میر محمد باقر در آنکه دنیا دار لقاء نیست و در آنکه عنان بهمت
 بجز جناب مقدس مصروف نیاید داشت. تَحْمَدُهُ وَتَقِيَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ وَإِلَيْهِ صَحِيفَةُ شَرِيفِهِ بَرَادِرِ اعْز
 امجد رسید باعث بهمت و مسرت گردید و الله تعالی بعینیت خواص مشمول داشته با علاء مراتب سانه
 از کثرت اشتیاق دریافت لقاء صوری مرقوم میگردد. چه نویسد که از این جانب نیز و کدام درجه
 است. الله با حسن و حجه میرگرداند و هر چند دنیا دار لقاء نیست. مزوره بیش نیست مرا خیرت را بر
 چه از اعمال صالحه و توفیق آید. تقدیر سعادت است. نشاید که عنان بهمت مصروف بجز جناب مقدس باشد
 که آنچنین میسوس است. گوشه نظر بباریت با آن داده شود. وَلَنِعْمَ مَا قَالَ لِبَيْتِهِ الْكَافِلُ شَيْئًا

مَا خَلَا اللَّهُ بِاطِلٍ وَكُلُّ قَعِيمٍ لَا تَحَالَةَ زَائِلٌ - صحیفه احوال شما چون مطالعه نموده می آید
 بر پنج سداست. امید از مکارم اخلاق چنان است که معاون حال این مقصود باشد که کار خایه
 صوری معنوی از مکائد آفاق و انفسی محفوظ باشد. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ -
 وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعَلَىٰ -

مکتوب شصت و سوم بنام مخدوم زاده سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریه - اَحْمَدُ
 اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْمُصْطَفَىٰ - فرزند سعادت مند سعد الدین محمد صالح از این دور افتاده
 سلام عافیت انجام مطالعه نماید. احوال فقراء این حدود مستوجب حمد است. اَللَّهُمَّ اسْأَلُكَ مِنْ اللَّهِ
 سَلَامًا مُنْتَكَمًا وَاسْتِقَامَةً كَرَّمَ مَدَّتْ مَدِيدَهُ بِرَأْدِهِ که از جانب آن فرزند خطی و پیای نرسیده خاطر
 فائز بغایت نگران و مضطرب انتظار است. این همه قاصدان آمد و رفت دارند بخاطر نمی رسد که بدو ملکه یاد
 آوری نماید و از بار انتظار بر آرد. مطلوب عافیت است. الله تعالی هر جا دارد بغایت بیاد خود دارد
 هر چه جز ذکر خداست احسن است

گر شکر خوردن بود جلال کندن است

عاقل آن است که در جمیع احوال از مقبل احوال غافل نباشد و هر چه در عرض ظهور آید آئینه
 دار جمال و جلال لا یرى الا باشد و این مراتب متکثره را جز اثر احد علی الاطلاق نیاید بلکه جمله را در مقابل
 وجود مطلق فانی و مستملک یابد. بغیر از ذات احد که بسیط حقیقی و واحد بی عدد است در دیده بصیرت
 نماند و بحقیقت اَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيبُ الْأُمُورُ متحقق شود و به کل شئی هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ متحقق گردد
 و از سستی ضعیف خود نماند و نشانی و عینی و اثری نگذارد. تا جمال کان الله وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ
 شَيْءٌ. وَالْآنَ کَمَا كَانَ بِرُؤْيَاهُ باطن تجلی گردد. این کار دولت است کنون تا کما رسد. بالجمله
 نماز پنجگانه را بحضور ملزم باشند. نماز که به حضور عبادت که بتفرقه دل بود کسرا ب بقیعة تحسب
 الظمان ماء است از صحبت اهل بطالت که مجاست آنها هم قائل است محترز باشند و وقت
 شریف بهر و لعب نگذارند کریمه آنحضرت تَعَالَى خَلَقْنَاكُمْ عِبَادًا نَصَبَ عَيْنٍ دارند و بوجوب مَن
 لَمْ يَشْكُرُوا النَّاسَ لَمْ يَشْكُرُوا اللَّهَ و را در حقوق نعم مجازی که بصنوف الطاف تربیت می نماید
 تقصیر نورزند و در تحصیل اسباب رضائش مقصود نباشند و برزیدستان و ضعیفان خصوصاً جمعی که همراه
 دارند مشفق باشند. قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. اَلَا حَيُّونَ يَوْمَ حُجَّتِهِمُ الْوَحْشُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى. اِرْحَمُوا مَن فِي الْأَرْضِ يَوْمَ يَحْكُمُ مَن فِي السَّمَاءِ. و نماز تجمید و چاشت را از وظائف مهمه

تصور نموده اهتمام بدان نمایند، و صلوة الادامین را و نماز فی الزوال را مختتم دانند و در افعال و اقوال سید الکوثرین علیه و علی آله الصلوات و التسلیات بیان گویند تا بمقام محبوبیت برسند.

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَرْحَمْكُمْ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

اَتَّبِعِ الْهُدَى وَالتَّوَكَّلْ مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آله وَنَحْيِهِ الصَّلَاةُ وَالْبَرَكَاتُ الْعَلَى

رابعا عطاء معارف و مقامات . محکم در این میال کتاب و سنت است و حصول و دولت حقیقت
 متابعت محبوب رب العزت است علیه السلام که نص قاطع حاکم است ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ . وَرَبَّنَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ وَسَائِرَ الْإِنْسَانِ وَالْجَلَلِ
 خَطَا وَافِرًا مِنْ هَذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوَى وَالِدَوْلَةِ الْعُلْيَا . وَيَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ
 آمِينَ . چون غلخص حقیقی ملا بر اسم از احوال صوریه واقف تر بود بنیاء علیه بزوائد مصدر نشد و السلام
 عَلَيْكُمْ وَكَلَى سَائِرٍ مِنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ، وَالتَّزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ
 عَجِبِهِ السَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَى .

وَجَنَّتْ

وَجَلَّ بِالْمَالِ أَنْ يَنْفَقَهُ وَحِينَ بِالْعَدْلِ وَأَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ أَحَدٌ
مِنَ الْعِبَادِ مِنْ دُكْرِ اللَّهِ قَالُوا لَا إِجْهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا إِجْهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
إِلَّا أَنْ تَقْرَبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَقْطَعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا خَرَجَ كَلَامٌ كَارَتْ عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَلْتُمُ أَهْلَ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ دُكْرِ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ
أَبِي الدُّنْيَا وَالتَّبْرَانِيُّ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا،
وَسَدَنًا صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ خُوبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ
جَيِّدٍ وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ فِي الْمُنَادِيَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَكْثَرُ مَا أَذْكُرُ اللَّهُ حَتَّى يَقُولُوا أَجْمَعُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْقُبٍ وَابْنُ حِبَّانَ
فِي مَعْجَمِهِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَعَنْ أُمِّ آسَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَذْهَبْتُ قَالِ الْأَعْجُوبِي الْمَعَامِي فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَالْكَثْرَى مِنْ دُكْرِ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَقِي
بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كَثْرَةِ دُكْرِ اللَّهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَعَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَدَّدْتُمْ بِرِبَاضِ
الْجَنَّةِ فَادْعُوا قَالُوا وَمَا رِبَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلْيَةُ الدُّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

مكتوب شخصت و ششم نیز عقیقه زمان نصره الله تعالى اورنگ زیب سلطان مینور

فضائل صحابه و اهل بیت نبوت علیهم الرضوان - الحمد لله العظیم و الصلوة علی
رسوله النبی الکریم و علی الیه و صحبه هداية القصر اطاعتهم الدعاء الى دار
النعميم اما بعد ذره خاکسار به مقدار بجز عرض نیاز و خاکسار می رساند که احوال شکسته بال برنج
خیر و صلاح است همواره سلامتی ذات انور و استقامت که توفیق الکرامته است مثلت می نماید
و چون دعاء ظهر الغیب اقرب باجابت است امید است که آثار آن منقذ ظهور آید - ان شاء جویب
محبیب چون حرف جهاد باطل بدعت و ضلال و میان است، احادیث چند و فضائل صحابه خیر
البشر المشرقة عن ذلج البصر علیه و علی الیه و صحبه من الصلوات افضلها و من الخیرات
اکملها اگر چه کتب خیر آیه آخر جث للتائب و کریم محمد رسول الله و الذین معه

أَشَدُّ أَدْوًى عَلَى الْكَافِرِ رَحْمَةً بَيْنَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ لِيُخَيِّطَ بِهِمُ الْكَافِرُ مُشِيرَةً إِلَى أَنَّ عَسَا يُنْظَى
الْقَحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ از جرگه اسلام خارج اند و قوم شکسته آمد که هویدا کرد که
مجاویده با جماعه که در راه صفای باس برگزیده تا برگزیده اند و طریقه لعن و طعن باس نجوم بدایت و کواکب
اقتداء اختصار نموده اند بلکه شعار دین خود ساخته از مهمات اسلام است و پیر و اخت باس فاضل تر
از بسیاری از عبادات تا چید و اجتهاد پیش از پیش مر می دارند و بشارت گاه و الذین جاهدوا
فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا بشارتند - رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنَةُ وَالْبِدْعُ وَسَبَّ أَصْحَابِي، فَلْيُطَهِّرِ الْعَالِمَ عِلْمَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.
رَوَاهُ الْمُطَهِّبُ فِي الْجَمَاعِمْ وَغَيْرُهُ - عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَنِي أَصْحَابًا، فَيَجْعَلُ بِي مِنْهُمْ
وَرِثَةً وَأَنْصَارًا وَأَضْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرْفًا وَلَا عَدْلًا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالحاكم عن أنس
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرُوءَةً قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي خَيْرًا، أَلْقَى حَبَّ أَصْحَابِي
فِي قَلْبِهِ - رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شَرَّ أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى أَصْحَابِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ - عَنْ ابْنِ
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَلْفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ وَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا
نَصِيْفَهُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ، قَالَ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ
فَقُلْتُ ثُمَّ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَفْضَلٍ مِنْ
أَبِي بَكْرٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيٌّ - رَوَاهُ عَبْدُ ابْنِ حَبِيبٍ وَأَبُو لَيْسٍ - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَنْوَاعِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ نَبِيٌّ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ - وَعَنْ أَسْعَدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ جَبَّوْنِي أَخْبَرَنِي أَنَّ خَيْرَ أُمَّتِكَ

بَعْدَ أَنْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رَوَاهُ الطَّبْرَايُ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ بَيْتٍ إِلَّا وَلَهُ دُزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ
وَدُزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ. فَأَمَّا دُزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَيُجْبَرُونَ وَمِثَالُ دَامَا
وَدُزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالحَاكِمُ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَدَّمْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدَّمَهُمَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا يَجْتَمِعُ
حُبُّهُمْ فِي قَلْبٍ مُنَافِقٍ وَلَا يُجِدُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ - وَعَنْ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَجَنِّي
بَنْتَهُ وَحَسَنِي إِلَى دَارِ الْبَيْتِ وَأَعْتَقَ بِلَا مِنْ مَالِهِ وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ فِي الْإِسْلَامِ
مَا نَفَعَ مَالُ أَبِي بَكْرٍ - رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مَرَأً - رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيهِ
السَّلَافُ وَجَهْرَ حَبِيشِ الْعُسْرِ قَدْ أَدَّى فِي مَسْجِدِنَا حَتَّى وَسَعْنَا - رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا أَللَّهُمَّ
أَدِرْ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: إِنِّي لَا رَجُؤَ إِلَّا مَتَيْ فِي
حُبِّهِمْ لَا بِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مَا أَرْجُو لَهُمْ فِي قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ
أَحْمَدَ - وَعَنْ عُمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آتَانِي
جِبْرِيلُ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ حَدِّثْنِي بِضَائِلِ عَمْرَيْنِ الْخَطَابِ فَقَالَ لَوْ حَدَّثْتُكَ
بِفَضَائِلِ عَمْرٍو مَا لَبِثْتُ فَوْحٌ فِي قَوْمِهِ مَا نَفَدَتْ نَصَائِلُهُ وَإِنْ عَمِرَ حَسَنَةً مِنْ حَسَنَاتِ
أَبِي بَكْرٍ - رَوَاهُ أَبُو يَعْقُبَ - وَعَنْ بُسْطَامِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بِي بَكْرٍ وَعُمَرُ لَا يُؤْمِنُ عَلَيْكُمَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِي - رَوَاهُ ابْنُ
سَعْدٍ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا حَبِيبُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ - رَوَاهُ
ابْنُ عَسَاكِرَ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ
عُقْلَانَ وَابْنُ الدُّنْيَا وَابْنُ الْأَخْرِقَةِ - رَوَاهُ أَبُو يَعْقُبَ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَعَ أَبْنَاءُنَا وَأَبْنَاؤُكُمْ - رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ لَأَعْلَى هَلْ - رَوَاهُ

مُسْلِمٌ - وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلْتَنَظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةً - رَوَاهُ الطَّبْرَايُ وَالحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ
أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ - وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ -
رَوَاهُ الطَّبْرَايُ - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا مَرْفُوعًا مِنْ سَبِّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الحَاكِمُ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ
إِخْوَانِي عَلِيٌّ وَخَيْرُ أَعْمَامِي حَمْزَةُ وَذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - رَوَاهُ السَّيْلِيُّ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا قَالَ عَلِيٌّ: إِمَامُ الْبَيْتِ وَوَقَائِلُ الْفَجْرِ: مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَ: مَنْ خَذُلٌ مَنْ
خَذَلَهُ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ حَدِيثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَهْ أَمَارَةٌ نَبَتْ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَفَ لِي قَبْلَ
ذَلِكَ: هُوَ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ: إِسْتَأْذَنَ
رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ
سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي الْآزْوَاجَ
فَاطِمَةُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - وَفِي رِوَايَةٍ فَأَعْطَانِي ذَلِكَ - وَعَنْ
أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَائِشَةُ: هَذَا جِبْرِيلُ يُقِيلُ تِلْكَ السَّلَامَ: قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ: وَذَلِكَ
هُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَاءٍ هَمَزِيْمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءٍ هَامِزَةُ بِنْتُ
خُوَيْلِدٍ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - وَفِي رِوَايَةٍ أَشَارَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا شَيْءٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ
قَطْرَسَانَا عَائِشَةَ إِلَّا وَحْدَنَا عِنْدَهَا عَلِمًا مِنْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ حَفْصَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ لَا يَدْخُلَ
النَّارَ نِسَاءُ اللَّهِ أَحَدًا شَهِيدًا بَدْرًا وَاحِدًا يُبَيِّتُهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

الخطاب رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سألت
 ربى من اختلاف أصحابى من بعدى - فأوحى إلىّ يا محمد إن أصحابك عندي
 بمنزلة النجوم في السماء بعضها أقوى من بعض في الكل نور فمن أخذ بشي من
 هم عليه من اختلاف هم فهو عندي على هدى قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم أصحابى كالنجوم فبأبصارهم اقتلوا ضلالتهم اهتد بهم دواء رزق سبحان
 ربك رب العرش العظيم عتايصفون وسلم على المرسلين والحمد لله رب العالمين
مكتوب شخصت وفهم بنام نصير خاں وحققت صفت كلام - الحمد لله وسلام على
 عباده الذين اصطفى حضرت حق سبحانه ذات شریف را بخت ذاتی خوش سر بلند دارو
 صحائف شفقت تواتر رسیده و انواع مهربانی و الطاف که در ضمن آن اندراج یافته موجب کمال
 مسرت گردید فقیر زاده با بعافیت رسید و انواع اشتقاق شریف که در باب آنها مبذول فرموده
 اند بالغ عیارت بیان کردند حضرت حق سبحانه بدل آن را در دوا این کرامت فرماید - انکه قوی
 مجتبی مرقوم سر موده بودند که در تفسیر واقع شده است که حضرت موسی علی نبینا وعلیه السلام
 فرمودند که کلام حق سبحانه را به پنج نشان ساختیم یکی اذ آن آن است که آن کلام انقطاع و اتصال
 نداشت از تحقیق آن چیست معلوم شریف باد که کلام صفت حق است سبحانه قدیم چرا که ذات
 تعالی محل حوادث نیست و چون قدیم باشد طریای عدم نیز بر او محال است که آنقدر قدیم نیاید فی العدم
 چون بحضرت موسی علیه السلام بآن متکلم شود ناچار چنان صفت متجلی شده باشد بهمان طریق و شک
 نیست که از انفصال و انقطاع که مشعر طریای عدم است منزله و مبر او خواهد بود و انقطاع و انفصال
 تعلق بصوت دارد که حادث و سریع الزوال است و لهذا از جمیع جهات و بکلیه خود اصغیر موده
 چنانکه مقرر است و چون کلام بشر حادث است و محل زوال و فناء ناچار محل انفصال و انقطاع
 باشد معلوم شریف باد که حقیقتی تقدم و تاخر که زمان است و موجب انقطاع و انفصال در آن
 حضرت مسلوب است - از ازل تا ابد آن یک است و بیک کلام متکلم است و سکوت در آن حضرت
 محال است هر چه تفصیل شده در عالم تعلقات است این سلسله از جمله غوامض مسائل است که
 بسیار از علماء متخیر رفته اند و بجل آن نرسیده اند حضرت حق سبحانه فرست باطنی که کویته
 ائمن شرح الله صدره للإسلام فهو على نور من نور ربّه مشعر آن است که ثمره متابعت
 انبیاء است علیهم الصلوات و التسلیات و نتیجہ تزکیه نفس از لوث هوا ووسوسه کرامت فرماید

تا بدوق و حال این چیز را در باید - و السلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفى
 علیه و علی الیه و محبیه الصلوات و البرکات العلی
مکتوب شخصت وفهم بنام علماء الحرمین الشریفین در حل بعض کلام محبوه الحمد
 لله العلی الاعلی و الصلوة علی رسولیه محمد صلی الله علیه و سلم كما يحب ربنا
 و یرضی و علی الیه و محبیه كما یلین لعلوا شانهیم و یخیر فی - اما بعد فقد توهم
 بعض الناس من كلام شيخنا و اما من امام المحققين الشيخ أحمد رضى الله عنه
 الواقع في بعض مصنفاته ان حقيقة الكعبة الوبائية فوق الحقيقة المحمدية
 لان الكعبة المعظمة افضل من نبينا سيد المرسلين حبيب رب العالمين صلی
 الله علیه و سلم و الحال ان الله علیه السلام و الصلوة افضل المخلوقات و اشرف
 البريات قلت و يا لله العظمة و التوفيق و بيده ازمة المحقق ان ذلك لوهم
 انما نشأ من حمل لفظ الحقيقة على ذات الشئ و شخصه - و هو مبني على الجهل
 عن اصطلاح هذه الطائفة العلية و عدم الإطلاع على حقيقة كلام شيخنا رضى
 الله عنه

وكم من غائب تولا صحيحا و افته من الفهم السقيم
 فان حقيقة الشئ عند هـ اسم الهم و هو مبدأ تعيين ذلك الشئ و وجوده
 و ذلك الشئ كالقيل و العكس لذالك الاسم و واسطة القبول من الحضرة
 القدسية الى ذلك الشئ كما ان الشان الذاتي واسطة بين ذلك الاسم
 المقدس و بين ذاته المنزلة العلي حبل شانه و عز برهانه و على ما جرت عليه
 العادة الالهية من توسط الوسائط و رعایات المناصب بين المفيض و المستفيض
 قال الشيخ ابن العربي في رسالة القدس ان الاكوان ظلال الاسماء الالهية و
 الاسماء ظلال الشیون الذاتية فلما تمهد هذا فاعلم ان لنبينا صلی الله علیه
 و سلم بحسب تعلیم فی احواله و ادواره كما لا تحصى و مقامات لا تستقصى فله
 علیه السلام باعتبار هذا الوجود العنصري و ارشاده لهذا العالم الظلماني اسم
 مبارك محمد ناش من حقیقته و اسم الهي تبا سب تربیة هذا العالم السفلي
 المسمى بحقیقة المحمدية و له صلی الله علیه و سلم باعتبار وجوده و دوا فی الموقن

وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ حَضَرَتْ حَقِّ سَجَانَهُ وَرَدَّ أَرْجَ قَرَبِ خَوْشِ تَرْقِيَاتِ بَيْ
 اندازه کرامت فرماید زوره حقیر بتبلیغ دعوات فقیران در رساند که احوال فقر این حدود مستوجب
 حمد است۔ اَللّٰهُمَّ سُوَّلْ لِّیْ اِسْتِقَامَتَکُمْ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحَسَنِ عَنَانِیْتُ فَقِیْرَ زَادَہٗ سَعْدَ الدِّیْنِ
 محمد صالح بتاریخ ویم شهر ربیع الاول بصحبت و عنایت بطن مالوف رسید و اظهار صنوف الطاف و
 عنایات ایشان که در باب او بطور پیوسته بالغ عبارات و الطف اشارات مبین ساخت و استقامت
 وصفات محبت ایشان که فقر ارباب الله دارند تمام و کمال مشروح نمود و رشته محبت و دعاء را
 تحریک داد و چون دعاء ظہر الغیب خصوصاً که در اوقات حسنه واقع شود شرف قبول دارد،
 امیدوار است که آثار اجابت بطور آید و نیز اظهار نموده که در این ولا مجلس مکتب پر خور از سعادت
 آثار میر محمد حسن خیر و خوبی متیر شد، سبب مزید خوشحالی گردید، مقرون ببرکات باد و نیز ظاهر ساخت که
 از کمن عنایت سرزند درین باب ایشان کمزمت شده مسرت بر مسرت افزود، مبارک باد و نیز
 فقیر زاده گفت که در حل مسئلہ وحدت وجود که صوفیہ علیہمہ اوست می گویند دو کلمہ بنویس و بنویس
 این امور از غوامض اسرار است و بحال تعلق دارد، بجزو مقال کشف استار آن محال است۔

و بر طایبان راه لازم است که سعی در تحصیل آن نمایند لکن بحسب اجابت مسئول دو کلمه مرقوم شد و بطریق
 تمثیل بیان رفت تا از غرابت بر آید مثلاً محبوبی است که با انواع حسن و جمال آراستہ است و با
 صفات غنچ و دلال پیراستہ، از خلوت خانه تفرّد بجلوگاه جلوه فرماید که از آئینہ ماء گوناگون و مرایا
 مختلفہ پسنون مشغول است و سر آئینہ از این بارنگی از رنگ محبوب برانگاشت و حسن از حسن
 ماء او را بهیودا ساخت عکس آن محبوب در جمیع آئینہ ها متجلی شد۔ باز از راه این شعبده فرق مختلف
 آمدند جمیع غافل از وجود آئینہ گفتند این حسن که در این تماشا گاہ نمودار است معالیت از آفتاب
 جمال معشوق و پرتوے است از انوار کمال او و ناچار گرفتار صورت آمدند و از مشاہدہ معنی بی نصیب
 چنانچہ عارف جامی قدس سرہ اشاره باین نموده آنجا که فرموده است

زینجا از زینجائے رسیدہ از آن معنی بصورت آرمیدہ
 از آن معنی اگر آگاہ بودے یکے از او اسفلان راه بودے

و جمیع دیگر از راه عنایت ازلی بوسیله شیخ مقتدا پی باصل بودند و شناختند که این مظاہر مختلف
 و مرایا متعدده آئینہ یک ذات اند که از سر زو بطون کبریاء تفرّد اوست و از زو بطور مقدّم و تکثر
 صنعت اوست، و چون صورت متکسر آئینہ اوست که بلباس ها رنگارنگ ازین مظاہر شدہ،

در سکر حال بہم اوست تکلم نموند و گفتند کہ

در انجمن فسق و نهال خانه جمع باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اعیان را اگر چه اعدام محض اند و در وجود نصیب نیست و آنچه موجود است احدیت ذات است و
 نمودار کمالات او کین فی الدار غیورہ کتار و از سہاں جہت بہ سبحانی و انا الحق تکلم نموند
 آئینہ انا الشمس گوید چه کند بسیار از سالکان را ہمیں تعلیمات کہ در پردہ کمونات ظاہر شود
 خورشید گشته و محبوب را در لباس قیود را غوش کشیدند، از کشاکش سحر خلاصی یافتند و وصل و اتصال
 متکذّب شدند چنانکہ گفتند

امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر است در حیرتم کہ دعدہ فسد ابرائے حسیت

در سکر حال غل از اصل متمیز نشد و مطلق از مقید جدا نگشت۔ جمع دیگر کہ بدولت آمد شش رخ لک
 صد ترک سوئے باطن اتصال یافت، وحدت باصرہ آنها و راء مظاہر سرایت نمود و دانستند کہ
 عفا شکار کس نشود دایم باز چیں کا نیا ہمیشہ باد بدست است و ام را

مرغ بہمت ایشان بجا و راء پردہ از نموده در بحر وحدت غوطه خورد و از خود و غیریت نام و نشانی
 بگذاشت و بنائرمہ محبت ذاتیہ بر ابر باد داده و در ریاء حقیقت مضحک و مستهکک گردید۔ آغاز سلوک
 این طریقہ علیہمہ سجانه ازین نعمت عظمی امت و دولت تصوی، از آنها جانز آنچه گویند کہ بے
 نشان است۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاٰیَاتُکُمْ دُجْرَ عَتَّةٍ مِّنْ هٰذَا اَلْبَحْرِ الْمَحِیْطَةِ قَطْرَةٌ وَفِيْ
 ذَٰلِکَ السَّیْرِ الْعَمِیقِ وَیُحَمِّدُ اللّٰهُ عَمْدًا اَقَالَ اَمِیْنًا و جمیع از انار سیدگان راه در این باری
 گمراہ شدند۔ گمان بردند کہ آن مطلق ازواج اطلاق برآمده بحضض تقید برآمد و وجہ کہ از مطلق نشد
 مانند و تنزیہ تشبیه شد و خالق خلق گشت و آن جماعت فی الحقیقت نفی صانع تعالیٰ نمودند۔ صَلُّوْا
 فَاَصَلُّوْا۔ اِذَا لَمْ یَرْوِ کُلَّیْفُ شَرِیْعَہٗ وَاوَامِرُ وَاوَاہِی ونبیر برآمدند۔ اَعَاذَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهَا
 بِصَلٰةٍ حَبِیْبَہٗ عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخِیَاتِ وَالسَّلَامُ

مکتوب مفقودم بنام میر محمد باقر در تحسین احوال او آنکہ توجہ بطایبان داخل غفلت نیست
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عِبَادِکَ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفہ شریفہ برادر عزوجل رسیدہ باعث محبت
 و مسرت گردید۔ چون مدت مدید گذشتہ کہ از اخبار خیر اطلاع نداشت زیر بار انتظار بود و بر سیدان
 گرامی نامرأطمینان خاطر حاصل شد، آنچه از استیلاء نسبت استلک در غیب ہویت و ظهور معنی کل
 مشنی و حالک الا و جمیع مرقوم بود خوش حالی برخوش حالی افزود و حضرت حق سبحانہ بحقیقت

فما شرف ساخته بقاء که مناسب آن است مستعد دارد باید که ظاهر را با حکام ظاهر شریعت
غیر باطن بدوام افتاد و تخیل از اغیار غفلت داشته منتظر ترقیات بی اندازه باشند چه نویسد که خاطر
این فقیر چیت در تنقذ احوال شریف است بعضی وقایع که اندراج یافته بود تعبیر آنها در بادی النظر
نیک زیاده آمد **هَیْثُ لَا دُیَابَ النَّعِیْرِ فِیْهِمْ** و دیگر اشتیاق ملاقات اظهار توجیه
در این امر مستحسن نمی باید بعد از آن حکم استخاره آنجی بعمل آرند بر جااست و دیگر توجه بحال طلاب
نمودن داخل غفلت نیست موجب **إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ تَجَافُتًا لِّلَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ** صرف حاجت
طالب نمودن داخل ادعای حقوق عباد است که از جمله اجماع مهم است **وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ**
اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَفَحِیمَ الصَّلَوَاتِ وَالْبَرَکَاتِ الْعُلَى
مکتوب هفتم و دهم بنام میرزا شهاب الدین در ترغیب برائیان مامورات شرعی رعایت
حقوق قرابت و ترغیب از صحبت مقصود که از شریعت غرض مخوف اند **أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ**
عِبَادِهِ الْمُنِینِ حضرت حق سبحانه فرزند سعادت مند اقبال آثار مرزا شهاب الدین تلی را
بدولت صوری و معنوی سر بلند داشته بعافیت دارد احوال فقره ای حدود و مستوجب حمد است
سمجواره خاطر فائز منتظر اخبار فرخنده آثار می باشد توقع آنکه محبوب قاصدان این صوب بار سال
صحائف خیر مسرور می داشته باشند که **أَلَمْ تَكُنْ تَبْعُ الْمُتَلَقَّاتِ** رکن در باب کمالات آثار
میان شرف الدین نوشته اند انشاء الله درین ولایت تاکید نوشته خواهد شد که اجابت ماحول نمایند
و دیگر نصیحت همین است که در ایتان مامورات شرعی و انتهاء از امور منتهیه که دین متین بآن ناطق
است سعی بلیغ نماید مباد و ثمن بعین دلالت بشوات نموده از صراط مستقیم منحی سازد و حیات چند
روزه دنیا را هم اعتبار ننماید که بسیار بی مدار و بی دفاع است با هیچ کس دفاع نکرده است و طریق
ترجم بر مساکین و تنقذ و رعایت حقوق قرابت و سلام رحم از دست ندهند که سبب درجات
دارین و نجات از همالک نشاتین است خصوصاً تحصیل اسباب رضامندی والده ماجده را از
اهم امور تصور نمایند و بموجب **إِنْ أَشْكُو بَدُوًا إِلَىٰ ذَاكَ لِیُؤْتِنِیَ مِنْهُ خُمْرًا** دانند و از صحبت جماعه
که از یاد حق سبحانه بیگانه اند هما کن محترز باشند و از صوفیه خام که از شریعت غرض کیو شده
عالمی را بضلالت برده اند گریزان باشند که شر آنها از شر اعداء ظاهری زیاده است **وَالسَّلَامُ**
عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ أَفْضَلُ
الصَّلَوَاتِ وَالْبَرَکَاتِ الْعُلَى

مکتوب هفتم و دهم بنام شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال و بیان
حضرت حق سبحانه آن فرزند ارجمند را بر ترقیات بی پایا سر بلند داشته بعافیت دارد و مکتوب
مغرب که محبوب بر خور داری میاں شمس الدین رسول بود رسیده موجب صحبت مساواں گردید
چنان شکر از خداوند جل شانہ را بحسب آورد که آن سعادت مند بعافیت است که مایه اعمال
صالحه است و بدولت استقامت بهره مند الله تعالی که کمال فضل خویش مزید بر مزید کرامت فرماید
آنچه از احوال بعضی مسترشدان مرقوم نموده اند نیز سبب مستر گشت، الله تعالی استقامت عطا
فرموده ترقی بخشد و طریق افاده و توجه طلاب از اجماع مهم تصور نموده در آن سرگرم باشند که نفع متعدی
ست و آنجی از احوال میاں خالد نوشته اند که حریت در حریت دارد بعافیت اخیل است که منتها
تجلیات و مکاشفات استغراق و زجر حریت است چنانچه در حیطه کشف و شهود آمده و تعالی از او
منزه است و او را **وَدَّاعِ الْوَدَّاعِ** باید حبست و بیرون مرایه آفاق و انفس باید طلبید و آنجی بدست
آمده بکلمه **لَا تَقْنِیَ** آن باید نموده

در انگشته دف این آواز دوست کز دست دف کوباں بود پوست
الحمد لله که نسبت شام کریم می باید که شاه راه است بحضرت غیب هویت و اگر دمی از نشان و
صفت بدامان او رسیده و نصیب محمدی المشریان است بذات الله تعالی براتب متابعت آن
خیر البشر مشرف کرده از کمالات هر موطن بهره مند گرداند **إِنَّهُ قَوْنٌ تَجَنُّبٌ** و دیگر مکرر بر خور داری میرزا
شهاب الدین در باب شما نوشته که سیر بای جانب واقع شود چو در کمال اشتیاق است ظاهر
گونه وعده نیز در این باب رفته اگر اجابت مسؤل نماید گنجایش دارد و بیشتر مختار اند **وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ**
وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَفَحِیمَ
الصَّلَوَاتِ وَالْبَرَکَاتِ الْعُلَى

مکتوب هفتم و دهم بنام میرزا شهاب الدین قلی در ترغیب صحبت اهل جمعیت و بعضی
نصائح ضروری حضرت حق سبحانه بحصول اعلام طالب کرم دارد **حَمْدُ اللَّهِ مُبْتَدِئَةُ** احوال فقره
بعافیت مقرون است، سمجواره خاطر فائز زبیر بار اشکار فرخنده آثار می باشد امید که محبوب
قاصدان این صوب از احوال خیر نال قلمی نموده باشند که سبب جمعیت خاطر راست و موجب
مزید دعاء رکن در باب آمدن کمالات دستگاه میاں شرف الدین نوشته بودند اظهار اشتیاق
ملاقات ایشان نموده، بتاء علیه با وجود موانع که از جمله آن رسیدن ماه مبارک رمضان باشد و داع

نموده شد، الله تعالى سلامت برساند صحبت ایشان را غنیمت شمرده منتظر فوائد ثمرات باشند و باب
این طائفه واقع شده است که هُمُ الْقَوْمُ لَا كَيْفِيَّةَ جَلِيسَتُهُمْ بِالْجَمْعِ بَرَابَرِ صَحْبَتِ اَهْلِ جَمْعِيَّتِ اَكْسَرِ
نیست مشاهده انوار عینیه را برابری باطن اهل الله که مرآت اتم است هیچ نیست اما نظریه در کار است
بموجب الظاهر عُنْوَانِ الْبَاطِنِ ظاهر را با حکام شرعی مزین دارند علی الخصوص اداء صلوة با جماعت
بمحضور و جمعیت و اداء زکوة را هم از هم امور تصور نموده سعی نمایند که دقیقه از آن فرو گذاشت نشود
و ماه مبارک رمضان را ممتاع بزرگ داشته و اداء حقوق آن قیام نماید که برکات این ماه تمام سال
سراست کند و اَتَّبِعْ فِيمَا اَنَالَ اللهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللهُ اِلَيْكَ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا

مکتوب هفتم و چهارم در آنکه در دنیا یافت نتیجه یافت است و مرتبه اطلاق عالیت
عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَصِيٍّ عَلَى حَبِيبِهِ دَالِيهِ صَحِيْفَةُ كَرَامِي كَزُرُوهُ شَفَقَتِ وَ مَهْرَبَانِي نَامُزْدَقَرَاءِ كَرْدِيده
بود رسیده باعث بحث شد و او را گمید الله تعالى ظاهر ایشان را بظاهر شریعت غرا و باطن
را بحقیقت آن متحلی داشته مراتب قرب خویش تمام دارد و عرف که بزبان محمد مراد فرموده بودند
و ساینده بسبب عظیم خوش حالی گردید الله تعالى در دین طلب زیاده تر گرداند و بزرگان فرموده اند اگر
خواستی دادند از خود خواست خود دست طلب خود را گرفته در طلب خود متماز اند تا بحال حقیقی
بر دل متحلی نشود و شیفته عشق خود گرداند طلب و بی آرامی محال است

هر کس با حسن می نماید و می نهد سر بسجده عشق آنسو

این در دنیا یافت که از سر چشمه یافت است از گنجینه عنایت بی غایت تصور نموده شکرانه آن باید
آورد، بموجب لَيْتَنُ شَكَرْتُكَ لَا ذِيْنَ تَكْتُمُ امید و ابر مزید باشد هر چند در فضاء اطلاق
و در سر اوقات وحدت ذات هیچ کس را گذرگاه نیست و از آن بجز برای بدست نه
عنا شکار کس نه شود دام باز پس کاین جا همیشه با بدست است جام را
سپر پیوند ما ندارد یار چو تو امان شد ز بخت بر خوردار

ولیکن

اگر ندی بکف دامن یارم گرفتاری کس دیگر ندارم

حضرت حق سبحانه از آنچه مسمی با سواست آزاد مطلق ساخته گرفتار طلبی دارد که از حیطة انعام او هم
بیرون است كُلُّ مَا كُنَّ فِيْ بَالِكَ اَوْ خَطَرَ فِيْ خِيَالِكَ مَا لَمْ يَخْلُقْهُ وَ دَاوُدُ اَلَيْكَ دَرْدَنَّا

الله سبحانه و اِيَّاكُمْ اِلَّا سِتْقَامَةً عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ عَلَيْهِ
وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اَنْفُسُهَا وَ مِنَ الْحَيَاتِ اَكْمَلُهَا

مکتوب هفتم و پنجم بنام فتح محمد خاں در آنکه دنیا و دنیویات آن ندارد که در طلب آن
از مطلب اعلی بازماند. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰ برادر اعزاز شد
رفت و سعادت آناریاں فتح خاں را ازین فقره سلام عافیت انجام برسد چه نویسد که خاطر فقراء از
جانب آن برادر مشفق چنان زیر بار تعلق انتظار است. الله تعالى جمیع مشکلات صوری و معنوی را
آسان گرداند اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ باید که خلاصه اوقات بیاد الهی جل شانّه مصرف گردد که دنیا
فانی لائق آن نیست که در طلب آن از مطلب اعلی بازماند که اقبال و ادبار آن از حیز اعتبار ساقط است
امور اخروی و ثنایان اتهام اند که معامله ابدی با آن مربوط است و رضاء مولای حقیقی بر عایت آن منوط
در این ولاچوں سرزند معنوی میاں شرف الدین که از سر آمد اصحاب طریقت است روانه آن
جانب بود و کلمه نوشته آمد که صحبت و ملاقات مشار الیه مختتم خواهند دانست توجه دعاء ایشان را
در امور صوری و معنوی تا اثر تمام تصور خواهند نمود و چون خاطر همواره در انتظار اخبار فرخنده آنها است
همواره با رسال صحائف خبر سرور می داشته باشند. وَالسَّلَامُ

مکتوب هفتم و ششم بنام میر محمد باقر در بیان تنزیه و تشبیه. مُحَمَّدٌ كَذَبْتَنِي عَلَى
حَبِيبِهِ دَالِيهِ برادر اعزاز شد محمد باقر بعبایت و استقامت باشد احوال فقراء
این حدود مستوجب حمد است. امید از کرم حق سبحانه چنان است که آن برادر امجد نیز بعافیت باشد
و آنچه مسمی با سواست منقطع و معرض ع اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَقَ اللهُ بَاطِلٌ عاقل بیاطل
محض ولا شئی چه رو آورد مع ذالک آنچه در آن نمودار است جز کمالات او تعالى نه پس هر که بهر چه
متوجه است بکمالات ذاتیه متوجه است، فرق بجز نپندار نیست سبحانه الله، عَرَفْتُ دَرْدَنِي بِجَمْعِ
الْاَصْنَافِ اِد. او در جانب تنزیه بمشابه است که هر چه معتبر بعبارت است و مشار باشارت و با حاطه
افهام و مؤذاه و اوهام ذات اقدس از آن منزله و مبراست

عنا شکار کس نه شود دام باز پس کاینجا همیشه با بدست است دام را

و در جانب تشبیه چنان است که بموجب مَآمِنِ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اَخِذَ بِنَاصِيَّتِهَا آنچه در عرصه گاه
ظهور آمده و بهر چه در تماشاگاه نمود جلوه گر گشته جز شیون ذاتیه و کمالات صفاتی و افعالی نیست لیکن
ظل چو عین اصل نیست و انوار تجلیات جز پرده دار صرافت اطلاق نه عینیت و حکم با تاج و مقوق است

صاحب این ذوق همیشه بدایع عبودیت قسم است - مَالِ الدُّنْيَا وَدَرِّ الْأَذْيَانِ گویان همواره
دامن محبوب را از آلائش و نسیه کمالات مبرا خواهد داشت - رَبَّتْ آيَاتِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّتْ لِي
لِنَاصِيَةِ آمُوتِ ارشاد الله رَزَقَنَا الله وَإِيَّاكُمْ مَتَابَعَةً حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
وَصَلَّى عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَى -

مکتوب هفتم بنام عصمت پناه بی بی خانمی بنت تربیت خال مرحوم در آنکه
فِعْلُ الْحِكْمَةِ لَا يَخْلُو عَنْ الْحِكْمَةِ أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى -
فرزند معنوی عصمت پناهی بی بی خانمی بغایت باشد چه نویسد که از استماع خیر و حشت اثر اختلاف
حال بر خورداری میر محمد اسحاق چرت در کلفت حاصل شد فِعْلُ الْحِكْمَةِ لَا يَخْلُو عَنْ الْحِكْمَةِ چوں
فعل قادر مختار حکیم علی الاطلاق تمام حکمت و مصلحت است ، دل تنگ نباشند و منظر عنایت بی
غایت بوده بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا امیدوار گشایش باشند بیا فعل است که در عالم اسباب
کلیدش پیدا نمی شود و در مقصود می کشاید - بالجمله بحضرت کریم علی الاطلاق متوجه باشند و توبه و استغفار
رؤی بر گاه علی دارند که آنچه یا میرسد البته اثر معاصی ما است و جناب مقدس تعالی غنی است از عذاب
و جفاء ما و این فقراء را غافل ندانند که الله تعالی دعاء ظهر الغیب را اثر اجابت دهد چوں برادر سعاد
مند میال شرف الدین که بجا فرزندان است و در و پسندیده احوال متوجه آل صوب بودند و دو کلمه
نوشت و دعاء و توجیه مشار البیر را مختتم دانست و در یوزه خواب نمود - چوں خاطر گران است ، بزودی اخبار
نویسند - وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى -

مکتوب هفتم بنام نصیر خال در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر بدو جزء امتثال
او امر و انتهاء از نوای -

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا حضرت حق سبحانه ، بتابعیت سید الکوثرین علیه مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا
وَمِنْ الْخَيْرَاتِ أَكْمَلُهَا محلی داشته برقیات و اربین سر بلند دارد چه نویسد که خاطر فائز چیاں زیر بار
اخبار فرخنده آثار است - مدتی است که نامه که متضمن احوال خیر مال باشد نرسیده - موانع بخیر باد
زیاده از چهار ماه است که مخلص حقیقی ملا محمد یار عازم خدمت است ، معلوم نشد که بخدمت شریف
رسیده است یا نه - و چوں انتظار کمال رسیده ناچار قاصد مخصوص فرستاد و محذوم سعادت آثار را
وقت کشت و کار است - اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَزَعْنَاكَ الْآخِرَةَ سَعَى نَمَانِدُ که اوقات شریفه بیا در پیر معبود
معمور باشد شکر نعم شرعاً و عقلاً واجب است - هر چند نعم بسیار شکر باندازه آن زیاده تر اعْمَلُوا

اَلْ دَاوُدُ شُكْرًا وَتَقِيلُ مِنْ عِبَادَتِي الشُّكْرُ شکر را دو جزء است انتهاء از مناسی ، چنانکه
عزیز می رسد مایه آن شُكْرًا أَنْ لَا تَشْتَعِبْنَ بِنِعْمَةٍ عَلَى مَعَايِصِهِ - و جزء ثانی امتثال او امر
حدیث صحیح نبوی الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَقَامُ الصَّلَاةَ وَإِيتَاءُ
الزَّكَاةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ حَجَّ الْبَيْتَيْنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا متضمن آن است و هر کدام
را از آن صورتی است و حقیقتی - انتہام باید نمود که بعد تنمیم صورت نصیب از حقیقت باید چنانکه از
صورت تلفظ بکلمه شهادت بحقیقت آن پی برود که یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا الشُّعْرَ
است بدال - جهد نماید تا نفی ما سوا بالکل برسد و باطن را آزادی بلکه نسیان غیر تمام حاصل آید -
آن چنان متمسک و مستغرق حال لایزال گردد که اگر فرضاً یاد ما سوا بدرگز یا دنیا بدیده

از باد صبا دلم چو بوسه تو گرفت
بگذاشت مرا و جستجو تو گرفت
اکنوں زمن خسته نمی آید یاد
بوغ تو گرفت بود خود تو گرفت

بالجمله بجای محبت که بخود داشت و بمراد محبت خود دوست میداشت ، محبت مولا حقیقی جاگیر دواز
خود و غیر خود که بوصف غیریت متصف است نام و نشانی نگذازد - اِنَّ اللَّهَ الْمَوْلَى الْقَائِمُ
تَطْلِعُ عَلَى الْآفِئَةِ -

جسم هم - اشک گشت و چشم بگریست
در عشق تو بے جسم می باید زیست
از من اثر نمی رسد این عشق از حقیقت
چوں من همه لاشیئ شده ام عاشق کسیت
ع - اگر گویم شرح آن بے حد شود

هم چنین بعد رعایت صورت نماز که عبارت از اداء واجبات و سنن و مستحبات است با ترک محرمات
سعی نماید که نصیب از حضور بے کیف که حدیث الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ رَبَّكَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ الْحَدِيثُ
رمز بدان است حاصل سازد و شرب از دولت الصَّلَاةِ مَخْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ بدست آرد -
کرمی و اِنَّهَا الْكِبَرُ عَلَى الْإِحْسَانِ الْحَاشِعِينَ هَالِكِينَ يَطْلُونَ اَنْهَضُوا مَلَا تَوَارِثَهُمْ
اَنْهَضُوا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اشاره بدان است - و همچنین اداء زکوة که عبارت از تطهیر مال است
با اداء قدر معین بے حقیقت آن برود - و آنچه از جنس وجود و ما یَتَّبَعُهُ مِنَ الْكَمَالَاتِ است چوں
مستعار و مستفاد از حضرت وجود است ، بآن حضرت بسیار دو خیانت در ملک و ملک او نماید
و بحقیقت یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ فَقَدْ أَهْلَكَ إِلَهُهُ مَتَّقُوا شَرَّ مَا يَبْعَثُ إِلَيْهِ يَرْوِ
و هم چنین در صوم رعایت صورت ترک اکل و شرب نموده سعی کند تا از مفطرات باطنیه محترز باشد ،

و معدة دل باغذیه فاسده که توجبات پرانگنده و تعلقات ششی است پرانگنده نگرود و توفیق
آن را بر سیدن ماه رمضان که متضمن جمیع فیوض و برکات است و بمنزله مرکز دایره سال است
مستغرق شمارند چنانکه قرآن مجید حاوی جمیع کمالات الهی است همچنان ماه رمضان حاوی جمیع
فیوض و برکات است و بهمان مناسبت نزول مسترآن مجید است درین ماه چنانکه آیه شهر
رمضان الذی انزل فیہ القرآن اشارت بدان است جمیع این ماه مبارک جمیع
تمام سال است بحسن این هدیة رفیع الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
و سلم اذ کان اول لیلته من شهر رمضان نظر الله تعالی فی خلقه و اذا نظر الله
تعالی الی عبد لم یعبده ابدا و الله فی کل یوم الف عتق من النار ف اذ
کان لیلته سبع و عشرين اعنت الله فیها مثل جمیع ما اعنت فی الشهر کلّه ف اذ کان
لیلته الفطر اذ تجت الملائكة و تحلی الجبار تعالی بپوریه مع آتیه لا یصفه الا صوفیون
فیقول للملائكة و هم فی عید هم من الغد ما جزاء الاجیر اذا دعی عمله
فیقول الملائكة ان یوفی اجرتّه فیقول الله تعالی اشهدکم انی قد غفرت
لکم ذواته الا صیغها فی و السلام

مکتوب مفقود و نهم بنام یک از ارباب طریقت که پریشانی احوال ظاهره مرقوم نموده
بود - الحمد لله و سلام علی عباد الله الذین اصطفی - رقیه گرامی که از روع شفقت و بهمان
مرسول داشته بودند رسیده موجب مزید مسرت گردید از پریشانی احوال ظاهره مرقوم بود الله
تعالی جمیع نصیب کند و از تشنت تعلقات که موجب بعد و حرمان است نجاتی ارزانی
داشته مقبل بجناب مقدس گرداند

هر چه جز عشق خدای احسن است اگر شکر خوردن بود جاں کندن است
و آنچه از مضائق صوریه رسید که ابوالخیر مرقوم نموده بود سبب مزید گرانی خاطر فائز گردید
امروز با دوست آن کند که سر دایا دشمنان کنند حال خود را بحال سلف سجیده شکر و صبر
باید و ازید الصبر مفتاح الفرج هر قدر رو با سباب فانی می آرند چون سبب بعد از مولا
علی الاطلاق است کشائش کمتر می شود و من یتوکل علی الله فهو حسبه و رایش
نظر داشته منتظر عنایت بی غایت باید بود و موجب و ما اصابتک من سیئه فین نفسک
جمیع مشکلات را ثمره تقصیرات دانسته با ستغفار باید پرداخت و ان استغفر ذاکم

ثم تو بوا الیه یتبعکم متاعا حسنا الی اجل مسمى نص قاطع است مرقوم بود که
بیزرگانی که با آنها اعتماد باشد و کلمه سفارش نبویسند و خداوند آنچه تجربه معلوم شده آن است
که اعتماد آشنائی هیچ آشنائی با یکدیگر و سه

هر تازه گل که اندرین گلزار است گریه بی گل و اگر بچینی خار است
چون صفت جسم دولت منداں برخاسته است تحریک آنها عبت است هیجانات نفسیه
فی حدیث ابار در بصورت دو کلمه با خوی میرزا محمد فاروق نوشته فرستاده است و تاکید
بسیار نموده اگر خدا تعالی توفیق دهد شاید بکار آید و السلام علی من اتبع الهدی

مکتوب شادوم بنام خان سعادت نشان در نصائح ضروریه و مداحی طریقه نقشبندیه
الحمد لله و سلام علی عباد الله الذین اصطفی - رفع الله قدرکم و شرف صدکم
و صانکم بمناجاتکم بحمد ممتد حیدرکم الا فحیدر علیه و علی ایه من الصلوات
انفلکها و من النجیات اکملها احقر فقراء بخدمت خدوم زاده عالی قدر متعالی منزلت می
رساند که صحیفه گرامی مصحوب نخلص حقیقی ملا یار محمد طالقانی ارسال داشته بودند و با نواع اشفاق و
مکارم یاد آوری فرموده بودند و درود اصناف محبت و مسرت رسیدر الله تعالی حسب ممول
مخلصان را بحصول اعلی مطالب مکرم دارد چه نویسد که از اخبار مزید استقامت ایشان که از
مشار الیه مستمع گردید چه قسم فرح و خوش حالی رود ادق سبحانه مزید کرامت فرماید و از استماع
خبر فرح و نصرت بر اعدا و دین که نصیب آن مکرم شده چه قدر شکرانه بجا آورد حضرت کبر ال همیشه
منظرف و منصور دارد و در اوقات که محال اجابت دعا است غافل نیست امیدوار است که آثار
اجابت و تسبیل بطور آید ان الله قریب مجیب جزوی نیاز فقراء که مصحوب مشار الیه بود بسیار
بر وقت رسید شمر خمرات کونین باد الذین التصیحه قال تبارک و تعالی ان الله یأمرو
بالعدل و الاحسان و انما ذی القربی و ینهی عن الفساق و السکر و البغی یعطکم
لعلکم تتقون و قال تعالی یا ایها الناس اتقوا ربکم و اخشوا یوم ما لا یجزی
والد عن ولده و لا مولود و هو جاز عن و الیه شیء و قال تعالی یا ایها الناس ان
وعد الله حق فلا تغو تکم الحیوة الدنیا و لا یغوتکم رب الله الغرور ان الشیطان
لکم عدو و فالتخذوا عدا و اولئک انما لکم عو ذب لیکونوا امین اصحب السعیثه و کفی
بالقرآن و اعطایا بالحمد و مت عزیز را با امور ضروریه و مهمات اخروی مصروف باید داشت و درین

فرست قلیل سرانجام سفر طویل باید نمود که شیطان لعین در کمین گاه است مبادا سر مایه عمر
یا مور لا یعنی صرف شود و حسرت و ندامت تقدیر وقت گردد و بموجب حاسبین اقبال آن ثنا سبوحا
همیشه مراقب احوال و اقوال و افعال باید بود و بدو هم بذكر تصفیة مرات باطن باید کرد و تا از لوث اسوا
پاک و مصفا گشته و از حب و نیا و جاه و ریاست مژگی گشته مجلای انوار آتیه گردد و مقصود آفرینش
او که معرفت حق است سبحانه بحصول آید - حمد الله سبحانه که در طریق علیه با سهل و جوه مبین
است و با قرب طرق محصل حضرت خواجہ بزرگ قدس سره فرموده اند که ما از خدا و تعالی طریق
خواستیم که اقرب طرق است و ابسته موصل به

نقشبندیه عجب قافلہ سالار اند که بر ندازه ره پنهان بحر مرقا فدا را
از دل سالک ره جایزه صحبت مثال می برد و سوسه خلوت و شکر چل را
همه شیران جهان بسته این سلسله اند روبرو از جیل چپال گیلد این سلسله را
رَزَقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ قَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرِ لَطَائِفِهِمْ وَرَشْحَةٌ مِّنْ عَيْنَيْ تَهْنِئَةٍ لِّلْطَائِفَةِ
ع وَ يُرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَالِ آمِينَ

مخدوم زاده سعادت مند کجالات دارین محله با شند - والسلام
مکتوب هشتم دو یکم بنام یکی از اصحاب طریقت در فضیلت محبت اهل الله واد
خال سرور بر برادر سلم بخند که و نفسی علی حبیبیه و علی الیه حضرت حق سبحانه در
مراتب کمال و اکمال ترقیات به اندازه کرامت فرماید - بحمد الله سبحانه و محسن
توفیقیه احوال بعافیت مقرون است - بمواریه سلامتی ذات با برکات مسلت می نماید بجز
اجابت مقرون باور بر خیزد حسب صورت بعد ایدان است اما اوقات حسنه که مظان استجاب
دعا است کم است که از یاد و دعاء خیر انشای فارغ باشد ظاهر است که آن ثمره و نور محبت
انشای بفقرا باب الله است و بموجب حدیث آمده که مع من احب امیدوار شرکت است
بمقامات بر چرخه تقصیر رود - عن اشرف رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما تحات رجلان في الله تعالى الا كان احبهما الى الله تعالى
استد هما حببا لصاحبه - رواه الطبراني - وعن معاذ رضى الله عنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ألم تحاتون في الله تعالى في ظل العرش يوم
لا ظل الا ظله ، يُخِطُّهُمُ الْمُبَشِّرُونَ وَالشَّهَادَةُ وَالْقِدِّ يَقُونَ رواه ابن جبرين في

مكتوبه - وعن ابى ذر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يحب القوم ولا يستطيع أن يعمل بعملهم قال يا أبا ذر أنت مع من أحببت
رواه أبو داود - عن ابن عباس رضى الله عنهما أن رجلا جاء إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال أحب الأعمال إلى الله بعد الفرائض إذا خال المرء ورعى المسلم
وعن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه
وسلم وقال يا رسول الله أي الناس أحب إلى الله تعالى؟ قال أحب الناس إلى الله
تعالى أنفقهم للناس وأحب الأعمال إلى الله تعالى سرور ودخله على المسلم
تكسفت عنه كونه أو تقضى عنه ديناً أو تطرد عنه خوفاً ولأن أمشي مع أخي
في حاجة أحب إلى أن أعتكف في هذا المسجد وفي مسجد المدينة شهرًا ومن
كظم غيظًا ولو شاء أن يمضيه أمضاه ملأ الله تعالى قلبه رضي ومن مشى مع
أخيه في حاجة حتى يقضيها له ثبت الله قلبه يوم تزل الأرض والأرض بها
صدقات الله وصدق الرسول - والسلام على من اتبع الهدى

مکتوب هشتم دو دوم بنام اوزنگ زیب سلطان هند در امیاد احادیث شریفه و
فضائل اعمال صالحه از سر نوح - الحمد لله العلی العظیم والصلاة على رسولیه الکریم
والیه وصحبه الذین فازوا منه بحظ جسيم - ما بعد فقد روى عن ابن عباس
رضي الله عنهما قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أي جلسائنا خير؟
قال من ذكر الله رؤيته ، وذاد في عملكم من طقة ، وذادكم بالآخره عمله -
رواه أبو يعلى - وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ارحم
خلفائي - قلنا يا رسول الله وما خلفاءك؟ قال الذين يأتون من بعدى ويؤدون
أحاديثي ويعلمون بها الناس - رواه الطبراني - وعن ابى هريره رضى الله عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم فيهما روى عن ربه جل وعلا انه قال وخبرني
لا يجتمع على عبد خوفان ولا امانان - رواه ابن جبرين في صحيحه - وعن كعب رضى الله
عنه قال إذا كان يوم القيامة جمع الله الأولين والآخرين في معبد واحد
فزلت الملايكة فصاروا صفوفًا فيقول الله لجبريل ائتني بجهنم فيأتي بها
تقاد بسبعين زما ما حتى إذا كانت من الخلائق على قدر مائة عام زفوت زفوة

طَارَتْ بِهَا أُنْدَاةُ الْخَلَائِقِ. ثُمَّ ذُفِرَتْ ثَانِيَةً فَلَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَوَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا حَبْنِي عَلَى رُكْبَتَيْهِ. ثُمَّ تَوَفُّوْنَا لِيَا فَنَبْلُغَ الْقُلُوبَ الْحَنَاجِرَ وَتَذْهَبَ الْعُقُولُ. فَيَقْرَعُ كُلُّ أَمْرٍ مَعَ عَمَلِهِ حَتَّى أَنْ إِتَوَاهُمْ يَقُولُ يُحْلِي لِي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا نَفْسِي. وَيَقُولُ عَيْسَى بِنَا أَلَمْ تَنْتَبِهِ لَأَسْأَلُكَ إِلَّا نَفْسِي وَلَا أَسْأَلُكَ مَرْيَمُ ابْنَتِي وَلَدُنِّي وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أُمِّتِي أُمِّتِي لَا أَسْأَلُكَ نَفْسِي. فَيَحْبِبُهُ الْجَلِيلُ عَزَّ وَجَلَّ جَلَالُهُ إِنَّ أَوْلِيَانِي مِنْ أُمَّتِكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ لَا تَوَنُّ عَيْنِكَ فِي أُمَّتِكَ. لَمْ تَقِفْ الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَنْظُرُونَ مَا يُؤْمَرُونَ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَارَ مَعًا فِي عَشِيرَتِهِ أَوْ مَكَتَبَانِي رَقِيبَتِهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ. وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْلَى الْعَاوِلِ الْمُتَوَاضِعُ طِيلُ اللَّهِ وَرُحْمَةُ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ نَفَحَهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي عِبَادِ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ الْإِسْبَهَانِيُّ وَ ابْنُ شَاهِينَ. وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي بِأَهْلِكَ الَّذِينَ تُوَفِّيهِمْ فِي طِيلٍ غَوْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ. قَالَ هُمُ الطَّاهِرُونَ تَوَكَّلْتُ بِهِمْ الْبَرِّيَّةُ أَيْدِيهِمْ، يَحْكُمُونَ بِحُكْمِي الَّذِينَ إِذَا دُكِرُوا بِِي، وَإِذَا دُكِرُوا بِهَمْ، الَّذِينَ يُسَبِّحُونَ أَوْ تُنَوِّعُ فِي الْمَكَارِهِ وَيُنِيبُونَ إِلَى ذِكْرِي وَيَعْتَزُّونَ بِحَارِجِي وَيَكْفُونَ حُجَّتِي كَمَا يَكْفِي الصَّبِيَّ حُجَّتُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَعَدَّ دَرَجَاتٍ لِلْعِبَادِ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. وَ مَوْضِعٌ سَوِطِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْعِبَادِ هُدًى فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حُورٌ مَقْصُودَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَالَ الْجَنَّةُ مِنْ دَرَجَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فَرْسَخٌ وَ عَرْضُهَا فَرْسَخٌ وَ لَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ

[illegible]

بِأَوَّلِهَا

ثُمَّ أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ الطَّرِيقَةَ الْمَدَامَةَ عَلَى الذِّكْرِ الْمَأْخُودِ فِيهَا
نِعْمَةً عَظِيمَةً وَدَوْلَةً جَسِيمَةً إِذْ ذُكِرَ الْقَلْبُ مِنْ أَعْلَى أَقْسَامِ الذِّكْرِ، إِذْ هُوَ
يُنْتِجُ دَوَامَ الْخُصُوفِ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى وَيُثْمِرُ الْجَذْبَ الْإِلَهِيَّ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ طَرِيقِ
الْوُصُولِ إِلَى مَدَارِجِ الْعُزْفَانِ وَالْإِسْتِغْرَاقِ فِي أَحْدَاثِ الذَّاتِ وَلَيَعْلَمَنَّ مَدَارِ
طَرِيقَتِنَا عَلَى رِعَايَةِ السُّنَّةِ وَالْإِحْتِنَابِ عَنِ الْمِدْعَةِ وَالْعَمَلِ بِالْعَزِيمَةِ وَالْإِحْتِرَازِ
مِنَ الرُّخْصَةِ مَهْمًا مَكْنً، وَحَافِظَةِ الْبَاطِنِ عَنْ طَرِيقِ الْغَفْلَةِ وَالذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ
عَلَى الدَّوَامِ حَتَّى يَحْصُلَ الْمَلَكَةُ وَيَتَيَسَّرَ الْخُلُوعُ بِالْجَلُوعِ وَيَرْتَفِعَ خَطَرُ الْأَخْيَارِ
عَنِ الْقَلْبِ وَلَوْ تَحَلَّلَ الْإِخْطَارُ وَهَذِهِ الدَّوْلَةُ مُخَصَّصَةٌ بِهَذِهِ الطَّرِيقَةِ
الْعَلِيَّةِ مِنْ بَيْنِ عَامَّةِ الطُّوقِ. فَإِنَّ أَرْبَابَهَا لَا لِيَزَامِ السُّنَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الْقَلْبِ
وَالْحَيَّةِ صَارَتْ نَسَبَتُهُمْ كَنَسَبَةِ الْأَمْحَابِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمُ الْوُثُوقَانِ فَإِنَّهُمْ كَمَا
نَالُوا فِي أَوَّلِ مُحَبَّةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا نَالُوا، كَذَلِكَ أَصْحَابُ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ نَالُوا
فِي أَوَّلِ أَتْدَامِهِمْ مَا نَالَهُ غَيْرُهُمْ فِي سِنِينَ. لَكُونِ سَيَرِهِمْ مُرَادِيًا وَسَيَرِ
غَيْرِهِمْ مُرِيدِيًا، وَجَعَلَهُمُ الشَّرُوعَ فِي السُّلُوكِ مِنْ عَالَمِ الْأَمْرِ، وَهُوَ الْقَلْبُ
وَعِيَّةٌ مِنَ اللَّطَائِفِ مِنَ الرُّوحِ وَالسُّرُورِ وَالْحَقِيقِ وَالْأَخْفِ، وَشَرُوعَ سَيَرِ غَيْرِهِمْ
مِنْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَبَعْدَ تَجَاهِدَاتٍ وَرِيَا صَاتِيَةٍ قَصِدُونَ إِلَى عَالَمِ الْأَمْرِ وَلِهَذَا
صَارَ أَرْبَابُهَا فِي الْبَدَايَةِ حَاسِمَةً طَرِيقَتِنَا، وَرَجَالٌ لَهُ تَلْهِيمُهُمُ الْآيَةَ
نَقْدَ حَالِ آمَحَابِنَا.

ثُمَّ لَيَعْلَمَنَّ أَنَّ دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَعٌ عَلَى مَا
حَقَّقَهُ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

الدَّرَجَةُ الْأُولَى الْإِتْيَانُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ بَعْدَ
تَصْدِيقِ الْقَلْبِ وَقَبْلِ إِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ الْمُتَوَطِّئَةِ بِالْوَلَايَةِ فَكَانَتْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ
مِنْ عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ وَالْعِبَادَةِ وَالزُّهَادِ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا مَرْتَبَةَ الْإِطْمِئْنَانِ مُشْتَرِكُونَ
فِي هَذِهِ الدَّرَجَةِ. وَكَانَتْ فِي حُصُولِ هَذِهِ الْمَتَابَعَةِ الصُّورِيَّةِ مُتَسَاوُونَ.

لِأَنَّ النَّفْسَ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَمْ تَخْلُقْ مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِنْكَارِ لِأَجَرٍ تَكُونُ هَذِهِ الدَّرَجَةُ

مُخَصَّصَةٌ بِصُورَةِ الْمَتَابَعَةِ. وَهَذِهِ الْمَتَابَعَةُ الصُّورِيَّةُ مُخَصَّصَةٌ مُوجِبَةً لِلْفَلَاحِ
وَالْمُجْتَبَةِ مِنَ النَّارِ. وَاللَّهُ يُجَاهِدُ بِكِبَالِ رَأْفَتِهِ لَمْ يَعْتَدِ بِإِنْكَارِ النَّفْسِ وَاسْتَفْتَى
بِجَدِّهِ تَصْدِيقِ الْقَلْبِ.

وَالدَّرَجَةُ الثَّانِيَّةُ مِنَ الْمَتَابَعَةِ اتِّبَاعُ أَقْوَالِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِالْبَاطِنِ مِنْ تَهْدِيبِ الْأَخْلَاقِ وَرَفْعِ رَدَائِلِ الصِّفَاتِ وَارَاةِ
الْأُمُورِ الْبَاطِنِيَّةِ وَالْعِلَلِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَقَامِ الطَّرِيقَةِ
وَالْمُخَصَّصَةِ بِأَرْبَابِ السُّلُوكِ الَّذِينَ يَأْخُذُونَ بِالطَّرِيقَةِ الصُّورِيَّةِ مِنَ الشَّيْخِ
الْمُقْتَدَى وَيُقِطَعُونَ مَفَاوِذَ السُّلُوكِ وَيُورِدُونَ السَّيْرَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

وَالدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ مِنَ الْمَتَابَعَةِ اتِّبَاعُ إِذْوَابِهِ وَمَوَاجِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُتَوَطِّئَةِ بِالْوَلَايَةِ الْخَاصَّةِ. وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ خَاصَّةٌ مُخَصَّصَةٌ لِمُحَابِبِ
الْوَلَايَةِ فَجَدُّ وَبِأَسَايِكَ أَوْ سَالِكًا مُجْتَدِبًا.

وَالدَّرَجَةُ الرَّابِعَةُ مَرْتَبَةُ إِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ وَمَقَامِ الْإِسْلَامِ الْحَقِيقِيِّ. وَ
فِي هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ يَخْرُجُ عَنْ صُورَةِ الْمَتَابَعَةِ إِلَى حَقِيقَةِ الْمَتَابَعَةِ، وَهُوَ تَصْدِيقُ الْعِلْمِ
وَالْوَحْيَيْنِ وَفِي الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَّةِ وَإِنْ تَحَقَّقَ حَظٌّ مِنَ إِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ بَعْدَ تَمَكُّنِ
الْقَلْبِ لَكِنَّ كَمَالَ الْإِطْمِئْنَانِ يَحْصُلُ هَهُنَا وَهِيَ ثَمَرَةٌ كَمَا لَتِ الثَّمَرَةُ وَتَقْوَرُ الْعَارِفُ
فِي هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ بِفَهْمِ سُورِ الْمُقَطَّعَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ وَبِتَأْوِيلِ مُتَشَابِهَاتِ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ. وَلَا يَتَحَيَّلَنَّ أَنَّ ذَلِكَ مِثْلُ تَأْوِيلِ الْمِيدِ بِالْقُدْرَةِ وَالْوَجْهِ بِالذَّاتِ
وَعَزِيدُ ذَلِكَ مِمَّا لِلْعِلْمِ الظَّاهِرِ فِيهِ مَدْخَلٌ بَلْ هُوَ مِنَ الْأَسْرَارِ الْخَاصَّةِ وَهُوَ
بِالْإِمَالَةِ حَظُّ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَبِتَبَعِيَّتِهِمْ تَفَضُّلٌ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنَ
الصِّدِّيقِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ. وَالْوُصُولُ إِلَى هَذِهِ الدَّوْلَةِ الْبَهِيَّةِ بِطَرِيقِ الْوَلَايَةِ أَقْرَبُ
مِنْ طَرِيقِ آخَرَ. وَهُوَ التَّزَامُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَالْإِحْتِنَابِ عَنِ الْمِدْعَةِ الْغَيْرِ الْمَرْضِيَّةِ
رَأْسًا وَبِالْكَلِيَّةِ. ذَلِكَ فِي هَذَا الزَّمَانِ مَسِيرُ حَيْدِ الْعِلْمِ الْمِدْعَةِ وَشَيْوَعِيَّتِهَا
وَكُجْرُ السُّنَّةِ وَتُدْرِكُهَا.

وَالدَّرَجَةُ الْخَامِسَةُ مِنَ الْمَتَابَعَةِ اتِّبَاعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْكَمَالَاتِ الَّتِي لَا مَدْخَلَ فِي حُصُولِهَا لِلْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بَلْ حُصُولُهَا مُتَوَطِّئَةً بِجَدِّ

الفضل والإحسان الترتيبي - وهذه الدرجة العالية جدا الأماس للتراتب
السابقة بها وهي بالإمامة نصيب أولى العزم من الأنبياء عليهم الصلوات والتسليمات
وطفيلهم حظ لبعض الأولياء.

والدرجة السادسة من المتابعة إتباعه صلى الله عليه وسلم في
الكلمات المخصوصة بمقام المحبوبية الخاصة - وإفانصة الكلمات في هذه
المرتبة منوط بجود المحبة التي هي فوق التفضل والإحسان كما كان في
الدرجة الخامسة بالفضل والإحسان - وهذه الدرجة وإن كانت بالإمامة
مخصوصة بهم صلى الله عليه وسلم لكن لا أحد من الأولياء وأقربين من الصديقين
حظ منها بطفيله وتبعيته صلى الله عليه وسلم.

والدرجة السابعة من المتابعة منوطة بالمحبة والقرابة والدرجة
السابعة كلها سوى الأولى منوطة بالصعود - وهذه الدرجة جامعة لجميع
الدرجات السابقة لأن فيها تصديق القلب مع المؤمنين وأطمينان النفس تزكيتها
واعتدال أجزاء القلب، كأن الدرجات السابقة بمنزلة الأجزاء ولها هذه
كلها لها - وفي هذه المرتبة يشتهى التابع بالمستبوع بحيث يتخيل التاطور
من بعيد أنهما اتحادا ودال الإمتياز بينهما - والتابع الكامل ممن يتخلى بهذه
المراتب السبع - رزقنا الله وإياكم حقيقة إتباعه صلى الله عليه وسلم والسلام
عليكم وعلى من اتبع الهدى والترم متابعة المصطفى عليه وعلى إليه وصحبه
من الصلوات أفضلها ومن الخيرات أكملها.

كتاب شتاوشتم بنام محمد وم زاد شيخ عبد الاحد سرخود ورتب برحصول صلاح
ومجت وبيان أنكم همه اشياء وسيله خداوندی از اثر محبت اند.

أحمد لله وسلم على عباده الذين اصطفى - يا بئى بسيل الله تعالى أن
يجعلك مائجا وهو يتولى الصالحين - واسئله أن يزدك المحبة بحيث لا يبقى
لحيث غيره تعالى محال حتى حب نفسك، فتفنى عن مرادك وتقوم بمرادته
تعالى - فلا يكون المنع والعطاء والعز والزماء إلا تبع لإرادته تعالى فتتظرو
بؤر داته الجلال في مرآة الجمال والكمال، وتلك ذيل لإسلام كما تلك ذيل الأنعام.

وليكن ملاذ حالك ومجاها مقالك جناب قدسه تعالى وسرا دقات كنويا وادته
وجميع الأشياء انتهى وسيلة إلى حفرته تعالى من حيث أنها أثمر من آثاره
وحينئذ تتحقق بحقيقة العبودية وتتحلى بكمال المحبة والسلام على من اتبع الهدى
كتاب شتاوشتم بنام امام اسماعيل والى من وبيان بعض فضائل اعمال و
مناقب اهل بيت نبوت.

أحمد لله العزيز الغفار والصلوة والسلام على رسول الله سيد الانبياء وعلى آله
الأطهار وصحبه الأخيار تحق بالسلام والنجية الحفرة التي اتصل نسبها
بالنبوة الطاهرة والإمامة الباهرة، والسفوة التي تمسك بالعبودية الوثقى من
أول لاية والخلافة القاهرة من شيعه آية الزمان بأوامره النافذة، وألقت
أعلام العداية والإحسان بأحكامه الجارية.

خليفة ملك الأفق سطوته
تدعى المحيى بسيت الله مغفورا

أعني أمير المؤمنين وإمام المسلمين ناصر الشريعة القوية سالك الطريقة
المستقيمة، نتيجة النبي الأتم - سيد الأنعام عليه الصلوة والسلام، صفوة
أهل البيت الكرام، سيدنا ومولانا الموكل على الله المجيد المبين الإمام
إسماعيل بن أمير المؤمنين، لا زالت رايات معبد لته منشورة، وعساكرو
سلطنته مظفورة منصودة - أما بعد فلما من الله تعالى علينا بإخراج السعادة
العظمى والفوز بالنعمة القصوى من طواف الكعبة المعظمة المكرمة بزيارة
الروضه المطهرة المنورة التي هي روضة من رياض الجنة، زادها الله
سبحانه شريفا وتكريما وقضينا الوعد من أداء المناسك العظام في المشاعر
الكرام مع عتواف العجز والقصور عن إيفاء الحق المأمور، ورجعنا أمثالا للجد
المأثور بروايته أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال صلى الله عليه
وسلم إذا قضى أحدكم محبة فليجعل الرجوع إلى أهله فإنه أعظم لأجره -
أخرجته الحاكم والبيهقي - وصلنا إلى هذه الديار المعنوية المكرمة بزيارة
سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم على ما رواه أبو هريرة رضي الله عنه.

أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هَذَا مَصْنَعٌ قُلُوبًا وَارْقَ أَعْيُنًا، أَلْفَتْهُ بَيَانٌ وَابْخَلَتْهُ بَيَانِيَّةٌ
أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، مَشْمُوكَةً عَلَى أَنْوَاعٍ أَفْضَالِكُمْ وَإِكْرَامِكُمْ مَقْصُودَةً بِمَحَارِبِكُمْ
وَحِبَابَتِكُمْ، وَأَلْفَيْنَا أَهْلَهَا بَلَّ كُلِّ عَاكِفٍ وَبَادٍ وَمُقِيمٍ وَدَوَّارٍ فِيهَا شَاكِرِينَ عَلَى
إِحْسَانِكُمْ وَإِعْظَامِكُمْ، وَحَامِلِينَ عَلَى مَكَارِمِ أَخْلَاقِكُمْ الْحَسَنَةِ الْمَوْثُوقَةِ مِنْ جِدِّ
كُمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُوفِينَ بِحُبِّكُمْ، إِذْ قَدْ وَدَّ فِي الْحَبِثِ
الْمَوْثُوقِ بِرُؤْيَايَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَّتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ
النَّاسُ إِلَيْهَا، رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَكَيْفَ لَا وَدَّ أَحَدٌ أَنْ يَمُوجَ
الْكَلَامَاتِ بِحَدِّ أَنْبِيَائِهِمْ، وَدَدَّ أَنْ يَخَاسِرَ الْأَوْصِيَاءَ بِشَرِّهَا، مِنْهَا بَدَلُ
الْمَدَى وَكَفَتْ الْأَذَى وَتَجَمُّدُ الثَّوَابِ وَتَأْخِيرُ الْعِقَابِ وَتَقْدِيرُ الْعَدَالَةِ الَّتِي
يُفَوِّضُ صَاحِبُهَا بِالشَّارَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِندَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَى مَنْابِرٍ مِنْ تَوْرٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ وَكُلَّ تَابٍ يَبِينُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ
أَنْفَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، تَشَوُّقًا إِلَى نِيَابَتِكُمْ
الشَّرِيفَةِ، وَتَقْبِيلِ أَيْدِيكُمْ الْمُنِيعَةِ عَلَى أَنْ تُحِبَّتْكُمْ وَاجِبَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ
تَامَةً، لِقَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ
لِيَأْذَى النَّبِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالحَاكِمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ دَكَّهَا نَجَّى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ
وَنَزَّجُونِ اللَّهُ الْكَوْثِرَ أَنْ يُخَشِّرَنَا لِفَضْلِهِمْ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
الْمُتَلَوَّةُ، وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، رَوَاهُ الشَّيْخَانِ
وغيرهما والسلام على من اتَّبَعَ الْهُدَى.

مكتوب هشتم بنام خواجه محمد صلاح کابلی در نصائح - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ
عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى حضرت حق سبحانه آن تطوب ارا بصمول سعادت دارین کرم دارد
احوال فقرا مستوجب حمد است بموارة خاطر فائز منظر اخبار سلامت آن فرزند اعز می باشد - الله
تعالی بربادۀ شریعت استقامت کرامت فرماید و انا نخبه مرضی مولای حقیقی است تعالی شاد

معروض دارد بکتاب مرغوب شما که از فواید لاہور مرسل بود رسید، باعث مسرت فراوان گردید
چون چشم انتظار در راه است همیشه از احوال مطلع می داشته باشند که موجب محبت است
باید که اوقات عزیزه بامور لا طائل صرف نشود. و بیا در تب جلیل تعالی نشانه بگذرد که حیات دنیا
دنیای بسیار بی اعتبار و دار الغرور است. بمتاع الغرور پرداختن و از مهمات آخر فارغ نشستن از
عقل دور اندیش و دور است سعی نمایند که نماز پنجگانه بجماعت ادا یابند و بخشوع و خضوع مقرون بود
و وقت مستحب از دست نرود، و صدقات بمصارف صالحه صرف شود. خدمت گاری و رضامندی
والدۀ خود از اهم مهمات تقویر نموده در انصراف آن جد تمام بحب آرند و بوجوه انیال را افضل عبادت
دانند و از صحبت مخالف پرہیز نمایند که از رفیق سوء زود می رسد و آئینۀ استعداد را فاسد می
گردانند و بموارة تجدید توبہ و استغفار ملحق بحضرت حق سبحانه باشند که کثرت استغفار موجب ثبات
بلیات دارین است. و نماز تہجد را سعی نمایند که متداو شود که دولت حقیقت وابستہ با حیا و آن
وقت است. و ذکر باطنی را خصوصاً در آن وقت مداومت نمایند و بعد صبح و عصر بیکر معمر و دارند که
ثمرات عظیم دارد و با بجد از امور مهمه غافل و بے کار نباشند. و السلام علی من اتَّبَعَ الْهُدَى وَاللَّهُ
مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الْقُلُوبَاتِ أَفْضَلُهَا مِنَ النِّجَاتِ أَكْمَلُهَا.

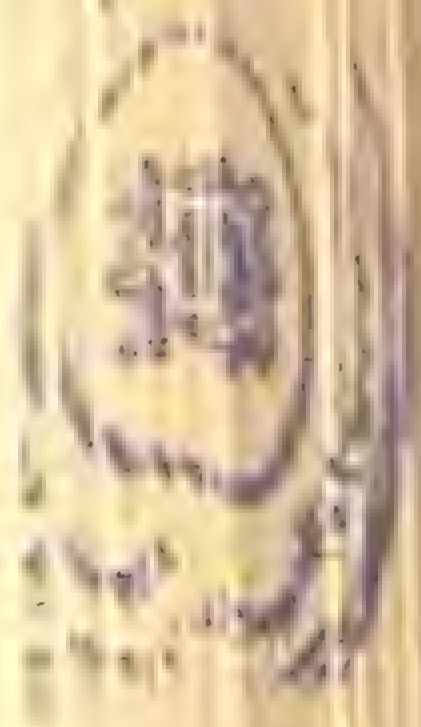
مکتوب ہشتم و نهم بنام شیخ عبدالمجید و فضائل سورۃ یاسین و سورۃ تبارک الملک -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. مِنَ التَّوْحِيدِ وَالتَّوْحِيدِ. عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَ
قَلْبُ الْقُرْآنِ نِيسٌ. وَمَنْ قَرَأَهُ لَيْسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهِ قِرَاءَةً الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
وَنَادَى بِهِ دَاعِيَةٌ دُونَ لَيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَوِيٍّ. وَعَنْ
جُنْدَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَأَهُ لَيْسَ فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.
رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ السَّيْنِيِّ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُلُّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللَّهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَكَتَبَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسْمِيَّتُهَا الْمَنَافِعَةُ، وَ
إِنَّمَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، سُورَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَأَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْتَوَى
وَأَهْلًا. وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

مکتوب نهم بنام خواجه محمد صلاح کابلی در موعظه حسنہ و مریات طریقت - اَلْحَمْدُ

ظَاهِرًا كَمَا كَانَ مَنُشُوبًا إِلَيْنَا بِأَطْنَحَاهَا وَإِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ مَنُشُوبٌ إِلَى مَا نَسِبَ إِلَيْهِ كَأَنَّا هَيْمَرٌ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَازَيْنَ تَحْقِيقَ نِزَاجِ حَدِيثٍ وَعَلَيْتُ عِلْمَهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ يَدَايِ كَمَا سَبَّ ظَاهِرُ اشْكَالِ اسْتِلَاحِ كُتُبِ مَعْنَى مَحْبُوبِيَّةٍ أَوْ عَلَيْهِ أَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ وَاضْهِ شَدِيدٍ مِنْ بَعْدِ هَذَا مَا يَدْرِي صِفَاتُهُ وَمَا كُنْتُ أَهْطَى لَدَيْهِ وَأَجْبَلُ بَقِيَّةِ الْمَرَامِ أَكْثَرُ خِدْمَتِ كِمَالَاتِ بِنَاهِ حَقَائِقِ دَسْتِ گاهِ خواجه محمد ششم که مرئی انواع اشفاق بزرگان است و مقبول مقبولان بچنانکه شمه از آل سبع شریف رسیده باشد چون متعلقات دارد که هر چند از بهر رتبه بطلب که در پیش دارد مشتعل است اما ناچار مراحم می شوند و چون دعاء این قسم صلوات و تحصیل کمالات صوری و معنوی دخل عظیم دارد بنا بر این مصدع خدمت علیه می گردد که اگر وظیفه از سرکار عالی مقرر فرمایند انتظام جمیع غفر از درویشان می شود و زیاده بر این مصدع نه شد. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهَدَى.

مکتوب نود و سوم بنام مرتضی خاں در علاج و ازاله فکر مادی و دلالت بر تعالی.

أَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ تَرْقِيَاتِ ظَاهِرِي وَبَاطِنِي وَعَرُوجَاتِ صُورِي وَمَعْنَوِي أَيْشَانِ رَا از حضرت و ارباب العطا یا جل بر بانیه مسلت نموده می آید یا جابت قرین باد، بِحُرْمَةِ جَلَدِ كُمْ الْأَوْجَحِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ ع از بهر چه میرود سخن دوست خوش تر است آدمی تا زمان که گرفتار مادی و دلالت بر تعالی و ساحت سینه و بی نقوش ماسوا منتقش، بعضی مایل گرفتار است و از قرب او تعالی دور و مجبور فکر ازاله این مرض در این فرصت سیریه از اهم تما است و علاج دفع این علت معنوی در مدت قلیل از اعظم مقاصد ازاله این مرض مربوط بند که کثیر و اشتد اند و طهارت باطن را از لوث ماسوا منوط بیا و تعالی اگر دانیده. يَا أَيُّهَا السَّادُّ الْأَمْنُو أَذْكُرُكَ وَاللَّهُ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَيُخَوِّدُ بِكَوْنِهِ وَأَصِيلًا ذِكْرًا كَثِيرًا وَتَقْتِ مَحْقَقٌ كَرْدُكَ غِلْطِ وَرَقَاءُ آلِ نَبُو كِه در این راه هم قاتل است و مدم مرض باطن عزیزی فرماید که آتَمَلُ مَقْبِلُ عَلَى اللَّهِ مَسَدَةً عُنُودَهُ ثُمَّ آعْرَفَ لِحُظَّةً، لَكَانَ مَا قَاتَهُ أَكْثَرُ مِمَّا قَاتَهُ. و کمال این ذکر آن است که ماسوا مذکور از ساحت سینه رخت بر بندد و کوس رحلت زند، از جمیع بائستینا پاک و مصفا شود، و از شادی دنیا شادمان گردد و در نماز غمی آن نملین، بحدیکه اگر از مملکت احضار



ماسوا نماید میر نیاید، بواسطه نیایه که باطن را از ماسوا حاصل گشته است. و بدین این نسیان ذکر او سبحانه، یا یا و ماسوا مختلط است، هر چه در او شرکت غیر است، شایان جناب قدس او تعالی نیست. اَلَا اللَّهُ السَّادُّ الْأَمْنُو الْخَالِصُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَلِكَ إِذَا نَسِيتُ أَمْرًا مَاسُوا اللَّهُ تَعَالَى. این حالت معتبر بقاء و قدم اول است در این راه سیر الی الله انجیا بانجام می رسد بعد از آن شروع در سیر فی الله و سیر در کمالات اسماء و صفات اوست تعالی را این سیر را سیر عشق در عاشق نیز گویند، چه عاشق درین موطن از سیر سیر گشته است. س

اُمْنِیه صورت از سفر دور است کال پذیراء صورت از نور است

و کمال این سیر نشاء اخروی است معاملات این نشاء فانی نسبت بمعاملات آل نشاء شبعی نیست، حکم شبعی دارد نسبت بدریاء محیط پس نظر عالی بهما مقصود بر نشاء اخروی است و کمالات این نشاء مغتر و سیراب نمی گردند، لهذا از حال آل سرور انس و جال خبر داده اند. کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيمًا لِحُزْنٍ، مُتَوَاصِلًا لِفُكْرٍ. با وجودیکه این همه کمالات که او را علیه و علی آلِهِ الصَّلَوَاتُ بودند خورسند نبود و از رفیق این نشاء اعراض نموده اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى گویا رخت با خرت برود و در آخرت ظاهر است که این حزن مرتفع خواهد شد انشاء الله تعالی. چه آل موطن معرض حزن نیست، موطن حزن دنیا است که بر می و کسوف یُعْطِيكَ رَبُّكَ تَنْزَهُتُ مُؤَيِّدِ این معنی است و شروع معامله که با خرت موعود است از موت است اَلَكُونُ جَسَدٌ يُوَصِّلُ الْجَنَّةَ إِلَى الْجَنَّةِ، كَرِيمٌ فَعَنْ كَانِ يُوَجِّعُ لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَا يَأْتِيهِ اسْتِ اذ آل در مرگ. اذ آل معامله اگر بعضی کل را در نماز که معراج مومن است و از دنیا گسستن و با خرت پیوستن است، رو و بد نگهائش دارد. در حدیث آمده است که در وقت نماز حجابی که بر بندد خدا است حَبْرٌ وَعَلَا مَرْتَفَعٌ مَرْدُودٌ، وَآخِرُهُنَّ يَا بَلَاءُ وَفَوْقَهُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ نِزَارَاتِ است بآل. با جمله عمل رضا و شادی آخرت است و محل درد و فقدان دنیا بهترین امتعا این موطن در دو دانه است و گوارا نعم این مائده سوز و گداز است و آرام انجیا در بے آدای است و ساز و در سوز و صل این جا طلبیدن در باراد کوزه حستین است و آفتاب را در طشت آب دیدن. این نشاء بیش از مزرعه نیست مرآا نشاء را در هر قدر افزونی که در رخت نموده آید، توقع ثمرات بے اندازه است. این دار و دار عمل است، و از اجر در پیش است. و وقت عمل جزا طلبیدن بے حاصل است. اَلَا مَنْ آعْطَاكَ اللَّهُ مُبْجَانَةً لَكَ نِيَاةً حُكْمًا آخِرَةً

فَيَجُودُ أَنْ تَتَوَشَّعَ عَلَيْهِ مِنْ أُجْرَةِ الْعَقْدِ فِي هَذِهِ النَّشَاءِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ أُجْرَةِ
فِي الْأُجْرَةِ كَمَا قَالَ تَعَالَى فِي شَأْنِ خَلِيلِهِ عَلَى بَيْتِنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَآلَتِنَا أَجْرُهُ
فِي الدُّنْيَا وَآلَتُهُ فِي الْآخِرَةِ لَكِنَّ الصَّالِحِينَ هـ

اگر چه این لحظه ممکن کار شایسته نیست ز بخت مقبلان این هم عجب نیست
ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فقراء پناهنان باخوی عزیزی
معارف آگاهی خواجہ محمد باقر که از جمله مفتیان روزگار اند و از خوردی در خدمت و تربیت اہل اللہ
کلال شد و ہموارہ اوقات ثلث مصروف طاعات است بواسطہ قلت اسباب معیشت و
کثرت متعلقان خیلگی مشوش باشند چون احوال این قسم مردم با ایشان کہ مربی و مہربان تر بایں
جماعہ از ایشان دیگرے ظاہر نہ شود از جملہ ضروریات جرئت نموده گستاخی مے نمایند اگر از سرکار
علیہ امدادے بتعلقانش مے شدہ باشد موجب ترقی دنیا و آخرت است چہ نعمتی است کہ در پیش
نان از ایشان بخورد و وقوت آل را صرف عبادات و طاعات خداوندی نماید و السَّلَامُ
أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب نو و چہارم بنام سعادت نشان خاں در ترغیب بر عدل و احسان و رعایا
پروری و دیگر اعمال صالحہ مُحَمَّدٌ عَلَى الْآلِیْہِ وَنُصَلِّیْ عَلَیْ أَكْثَرِمْ اَنْبِیَآئِہِمْ وَآلِہِمْ ذَرَّہٗ اَحْمَرِ
بعد اداء مایحتاج علی الفقر آء من آء و ظائف الدعا مے رساند کہ احوال شکستہ بال این
مقتصر بجا فیت مقرون است حمد لله اضعاف ماحمدا الحامد و ہموارہ خاطر فائز
زیر بار انتظار اخبار فرخندہ آتار است مدتیست کہ خبر مے از آن قرہ باصرہ خاندان کرامت
بایں مشتاقان نرسیدہ است موافق بخیر باد از حضرت محبوب الدعوات تعالی مسئلت مے نماید کہ
ظاہر ایشان رابطہ بر شرع محلی دارد و باطن را بحضور بے غیبت و دوام آگاہی کہ خامہ طریقیہ علیہ
است رسانیدہ بمحالات موروثہ بزرگان مستعد گرداند اِنَّہٗ قَوِیْبٌ مُّجِیْبٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
اِنَّ اللّٰہَ یَا مُؤَبِّ الْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِنْ تَاوَدَّ ذِی الْقُوٰی الْاٰیۃ امید کہ بمقصد بیان سرکار
انتہام فرمایند کہ در ترتیب لوازم عدالت و انصاف و رعایت احوال ضعیفاء و مساکین چہ تمام
نمایند کہ عَدْلٌ سَاعۃٌ یُّوْا۲ی عَمَلُ الشَّکٰوِیْنَ و ابواب احسان برابری حاجات مساکین
مفتوح دارند کہ وعدہ موکد از مؤسس قواعده حقہ علیہ و علی الصلوٰۃ رفتہ و اللہ ما نفق
مَالٌ اَمْوِیْ مِّنْ صَدَقَۃٍ قَطُّ ہر چند دلالت بر خیرات ایشان تحصیل حاصل است کہ ذاتی

وطبی ایشان است و چون نماز رکن اعظم اسلام است بعد الایمان باللہ و محافظت آن نوعی
تاکید فرمایند کہ سہواً آن تجاوز نشود کہ وارد شدہ الصلوٰۃ عِمَادَ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ
الدِّیْنَ و بالجملہ شکر نعم باندازہ نعمت است ہر چند نعم بیشتر و جلیل تر شکرانہ آن زیادہ تر
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَنْ شَكَوْا نِعْمًا لَا ذِیْنًا لَّکُمْ و نیز سعی نمایند کہ صحبت با خیار و صلحاء و ابرار
بیشتر شود بموجب کُنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ مصاحبت جمعی کہ معاملہ ایشان با حق سبحانہ راست
است و در زبان صدق و دل داء آتہای نفاق و شقاق مغتقم دانستہ از صحبت آنان کہ از طریق
حق و صواب کہ شریعت عزاء بال ناطق است منحرف اند احتراز لازم شمرند کہ وارد شدہ دِیْنِ الْمُوْجِبِ
دِیْنِ خَلِیْلِہ - زیادہ بر آن جرئت اظہار نموده مدت است کہ صلاح آثار ملا اسماعیل را با بعض
تبرکات حرمین شریفین روانہ خدمت ساختہ بودم معلوم نشد کہ رسیدہ یا نہ فقیر زادہ سعد الدین
محمد صالح مشتاق خدمت است لیکن چون ضعف عظیم کشیدہ الحال صحت یافته و برسات غلبہ
نمودہ عازم است کہ عتربیب روانہ حضور شود و السَّلَامُ عَلَیْکُمْ و عَلٰی مَنِ اشْبَحَ الْفُکْرَی
وَالْتَزَمَ مَتَابِعَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الصَّلٰوٰتُ وَالتَّبَرَّکَاتُ الْعُلٰی

مکتوب نو و پنجم بنام خان سعادت نشان خاں در آنکہ اداء شکر باندازہ نعمت است
و فضائل نماز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ عَلَى الْاٰلِیْہِ وَنُصَلِّیْ عَلٰی جَبِیْہِمْ وَآلِہِمْ
حضرت حق سبحانہ ذات یاربکات مخدوم زادہ عالی قدر متعالی منزلت کرم فقراء را بحسب ذاتیہ
خود سر بلند داشتہ بتابعیت سید الکونین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و علی دارو بِحَمْدِ اللّٰہِ
وَحُسْنِ اَفْضَالِہ - احوال فقراء قرین عافیت و صلاح است ہموارہ خاطر فائز زیر بار انتظار
اخبار فرخندہ آتار است مدتیست کہ بنامہ و پیام یاد آوری نفرمودہ اند موافق بخیر باد و بچوں
انتظار از حد گذشت و نیز توجہ ایشان بجانب گول کندہ سبب مزید تعلق خاطر فائز شد ناچار قاصد
مخصوص روانہ خدمت ساخت تا بزودی از بسودی احوال خیر مال مطلع سازد و مخدوم مکرماچوں
حیات دنیا بے مقدار است و عیش آل بے اعتبار و آخرت دارا اقرار نشاید کہ عاقل مفتون
مرخرفات فانیہ گردد بر مرضیہ او تعالی کہ نعم حقیقی است معصومہ آن را آگزنید و چون شکر نعم
باندازہ نعم واجب است ہر چند نعم زیادہ تر اداء شکر زیادہ تر اِحْمَدُکُمْ اَلْاَدَاؤُ شُکْرُکُمْ اَدَاو
قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِی الشَّکُوْرُ حضرت رب العالمین از روی کمال بافت خوشی دین متین در
کمال بسیر و آسانی ساخت و از اعنار و اغلال کہ در اہم سابقہ بود این امت مرحومہ را آزاد گردانید

ومع ذالك خطاب كنتم خير امة اخرجت للناس سر بلند ساخت امید آن دارد
 که بارکان خمس اسلام از همه شکر برآیند و چون نماز متضمن جمیع ابواب خیر است، اهتمام نماید
 که حق آن بجای آید که وعده نبوی علیه و علی الیه الصلوة و سلمه که هر که حق آن اداء نماید بر خدا عهد
 است که ادراید بولت مغفرت رساند و جمیع ذلالت او عفو نماید. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَسَّنَ صَلَاتَهُ
 إِفْتَرَا ضَلُّهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُ هُنَّ وَصَلَاتُهُنَّ وَآتَمَّرَ كُوفُهُ عَهْنَهُ
 وَتَجَوَّدَ هُنَّ وَخَشَعَتِ عَيْنُهُنَّ كَانَ لَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَغْفِرَ لَهُ وَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ
 فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَتْ سَائِرُ عَمَلِهِ
 وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتْ سَائِرُ عَمَلِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَمَّأَ فَنَاسَبَ الْوُضُوءَ
 مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ رَوَاهُ أَبُو
 حَزِيمَةَ فِي مَجْلِسِهِ وَ السَّلَامُ أَوَّلًا وَ آخِرًا.

مکتوب نود و ششم بنام میرزا ابوالقاسم در آنکه ظاهر را تابع شریعت غرض نموده

باطن را بدوام افتقار و التجاء بجناب قدس خداوندی متقی باید داشت الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السَّلَامُ
 عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى حضرت حق سبحانه ذات شریف برادر اعز رفعت و معات
 آثار میرزا ابوالقاسم را بحصول اعلیٰ مقام سر بلند داشته بعافیت و استقامت دارد و بحمد
 الله سبحانه احوال فقراء بعافیت مقرون است همواره خاطر فائز نگران منتظر اخبار فرخنده
 آثار می باشد توفیق آن است که بار سال صحائف متضمن اخبار سلامت مسرور می داشته باشند
 باید که ظاهر را تابع شریعت غرض داشته و باطن را بدوام افتقار و التجاء که مثمر دولت تجلیه و تجلیه
 است، منور دارد و از آنجی مسمی با سواست، و دیده باطن را از آن معرض داشته بجلیه متوجر
 ذات احدیث باشند که آفتاب هویت از پس غمام ظلال اسماء و صفات متجلی فرموده از نادر
 روانه السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

مکتوب نود و هفتم بنام شیخ محمد خالده زاده خود در حل کلمه مشهوره امام اعظم ابو حنیفه کوفی

عَوْنُكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ مَعَ ذِكْرِ مَنَاقِبِهِ وَ كَمَا لَا يَتِيهِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى
 عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اخوی عزیزی میاں شیخ محمد پرسیده بودند که جمیع بر قول إمام السُّلَیْمَیْنِ
 امام ابو حنیفه سُبْحَانَكَ عَوْنُكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ الْإِعْزَازُ دارند که ایشان هر چند در معرفت
 قدم عالی داشته باشند بدرجه حضرت خاتمت علیه و علی الیه الصلوات نخواستند رسید و آن
 سر و علیا سلام فرموده سُبْحَانَكَ مَا عَوْنُكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ معلوم آن برادر باد که هرگاه تذکر
 آیات ربانی حبل و علا مخصوص بدوقت بوده باشد چنانکه کرمه ای آن فی ذالک لَنْ کُنْ اَمِی لَمِنْ
 كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيدٌ اشارت بدال دارد و آثار سلف نیز بوجه اولی
 کسی که از این دوقت خالی است شایان مخاطب نیست. بدیهی است که معترض بکنه مقال نارسیده
 بحث کرده است و از حد متاخر برآمده است بکار بر پیش آمده و بدانند که بر تقدیر صحت حدیث
 سُبْحَانَكَ مَا عَوْنُكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ و سلامتی از نسخ کثبات این دو مقدمه از محالات است
 گویم که می تواند که مراد امام از حق معرفت حصول حیرت باشد و تحقق عجز از درک ادراک مطلوب
 لِأَنَّ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ فِي ذَاتِ اللَّهِ التَّحَيُّوْفُ فِيهِ، كَمَا قَالَ وَاحِدٌ مِنَ الْأَكْبَادِ
 إِنَّ أَكْمَلَهُمْ مَعْرِفَةً فِي ذَاتِ اللَّهِ أَشَدُّهُمْ تَحَيُّوْفًا فِيهِ و درین حضرت صدیق اکبر
 رضی الله عنه فرمودند أَلْعَجَزُ عَنْ ذَلِكَ أَلَا ذَاكَ إِذْ ذَاكَ مِنْ مَعْنَى عَوْنِكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكَ
 عَوْنُكَ بِأَنَّكَ لَا سَبِيلَ لِلْمَعْرِفَةِ إِلَيْكَ. و مناسب این معرفت ادراک بسیط است
 که اهل کمال تحقیق نموده اند و فرموده اند

از حضرت ذات بهره استلک است استلک که مجرد ادراک است
 ادراک است بسیط کما نجاچه محل دانش ادراک است

و می تواند که مراد از نفی حق معرفت در حدیث نفی معرفت کینه ذات است، و مراد از اثبات حق
 معرفت در قول امام اعظم غیر آن از معرفت کمالات و آثار لا اشکال و نیز می تواند که نفی در
 حدیث نبوی علیه الصلوة و السلام باعتبار انتساب باشد متکلم به نفی اصل معرفت چنانکه
 وَ مَا رَمِيتُ إِذْ رَمِيتُ دَلِيلُ آن است. یعنی حق معرفت تو نبور تو اداء یابد و سالک راجحه
 استلک نصیب نیست. فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوفُ، كَرَمِيهِ أَفَنَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدَادَهُ
 لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى قَوْلٍ مِنْ رَبِّهِ نَبِيًّا يَأْتِيهِ دَارُهُ و این مقام نزد اهل تحقیق بقاء و معبر
 است و جمع و جمع المعروف و تفصیل در کتب نوم مشروح و اثبات حق معرفت از امام مسلمین

باعتبار وجود محبوب حقانی است نه وجود فانی امکانی. و محصول این دفع تناقض اختلاف مورد
معرفت است. و نیز می تواند که حق معرفت باعتبار اختلاف استعدادات مختلفه باشد و باعتبار
وسعت و عاود صدری تنوع ممکن است که امام المسلمین رضی الله عنه بمنتهای مقامات
استعداد و نحو معرفت رسیده باشند و چون صدر مبارک سروری بخطاب آله تشریح لک
صندک در انشراح وسعت برتر کمال رسیده است. همواره بنده و ذریه علمای مناجی
ست و هکذا من مزین نقد وقت اشرف او و از تمامی سیر استعدادی سد باب فیض لازم
نیاید زیرا که وراء حرکت طبعی حرکت قسری هم درین راه ثابت است و از راه محبت که محب با محبوب
است و حدیث آمده مع من أحب و مل آن است محب همیشه شریک الدوله محبوب است
که خادم را از خوشه غنیمت نصیب است و تابع را از اوشش تبوع حظ وافر که نصیب اصالتی آن
پیش آن خط تبعی حکم قطره و در نسبت بدیاء محیط تفاوت اقدام اولیاء و در قرب الهی جلالت
و علا باندازه تفاوت محبت بآن محبوب رب العزت است که علامت آن صحت اتباع است
مر آن سرور دین و دنیا را عکسیه السلام تصور باید نمود و کمال متابعت او را از آن باید دانست
که نماز بست ساله بطور ترک اولی از آداب و ضوابط عاده منموده و تفرقه را از دقائق متابعت
فرونگداشت. و لهذا سواد اعظم امت مذرب او اختیار نمودند و اکابر او بیا تلمذ و تقلید او را
اختیار کردند از آن جمله ابو یزید بسطامی و ابی اسیم او هم و فضیل عیاض و عبداللہ بن مبارک
و بشر حافی و داؤد طائی و شفیق طغی و حکیم ترمذی و حکیم ابوالقاسم سمرقندی و ابوسلیمان دارانی و
یحیی بن معاذ رازی و حم غفر از اهل سلاسل مثل حضرات خواجه با و حضرات چشت و اکثر سرودیه
و قادریه و جمهر کیری و عامر کیسویه و شطاریه متابعت او را گزیده اند و محققان اهل طریقت مثل
مولاء رومی و شیخ فرید الدین عطار و حکیم سنائی غزنوی و شیخ علی ہجویری و شیخ زین الدین ابی
تائبادی و امیر قوم سبکتائی و امیر حسینی و غیر شان جہت تبتعد از تقلید و همد راه تقلید
او می نمودند و اعظم از محدثین مثل وکیع بن الجراح و یحیی بن معین و طحاوی و میرقی و معانی
و غیر هم و جامه فقیه و متکلمین که شوق هدایت اند و بدور درایت و تعدادشان جز تقویل نیست
و معتدین اهل نقد قدیم و جدید همه بر مذہب او رفتند و شیوخ معتزله بآن قوت جدید
و استدلالیہ در فروع دین تقلید او را گزیده اند و از خاکساران سرود افادہ او گشته اند چنانکه
توالیف حافظ وقار الله و مطرزی و غیره دلالت بر آن دارد و شمر از مناقب شریفه اش و خاتمه



مکتوب ایراد خواهد یافت انشاء الله سبحانه و درین مقام اشتغال تحقیق مراد از اسم مهم
داشتن عنان بیان بدال مصروف می دارد و بداند که علامه ابن حجر شافعی که از اکابر محدثان
است و کتاب الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفہ النعمان گفته
لا ینافی ما نقل عنه ان مع من تولیہ عرفناک حق معرفتک ما قال غیرہ
سبحانک ما عرفناک حق معرفتک، لآن مراد الامام عرفناک حق معرفتک
اللائق فی و انتہی الیہ علمی، ففیہ تجوز و مراد غیرہ ان حقیقۃ المعرفۃ
اللائقۃ بان حق لا یمکن لاحد ان یصل الیہا و ہذا حقیقۃ انتہی از عبارت
تشریف استفاوہ چند معنی شد کیے آنکه نقلی که از امام اعظم نموده اند یقینی الثبوت نیست دوم
آنکه قول سبحانک ما عرفناک حق معرفتک حدیث پیغمبر صلی الله علیه و آله نیست، بلکه
قول دیگران است و بدالک یحسم ما ذل الاشکال سوم آنکه اثبات حق معرفت در
قول امام اعظم باعتبار عارف است و نفی حق معرفت در آن قول باعتبار از حق معرفت است
پس اشکال مرتفع شد چه حق معرفت باعتبار لائق بشریت ممکن است بل واقع و نسبت حضرت
قدس خداوندی حبل و علا محال و نیز می تواند که مراد از اثبات حق معرفت معرفت قطعیه
استدلالیہ باشد که مصفاست از کمورات و شکوک و اوہام و مؤید است بنور الهی حبل و علا
که کریم آقمن تشریح الله صندک السلام فہو علی خود من ذریہ من است
بدال و این معرفت اعلی اقسام ایمان است که اہل تقلید از ظن بیقین نہ رسیده اند و بسا حل
استدلال نبر آمده و عامر عوام داخل این حجر گردند و اہل استدلال صرف که از تأییدات الهی
حبل و علا کہ نتیجہ تہذیب اخلاق و تصفیہ باطن است معری است و ہوا جس نفسانی و
وساوس شیطانی کہ بجهت اہمال قوت علمیہ و تربیت قوت شہودیہ و غضبیہ استیلا یافته ہمنسوب
و اکثر علماء ظواهر کہ اہل قیل و قال اند و خداوندان خصومت و جدال داخل این فرقہ اند، ازین
معرفت بے نصیب اند و ازین سعادت محروم یعنی معرفت کہ بمعنی اوراک است از جمله اقسام
آن قسم اعلا دارد قسم ناقص آن رسم و نیز می تواند کہ حق معرفت عبارت از مرتبہ حق یقین باشد
چرا کہ معرفت و یقین تساو یا نہ بلکہ یقین اکمل است و چون اہل تحقیق یقین را بہ مرتبہ قسم
ساختہ اند علم الیقین عین الیقین حق الیقین اول النصیب مبتدیان و اشتہ اند و ثانی را بقسط
بل کاملان نیز مقرر نموده اند و ثالثا النصیب اکمال ساخته اند ممکن است کہ امام المسلمین ازین

مرتبه ثانی که نصیب احضار خواص است خبر داده باشند و بموجب دامت بخت و رحمت
تحدیث اظهار این نعمت کبری نموده. و درین گفتن از سواد اعظم عرفاء و نبی آمده، فلذا اشکال
و نیز می تواند که مراد از حق معرفت معرفت حقا باشد یعنی خداوند بقیة حق در باب معرفت خود
مکرم ساختی بے آنکه مزج باطل داشته باشد، و این نیز نصیب کرم عباد الله است و الا از
غلط باطل و امتزاج بواجبه حق خلاص یافتن در کمال است که لا یخفى. و نیز می تواند که مراد
از اثبات حق المعرفة المعرفة المشخصة باشد و آن ایمان تفصیلی است با دلیل، و
تحصیل آن نصیب خواص است زیرا که فرائض شرعی فهمیدن و شعب ایمانی تفصیل دانستن
جز عالم تحریر یا مفسر نیاید. و لکن امام بهیچ شعب ایمان را در مجلدات جمع نموده است و بدل
محمود تحصیل و تحقیق آن فرموده. و نیز می تواند که مراد از حق المعرفة تحقیق ایمان باشد بے
قید استثناء و انشائات است باین که آن مؤمن حقا چنانکه تحقیق آن در کتب کلامیه مفصل
است و احراز است از قول بعض علماء آتاهم من انشاء الله که مومنین شک است در حصول
دولت ایمان که آن در کمال استیاب است ذکر کتب تذکره من فقهائهم و مآثرهم رضی الله
عنه باید دانست که عمده و درک حقائق تخلیه و عاء باطن است از اتقال نفسانی و مکائد شیطانی
که نتیجه آن سد منافذ بصیرت است بانشاء عناد و عصیت فساد بدیهی است که حصول مراتب عقل
مستعاده انفعول موقوف بعقل بیولانی است که قابلیت بخش استعداد است بغیوض رحمانی بر که
بعقل مستقیم و عقل قلب سلیم موصوف است اگر مجللا در اطوار و آثار آن مطلع انوار امام الابرار تا تل
ناید و اند که صاحب این قسم علم وافر و ورع کامل و قسم ادنی و ذکاء است و خداوند چنین شتائل نفسیه
و فضائل شریفه و زید و تقوی و صبر بنور الهی مویداست و تشریفات خداوندی مکرم. ناچار در جمیع
احوال و اقوال او بجز ادب راه نخواهد رفت، و جز حسن ظن پیش نخواهد آمد چه معارض را مساوات
معارض در کار است و کرامات همسری است بآن کوه معرفت و ولایت و بآن علم نور و هدایت.
در مسند امام مذکور است که پانصد نفر از مسئله فقیه و بیک روایت ده صد نفر از استخراج نموده
است و بآن وقت و غموض و بآن رعایت اصول بکبریک مسئله از آن رسیدن از مشکلات
است پس کیست که تحقیق یک مسئله مستخرج از او از میان پانصد نفر از مسئله عاجز باشد و در رعایت یک
ادب بے از آداب صوری و معنوی اوقاص، دعاء معارضت و مکاپرت و مراقبت از و بغایت مکاپرت
است و نهایت مستحکم اندیشه صائب را کار فرموده بر عقل لازم است که شخصی که عموم خلایق و

جمهور انام از خواص و عوام با وجود سرکشی که در نهاد علماء و فضلا است و با وجود حکم و ریاست که
در جمیع سلاطین و امراء است سر از رفیع انقیاد تقلید او نمی کشند و گردن تسلیم در قید او نهاده.
این قسم شخص از کمال اولیاء است و از خلص عباد الله بتبعیه قاصرانی که محکوم احکام نفس اند و
مغلوب مکائد شیطان نقص بجانب اکرم او راه نخواهد یافت. یُریدون ان یطغفوا نور الله
بأنفوسهم و الله مستعد نور و لکن کوه انکفون. پیغمبر خدا فرموده علیکم بالسواد
الا تحظموا برآن است سواد اعظم ازین امت بل نوع انسان بعد طیفه صحابه و تابعین اتباع
ابو حنیفه اند رضی الله عنه روم بآن کثرت و شوکت و مآذراء النهر بآن عظمت و سهندستان بآن
وسعت که اکثر جنود الله اند و کاشغر و خوارزم و بلاد ترک بآن صفاء اعتقاد و کثرت و بدخشان بآن
لطافت سیرت و بسیاری از دیار خراسان و عراق بآن نباهت شان و جلالت برهان بر نه از
دیار عرب بآن رفعت و ایهت حقی المذهب اند پس با شارة نبوی علیه و علی الیه الصلوة
اختیار این مذهب لازم باشد. و تذکره الاولیاء مذکور است که یحیی بن معاذ قدس سره گفته که رسول
الله صلی الله علیه و سلم را خواب دیدم گفتم آتین اهلک؟ قال عتدا علی عیالک حنیفته. و نیز
گفته که آنگاه بسر روضه سید المرسلین علیه الصلوة والسلام آمد. آنحضرت فرمود السلام علیک
یا امام المسلمین. امام عدل ابو الفضل احمد بن حنبل و یحیی در مسند خلف بن ایوب روایت کرده
که علم از خدا تعالی بمجد علیه السلام آمد و از وی اصحاب او علیه السلام التوضو ان آمد سیرت تابعین
پیسترا ابو حنیفه و اصحاب او بر هر که خواهد را ضعی شود و هر که خواهد ساخت گردد. و در مسند امام علیه الرضوان
از علی بن میمون آورده اند که از امام شافعی شنیده ام که می گفت بدستی که من بانی حنیفه بکرم
جویم و بخترا و می آیم و از خدا تعالی طلب حاجت خود می کنم و بجز حاجت قرین می گرد و
علامه سیوطی در کتاب تبیض الصیفه مناقب الامام ابی حنیفه گفته: قد ذکر الائمة
ان الشیعی مکی الله علیه و سلمه نبشربا لامام مالک فی حدیث یوشک ان
یضرب الشام اکباد الی ابل یطوبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم
المدينة، و نبشربا لامام الشافعی فی حدیث لا تسبوا قوتی ثانیان عالمها
یسلا الارض علما قلت قد نبشربا لامام ابی حنیفه و سلمه بالامام ابی حنیفه
فی الحدیث الذی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم، لو کان العلم بالثوب لکننا وله رجال

اتباعه. فقاموا بتحويل مذهبهم وفردعيه وآمنوا بالنظر في معقوله حتى صار بحمد الله سبحانه محكما اقواءا من معدن الفوائد ويؤيد ذلك ما حكاه بعض اصحاب المناقب ان ثابا والدا ابني حنيفة اتى به وهو صغير الى علي كرم الله وجهه فداه عالة بالبركة والندوة فكان ما اودى ابو حنيفة من بركة تلك الدعوة وما استطال بمخاطبة المدعيين حين اتاه متقاضيا وتصدق مالا اتى به وكيله لما خلط ثمن ثوب معيب ببيع حال كونه مخفيا وكان المال ثلاثين الفاً وترك لحم الغنم لما فقدت شاة يالكوفة الى ان علم موتهما لانه سئل عن اكثر ما يعيش فقيل له سبع سنين، تودعا فان اهل الورع ما سبقوا به غيرهم الا من تور القلوب وتاهلهم بشهو والجب وقيامهم في خدامته بحسب طاقتهم وليس ما ذكر في مناقب هذا الامام يزيد خصوصية فيه بل هو قطرة من بحر لا ساحل له. ومن غيرها انك متى الفجر بوموء والعشاء اربعين سنة فقيل له ما الذي قواك على هذا فقال اني دعوت الله بامائه على خروفي العجم وفي جموعة في كل من هاتين الايتين محمد رسول الله الى اخر سورة الفتح والثاني ثم اذال عليكم من بعبه الغم الآية في سورة ال عمران، والله يجتهد في رمضان ستين ختمه بالليل والنهار. انتهى كلام العلامة ابن حجر. وكنز غني از عبد العزيز ابن داود روايت كرده كه گفته ابو حنيفة از دانش است كه كس كه او را دوست دارد او را دوستي ست و كه كرا او كينه دارد بدست است. واز محقق الرجال يحيى بن معين حكایت كرده قرعت نزد من قرعت حمزه است، وفقه ابو حنيفة، مردم را بر اين یافته ام. واز ابو هاشم بيل نقل كرده كه اسيد و ام كبر شرب برائے ابو حنيفة ثواب پيغمبري بردارند. واز امام احمد بن حنبل آورده از ابن المبارك رايت الحسن بن عماره اخذا بركاب ابني حنيفة وهو يقول والله ما اذكرنا احدا تكلم في الفقه ابلغ ولا اخبره لا احضر جوابا منك فإناك سيدا لمن تكلم فيه في وقتك غير هذا نفع. قال ابو الحسن بن علي الوراق سألت ابا عبد الله محمد بن نصر النوري سنة ستين و ستين و مائتين عن ابني حنيفة فقال هو في الفقه كقطب النوح عليه يدور امر الفقه وهو فيه بارع الى

الى يوم الدين. وقال ابو العباس احمد بن عمرو بن شريح لو ان القيامة قامت ونادي منادي ليقيم الفقه الناس لا يقوم الا ابو حنيفة واصحابه. قال احمد بن حنبل الزاهد النيسابوري كان ابو حنيفة في العلماء كالحليفة في الامراء. وقال سفيان الثوري من وقع في ابني حنيفة فانه لله في ابني بكره عمرو وقال ابن المبارك ذكر ابو حنيفة بن يكي داود الطائي. فقال هو تود يهتدي به الساري، وعلم يقبله قلوب المؤمنين. وكل علم ليس من عليه فهو بلا وعلى حامله معه. وقال العلامة السيوطي وروى ابو عبد الله ابن خنيسو البلخي في مقدمة مسنده قال وكيع والله كان ابو حنيفة عظيم الامانة وكان يؤثروا مناهديه على كل شيء ولو اخذته السيوف في الله لاحتمل. وروى عن الحسن بن النضر بن شميل كان الناس نيا ما في الفقه حتى ايقظهم ابو حنيفة. وعن عبد الله بن المبارك يقول قال ابو حنيفة اذا جاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فعلى الواو والعين، وان كان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، لم يخرج من قوله لهم، وان كان من التابعين زاحنا هم. وعن اسحق بن بهلول سمعت سفيان بن عيينة استاذ الشافعي ما مثلت عيني مثل ابني حنيفة. وعن عقان بن مسلم سمعت حماد بن سلمة وذكر ابا حنيفة فقال من احسن الناس فتوى. وعن الاوزاعي ان ابا حنيفة اعلم الناس بمعضلات الفقه. وعن علي بن عاصم لو وزن عقل ابني حنيفة بعقل نصف اهل الازن لوجع بهم. وقال نعيم سمعت ابا حنيفة يقول عجبا للناس يقولون اني افقي بالوائ، ما افقي الا بالاث. وقال ابن خنيسو انشدنا القاضي الاديب ابو سعيد محمد بن احمد لنفسه

حسبي من الخيرات ما اعد الله يوم القيامة من رمتي الرحمن
دين النبي محمد خير النوري ثم اعتقادي مذهب الثعمان
وعن نوح قال قلت لابني حنيفة ما تقول فيما احدثك الناس من الكلام في الاثر والاجسام. فقال مقالات الفلاسفة عليك بالاثروا طريفة السلف وايتان وكل محدث فانها بدعة. وفي تاريخ ابن خلكان كان ابو حنيفة عالما عاملا

زَاهِدًا أَوْ رِعًا تَقِيًّا كَثِيرًا الْمُشْرِعَ، دَائِمًا النَّصْرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى - أَرَادَ الْمُنْصَوِّرَ أَنْ
 تَوَلَّيْهِ عَلَى الْقَضَاءِ فَابْنِي خَلَفَ عَلَيْهِ لِيَفْعَلَ - خَلَفْتُ أَبُو حَنِيفَةَ أَنْ لَا يَفْعَلَ
 فَقَالَ لِلرَّبِيعِ حَاجِبِ الْمَنْصُورِ، أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَقْدَرُ عَلَى كِفَارَةِ يَمِينِهِ مِنِّي،
 وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعٍ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَمَارَؤَيْتُ أَطْوَلَ صَمْتًا
 مِنِّهِ، وَإِذَا سِئِلَ عَنِ الْفِقْهِ سَأَلَ كَأَنَّهُ لَا يَدْرِي - وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ حَسَنَ الْوَحْيِ وَبَعْدَهُ
 وَقِيلَ كَانَ حُلُوًّا لَا يَكْتَلُمُهُ السَّمَرَةُ - وَكَانَ وَلَا دُنُوَّ سَنَةِ ثَمَانِينَ لِلْهِجْرَةِ وَتَوَفَّى
 فِي رَجَبٍ وَقِيلَ فِي شَعْبَانَ مِنْ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ وَقِيلَ أَحَدَ عَشَرَ لَيْلَةً خَلَّتْ
 مِنْ جُمَادَى الْأُولَى - قِيلَ تَوَفَّى - الْيَوْمَ الَّذِي وَلِدَ فِيهِ الشَّافِعِيُّ - وَكَانَتْ وَفَاتُهُ
 بِبَغْدَادَ وَدُفِنَ بِقُبُورَةِ الْخِزْدَانِ - وَبُيُوتُهُ هُنَاكَ شَهْرٌ تَزَادَ وَصَلَّى عَلَيْهِ
 سِتُّ مَرَاتٍ وَلَمْ يَقْدَرُ عَلَى دَفْنِهِ إِلَى الْعَصْرِ لِكَثْرَةِ الزَّحَامِ - وَعَنْ سُؤْدَةَ بِنْتِ
 سَعِيدَانَ الْمَوْزَنِيَّةِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ هـ

لَقَدْ رَأَى النَّبَلَاءَ وَمَنْ عَلَيْهَا
 بِإِشَارَةٍ وَفَقَهُ فِي حَدِيثٍ
 فَمَا فِي الشُّرُوتَيْنِ لَهُ نَظِيرٌ
 دَوَيْتُ الْعَائِمِينَ لَهُ سَفَاهَا
 قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْقَسَّاسُ الشَّرْقِيُّ هـ
 وَضَعَ الْقِيَاسُ أَبُو حَنِيفَةَ كُلَّهُ
 وَبَنَى عَلَى الْإِشَارَةِ سَبَابَهُ
 وَالنَّاسُ مُتَّبِعُونَ فِيهَا قَوْلَهُ
 أَقْدَى الْأِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ الَّذِي
 سَبَقَ الْأَمَّةَ وَالْجَمِيعَ عِيَالَهُ
 فَأَنَّى بِأَوْضَحِ مُحِبَّةٍ وَقِيَاسٍ
 فَأَبْنَتْ مَا مَنَعُوا عَلَى الْأَسَاسِ
 لَمَّا اسْتَبَانَ ضِيَاءُهُ لِلنَّاسِ
 هُوَ عَالِمٌ بِالشَّرْعِ وَالْقِيَاسِ
 فَمَا تَحَرَّاهُ بِحَسَنِ قِيَاسٍ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الشَّرْعِ نِعْمَةً وَرَثَتُهُ أَبَوَابًا، ثُمَّ تَابَعَهُ
 مَالِكٌ فِي تَرْتِيبِ الْمُؤَلَّفَاتِ وَلَمْ يَسْبِقْ أَبَا حَنِيفَةَ أَحَدًا - انْقَهَى كَلَامُ الْعَلَامَةِ
 السَّيُوطِيِّ - وَقَالَ الْعَلَامَةُ أَبُو نُجَيْمٍ الصِّغَاتِي الَّذِي تَمَيَّزَ بِهَا كَثِيرٌ مِنْهَا أَنَّ
 رَأَى جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْهَا مَا اتَّفَقَ لَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ مَا لَمْ يَتَّفِقْ لِأَحَدٍ -

قَالَ رَحِيلٌ عِنْدَ وَكِيعٍ أَخْطَاءُ أَبُو حَنِيفَةَ نَزَجَرَةٌ - فَقَالَ وَكِيعٌ مَنْ يَقُولُ فَهُوَ
 كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَهْلُ سَبِيلٍ - كَيْفَ يُحْطَى وَحَيْثُ أَيْتُهُ الْفِقْهُ كَأَنِّي يُوسَفُ
 وَحُسْدًا وَدَقْرًا وَأَيْتُهُ الْحَدِيثُ وَعَدَّ دَهْمًا، وَأَيْتُهُ اللَّغَةُ وَعَدَّ دَهْمًا وَأَيْتُهُ
 الدُّهُدُ وَالْوَرْدُ كَالْفَضِيلِ وَدَاوُدُ الطَّائِي - وَمِنْهَا أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الْفِقْهَ وَرَتَّبَهُ
 عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَتَبِعَهُ مَالِكٌ، وَمَنْ تَبِعَهُ كَانُوا يَعْتَمِدُونَ عَلَى حِفْظِهِمْ
 وَهُوَ أَوَّلُ وَاضِعِ كِتَابِ الْقَوَائِمِ وَكِتَابِ الشُّرُوطِ - وَمِنْهَا أَنْتَشَرَ مِنْهُ فِي الْأَقْلَامِ
 لَيْسَ فِيهَا غَيْرُهُ كَالْهَيْدِ وَالسَّنْدِ وَالرُّومِ وَمَا وَرَأَى النَّهْرَ - وَمِنْهَا انْفَاقُهُ عَلَى
 نَفْسِهِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ كَسْبِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَقْبَلْ جَائِزَةً - وَمِنْهَا مَا تَوَاتَرَ مِنْ
 كَثْرَةِ عِيَالِهِ وَرُفْدِهِ وَكَثْرَةِ مُحِبِّهِ وَإِعْتِمَادِهِ - وَمِنْهَا أَنَّهُ مَاتَ مَظْلُومًا مُجْبُوسًا
 وَدَوَّى الْمُخْطِيبُ عَنْ بَعْضِ أَيْتِهِ الزُّهْدِ، يُحِبُّ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَدْعُوا إِلَى أَبِي
 حَنِيفَةَ فِي مَلَاتِهِمْ بِحِفْظِهِ عَلَيْهِمُ السَّنَةَ وَالْفِقْهَ - وَقَالَ مِسْحَرُ بْنُ كَدَامٍ، مَنْ
 جَعَلَ أَبَا حَنِيفَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ لَا يَخَافَ - قِيلَ لَهُ لِمَ تَوَكَّلْتَ رَأَى
 أَصْحَابِهِ وَأَخَذَتْ بِدَائِمِهِ قَالَ لِيَحْتَمِي، فَأَتَوْا بِأَصْحَابِهِ مِنْهُ لَا دَعْبَ مِنْهُ إِلَيْهِ - قَالَ
 ابْنُ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ مِشْعَرَ فِي خَلْوَةٍ أَبِي حَنِيفَةَ لِيَسْأَلَهُ وَلِيَسْتَفِيدَ مِنْهُ، وَقَالَ
 مَا رَأَيْتُ أَفْقَهُ مِنْهُ - قَالَ مَعْمُورٌ - هَذَا رَأَيْتُ رَجُلًا يَحْسُنُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ
 وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْبَلَ وَيُشْرَحَ الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مَعْرِفَةٍ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ - وَسَأَلَ يَحْيَى
 بْنُ مَعِينٍ هَلْ حَدَّثَ سَفِيَانُ عَنْهُ، قَالَ نَعَمْ كَانَ ثِقَةً وَصَدُوقًا فِي الْفِقْهِ
 وَالْحَدِيثِ مَا مَوَّنَا عَلَى دِينِ اللَّهِ - قَالَ الدَّهْلِيُّ قَدْ تَوَاتَرَ قِيَاسُهُ بِاللَّيْلِ وَ
 تَحْدِيدُهُ وَتَعْبُدُهُ، وَمِنْ ثَمَّ كَانَ يُسَمَّى الْوَقْدَ مِنْ كَثْرَةِ قِيَاسِهِ بِإِخْيَائِهِ الْقُرْآنَ
 فِي رُكْعَةٍ ثَلَاثِينَ سَنَةً - قَالَ أَبُو مَطِيعٍ مَا دَخَلْتُ الطَّوْفَ إِلَّا وَرَأَيْتُ أَبَا حَنِيفَةَ
 وَسَفِيَانَ فِيهِ - وَقَالَ الْفَضِيلُ رَأَيْتُ جَمَاعَةً مِنَ التَّالِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَمَا
 رَأَيْتُ أَحْسَنَ صَلَوةً مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ - وَقَالَ الشَّرِيدُ كُنْتُ مَعَهُ سَنَةً، فَمَا
 رَأَيْتُهُ وَضَعَ جَنْبَهُ عَلَى الْفِرَاشِ - وَقَالَ أَسَدُ بْنُ عِمْرَانَ بَكَوْا أَبِي حَنِيفَةَ
 يُنْمَعُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يَبْرَحَ حِمَّةَ جِيرَانِهِ - وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ إِنَّهُ كَانَ الْكُوفَ النَّاسِ
 مُجَالِسَةً وَكَثَرُ هُمْ أَكْرَامًا وَمَوَاسَاةً لِأَصْحَابِهِ وَلَمَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو

يُؤْتِيكَ اللَّهُ مِنْ لَدُنْهِ مَالًا وَكَانَ يُوَفِّيهِ كُنُوزًا هَاطِلَةً إِنَّهُ يَكُونُ رَاقِدًا عَنِ النَّاسِ أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ
 اللَّهُ يَأْتِيكَ مِنْ دُونِكَ مَالًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ إِنَّهُ لَا يُفْسِدُ أَعْمَالَهُمْ
 أَجْمَعُ الْخِصَالِ الْمُحْمَدِيَّةُ مِنْهُ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَبُو حَنِيفَةَ أَصْنِيَّةُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ
 وَالشَّجَاعَةِ وَالْبَذْلِ وَآخِلَاقِ الْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ
 عَنْ أَزْهَدِ أَهْلِهَا فَقَالُوا أَبُو حَنِيفَةَ وَعَنْ هَارُونَ الرَّشِيدِ إِنَّهُ ذَكَرَ عَنْهُ
 يَوْمًا فَرَحِمَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ كَانَ يَنْظُرُ بِعَيْنَيْهِ عَقْلُهُ مَا لَا يَنْظُرُ غَيْرُهُ بِعَيْنَيْهِ رَأْسُهُ
 وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَلَى قَبْرِهُ كُنْتُ لَنَا خَلْفًا وَمَتَامَنِي وَمَا تَرَكْتُ خَلْفًا
 بَعْدَ أَنْ خَلَقْتُ فِي الْعِلْمِ الَّذِي عَلَّمْتَهُمْ وَلَنْ يَخْلُقُوا فِي الْوَرَعِ إِلَّا بِوَيْدِي اللَّهِ
 سُبْحَانَهُ وَعَنْ فَضْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي عِلْمِي حَنِيفَةَ فَقَالَ ذَلِكَ يَحْتَاجُ النَّاسَ إِلَيْهِ وَعَنْ
 مَسْدَدِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ بِكَتِفِ بَيْنِ الزُّكَيْنِ وَالْقَامِ قُبَيْلَ الْفَجْرِ قَدِ امْرَأَتِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بِالْكُوَيْتَةِ التَّعَادُ
 بَيْنَ ثَابِتٍ أَخَذَ مِنْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ عَلَيْهِ
 وَاعْمَلْ بِعِلْمِهِ فَنِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ قَالَ فَقُلْتُ وَكُنْتُ أَكْثَرَ النَّاسِ لِيَعْنَانِ وَإِنِّي أَسْتَفِيزُ
 اللَّهُ مَتَى كَانَ مِتَ وَحِكْمِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَاصِلُهُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَفِرْ بِالْقَوْلِ
 بِالْقِيَامِ بَلْ عَلَى ذَلِكَ فَقَاءُ الْأَمْصَارِ إِنْتَهَى كَلَامُ الْعَلَامَةِ ابْنِ حَجَرٍ بَعْدَ ذَلِكَ
 كَفَتْ كَمَجْمَعِ إمام ابو حنيفه را از مرجع شمرده اند و آل خلاف حق است بلكه عسانا مرجع بحجت ترويج
 مذهب باطل خود نسبت باین جنس امام جليل شمر نموده است و نیز معتزله مخالفان خود را مرجع
 نامند و نیز ابو عمرو بن عبد البر كه از اكابر محدثان است گفته كه ابو حنيفه مسود بوده است و با و
 منسوب ساختند آنچه لائق جناب او نبود و این دلیل نیا هت شان ادست كه شركت بزرگان
 گذشته بهم رساند و اندام سرور دين عليه وعلى اليه الصلوة فرموده مر علي را كرم الله وجهه
 در تود و گروه هلاك گشته اند اول محب مفرط دوم حاسدان پس از طعن قاصر ان منقصت
 با وعائد نشود و تصور در عدالت او نرود امام علي بن المديني نسر نموده كه از ابو حنيفه سفيان ثوري
 و ابن مبارك و حماد بن زيد و شيم و وكيع و عباد بن عوام و جعفر روایت كند و او ثقه است و شعبه
 در باب او حسن را سه بود و آنچه خطيب بغدادی در تاريخ خود بعض از موجبات تدرج نقل كرده

غرض خطيب آن است كه اكابر از حسد حسا و خلاص نيافته اند نه جهت طعن در امام با آنكه
 اسانيد آن مشتمل بر مجروحين و مناكير است و لذا در مدح امام مسلمين فضائل جليله و فضائل جليله
 چندان نقل كرده است كه ديگران نكرده و در سر نه آورده كه توانر پويست است از امام ابن شريح
 كه از اكابر اصحاب شافعي است رضي الله عنه كه او شنيد مرده را كه عيب ابو حنيفه رضي الله عنه
 كرد ابن شريح گفت عيب كس م كني كه سر برع علم او را مسلم است آل كس پرسيد چگونه
 باشد گفت بحجت آنكه علم سوال است و جواب و ابو حنيفه اول كس است كه وضع اسوله را كرده
 است پس نصف با و سلم شد و جواب داد مخالفان را در نصف جواب با و مخالفت كرد پس سر برع
 با و سلم شد و ربع رابع متنازع فيه است مخالفان دعوائه حقيقت در آل م نمايند و ابو حنيفه
 مسلم م دار و وزير در سندا ز بيزيد بن هارون حكاييت نموده كه گفت سچ كس را از ابو حنيفه علم نيافته
 ام و وزير در سندا ز شقيق بن حكايت كرده كه همراه ابو حنيفه در راه بودم مرده او را از دور ديد
 غل گشته استاد چو ابو حنيفه بدان مطلع شد از حقيقت حال او پرسيد عرض كرده كه ده نيز اردم
 از تو قرض برون من است و زمان اهل تبطل انجا ميبده و قدرت ادا د آل ندارم ابو حنيفه
 رضي الله عنه فرمود كه تمام قرض خود را تو بخشيدم و ترسه كه در دل تو راه يافته از من او را
 عفو كن شقيق گويد كه دانستم از آل كه ابو حنيفه زاهد حقيني است و نيز صاحب مسند از صدر ريك
 خوارزمي روايت نموده كه در حين انشاء كرده است

هَذَا مَذْهَبُ الْمُتَحَنِّينَ هَيْبَةُ الْمَذَاهِبِ
 تَفَقُّهُ فِي خَيْرِ الْقَوَدِينَ مَعَ التَّهْلُفِ
 كَالْقَمَرِ الْوَضَّاحِ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ
 مَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

و نیز در جامع مسند گفته است كه امام ابو حنيفه را غسل دادم بر جبهه مبارك او نوشته يا نعم
 يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اذْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً و پر دست راست او
 نوشته يا نعم اَدْخُلِي الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ و پر دست چپ او نوشته ديم اِنَّا
 لَا نُفْضِعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا و بر سكم او نوشته ديم يَبْتَئِرُ هُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ
 وَ رِضْوَانٍ دَجَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عَمْدُهُ
 أَجْرٌ عَظِيمٌ و چو بر جنب ازه نهادم آواز م شنيدند از ناف كه گفت

يَا قَائِمَ اللَّيْلِ هُوَلُ الْقِيَامِ
 أَبَاحَ لَكَ اللَّهُ مَا تَشْرَبُ
 يَا مَائِمَ الْيَوْمِ خَيْرُ الْقِيَامِ
 مِنْ جَعَةِ الْخُلْدِ دَارِ السَّلَامِ

و نیز آورده اند که ابو حنیفه گفته است که رب العزة را نود و نه بار در خواب دیده ام - چون
نوبت صدم دیدم، پرسیدم ای رب عز شأنک و عظم موهباتک بچه چیز خلایق را از
عذاب تو نجات حاصل شود در جواب فرمود، هر که در نگاه این کلمات بگوید، سُبْحَانَ اللَّهِ لَا
بَدَإَ لِي الْآبَدُ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْآخِرِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْقَدِيرِ الْقَمَلِ، سُبْحَانَ اللَّهِ دَافِعِ
السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْنِ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا، سُبْحَانَ اللَّهِ
الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. در ابراهیم شاهی آورده است که
قطب مظفر قدس سره گوید که از حضرت علیه السلام شنیدم که چون فرداء قیامت میان
نفس و شیطان محاصرت شود نفس گوید خداوند ازین استعداد من مصفا بود شیطان در آن تخم
معصیت کاشت، حکم حضرت جبار جل جلاله وارد شود که مفتیان مرا ابو حنیفه و شافعی طلب نمایند
تا حکم کنند ابو حنیفه گوید الذریع لیس ذریع یعنی زراعت از زراعت کنده است حکم کند که
خداوند زمین را اجرت المثل است، حکم حضرت قهار صدور یابد که حسات شیطان را با آدمی
عطا فرمایند هَذَا أَخُو مَا أُورِدْنِي مِنْ قَبْلِهِ، وَمَا هُوَ إِلَّا قَطْرَةٌ مِنْ بحر
شَمَائِلِهِ وَ حِسَانِ خَصَائِلِهِ. تَذَكُّرٌ فِي ذِكْرِ بَعْضِ مَنْ أَسَاتِدَنَا وَ جَمْعٌ مِنْ تَلَامِيذِنَا
وَأَفْضَلُهُ. جامع مسند از خطیب خوارزمی نقل می کند که ادا از امام ابو حفص کبیر امام محمد بن
روایت کرده که اصحاب امام ابو حنیفه و اصحاب امام شافعی در باب تفضیل مذاهب با هم مناظره
کردند امام ابو حفص فرمود که مشایخ امام شافعی را بشمارند شمرودند، پشیمان و شیخ برآمد گفت مشایخ
امام ابو حنیفه را بشمارند شمرودند، چهار هزار و سیصد و بیست و چهار نفر، علامه سیوطی گفته امام ابو حنیفه
شافعی جزو تالیف نموده در روایت امام ابو حنیفه از صحابه گفته که امام ابو حنیفه فرموده
است، هفت کس از اصحاب پیغمبر صلی الله علیه وسلم را ملاقات نمودم، انس بن مالک عبد الله بن
انیس عبد الله بن جریر، جابر بن عبد الله و معقل بن سبیر و واثله بن الاسقع و عائشه بنت
عمره رضی الله عنهم و صاحب کتبخانی با سواد خود روایت کرده از محمد بن سماعة از ابو یوسف
از ابو حنیفه و در آن لقاء و سماع است از عبد الله بن جریر صحابی. و جمعه از اهل حدیث در صحت
این روایت توقف دارند چنانچه در اقطبی شافعی گفته که لَمْ يَكُنْ أَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَّا
أَنَّهُ رَأَى أَنَسًا يَحْكُمُ لَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ. و امام ابن اثیر و جامع الاصول گفته که چهار کس

از صحابه در زمان ابو حنیفه بوده اند که تقا و اخذ حدیث از آنها بشیو پیوسته است اما
ابن خشر و طبری و قاضی مرسانی و صلواتی از حنفیه و ابو معشر از شافعیه و ابن نجار صاحب تاریخ و غیرهم
روایت اخذ و لقاء از صحابه ثبت ساخته اند و جرعه در آن نیاورده اند و الله سبحانه اعلم
بِحَقِيقَةِ الْحَالِ. و تفر را از امام حماد بن سلیمان که از کبار فقهاء بوده است، گرفته است. و در جامع
الاصول گفته است که کانَ اعْلَمَ النَّاسُ بِأَهْلِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَ كُنْتُ سَمِعُ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، رَوَى عَنْهُ مَنْصُورٌ وَ الْمَغْبُورَةُ وَ الْحَكَمُ
وَ شُعْبَةُ وَ الثَّوْرِيُّ وَ مَاتَ سَنَةَ عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ. و استاد امام حماد و رفقه ابراهیم نخعی
است. و در جامع الاصول گفته، هُوَ أَبُو عَمْرٍاءَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ، الْفَقِيهُ
الْكُوفِيُّ، أَحَدُ الْأَثَمَةِ الْأَعْلَامِ الْمَشْهُورِينَ، تَابِعِي جَلِيلُ الْقَدَرِ رَأَى عَائِشَةَ
وَلَمْ يَثْبُتْ لَهُ مِنْهَا سَمَاعٌ. وَ سَمِعَ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدَ، رَوَى عَنْهُ الْحَكَمُ وَ مَنْصُورٌ
وَ الْأَعْمَشُ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَ ثَمَانِينَ وَ أَرْبَعُونَ وَ قَبِيلَ ثَمَانَ وَ خَمْسُونَ،
وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. و استاد ابراهیم نخعی علقمه است. و در جامع الاصول گفته، هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ
بْنِ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَوَى عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ وَ الشَّعْبِيُّ وَ ابْنُ
سَيْرِينَ. وَ هُوَ تَابِعِي كَبِيرٌ، اِسْتَهْرَجَ بِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ مَحْبَبَتِهِ، مَاتَ سَنَةَ
أَحَدٍ وَ سِتِّينَ. و استاد علقمه عبد الله بن مسعود است رضی الله عنه، که از اکابر صحابه است و
از موفقی علماء فقهاء و نجباء معتبرین و صاحب فضائل جمیل و شمائل جزلیه و مقامات علییه و کمالات
جلیله که در کتب احادیث و تواریخ مشروع است. و در جامع الاصول گفته کانَ اِسْلَامُ عَبْدِ اللَّهِ
قَدِيمًا قَبْلَ عُمَرَ، وَقِيلَ كَانَ سَادِسًا وَ ثَمَنَةَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
إِلَى عُمَرَ وَ كَانَ مِنْ خَوَاتِمِهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَضِيتُ لِأُمَّتِي
مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ. شَهِدَ بَدَأَ الْمَشَاهِدَ، وَ صَلَّى إِلَى
الْقِبْلَتَيْنِ، وَ شَهِدَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْتَةِ، مَاتَ بِالْمَدِينَةِ
سَنَةَ اثْنَيْنِ وَ ثَلَاثِينَ وَ لَهُ بَضْعٌ وَ سِتُّونَ سَنَةً، رَوَى عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ
عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِينَ. و نیز از اساتید امام ابو حنیفه
است عطاء بن ابی رباح که او را سید التابعین گفته اند و ابو اسحق سبئی و محارب بن
دثار و محمد بن المنکدر و نافع مولى ابن عمر و سماک بن حرب چنانکه امام ابن اثیر گفته است. وَقَالَ

العلامة الشيرازي نقلنا عن الحافظ جمال المزي روى أبو حنيفة رضي الله
عنه عن إبراهيم بن محمد المنشيروا سمعيل بن عبد الملك والحارث
بن عبد الرحمن الصمداني والحسن بن عبد الله والحكم بن عيسى وخالد
بن علقمة وربيعة بن أبي عبد الرحمن واليماخي وزيد بن علقمة
وسعيد بن مسروق الثوري وسليمة بن كهيل وشاذل بن عبد الرحمن وشيبان
بن عبد الرحمن التميمي وهو من أقداينه وطاوس بن كيسان كما قيل وطريق
أبي سفيان السعدي وطحمة بن تايغ وعاصم بن كليب وعامر الشعبي وعبد الله
بن أبي حنيفة وعبد الله بن دينار وعبد الرحمن بن هرم بن الأعرج وعبد العزيز
بن رفيع وعبد الكريم بن أبي أمية البصري وعبد الله بن عميرة وعبد الله بن
ثابت الأنصاري وعطاء بن أبي رباح وعطاء بن السائب وعتبة بن سعد
العويني وعكرمة مولى بن عباس وعلقمة بن مرثد وعلي بن الأشتر وعلي الرزاز
وعمر بن دينار وعون بن عبد الله وقابوس بن أبي ظبيان والقاسم بن عبد
الرحمن بن عبد الله بن مسعود وقتادة بن دعامة وقيس بن مسلم ومحمد
بن زبير الخطلي ومحمد بن السائب الكلبي وأبي جعفر محمد بن علي بن حسين
بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم ومحمد بن قيس الهمداني والزهري
ومحمد بن المنكدر ومحول بن راشد ومسلم البطين ومنصور وموسى بن أبي
غائشة ويحيى بن سعيد الأنصاري وكثير بن وهب وشاذل بن عبد الرحمن
شيوخ أبي حنيفة رضي الله عنه على حروف المعجم من يطول ذكره وأذكر
طائفة منهم جعفر الصادق حسن بن حسن البصري وحسن بن حسن بن علي
الموتقي وحسن بن محمد بن علي الموتقي وحسن بن سعد مولى علي بن أبي
طالب وحسين الطويل وداد بن زيد تلميذ علي الموتقي وزيد بن علي بن
الحسين بن علي بن أبي طالب وزيد بن أسلم مولى عمرو بن الخطاب رضي الله
عنه وزيد بن وليد وزيد بن مسيرة مولى ابن عباس وزيد بن جبير وزيد بن
الديلمي ذلك ثمانية عشر صحابيا وسالم بن عبد الله بن عمرو وسليمان بن
مهران الأعمش وسعيد بن المقبري وسعيد مولى حنيفة وشرح بن هاني

الكوفي وشرح القاضي وطحمة بن مقرب وعبد الرحمن الأعرج وعبد الله
بن ثابت وعاصم بن كليب وعبد الله بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب
رضي الله عنه وعمر بن شعيب وعاصم مأم القزاعي روى عنه الإمام وروى هو
عن الإمام وأخذ بقوله وقال جزاك الله يا أبا حنيفة أثنتا صغيرا وأثنتنا
كبيراً وعبد الله بن حسن بن علي بن أبي طالب وعمران مولى ابن مسعود وهارث
بن عروة انتهى ونأهيك بهؤلاء الأكاريم من كان هؤلاء شيوخة مع ذلك
الاتقان والفهم والداية كيف يخطئ وما ذكرنا إلا شذوذة قليلة منهم
والله أعلم بها وأنا أشرع في بيان حال جماعة من أصحابي وشر ذمة من
علماء مذهبه وقد مررنا بقل من كلام العلامة ابن حجر أن الإمام مالا
من تلاميذته وكذا الليث بن سعد فقيه البصري وقد قال العلامة ابن
الآثير عن يحيى بن بكير ما روينا أكمل من الليث بن سعد وقال الشيخ ابن
حجر العسقلاني ثقة ثبت إمام مشهور فقيه مات في شعبان سنة
خمس وسبعين ومائة ومولده سنة أربع وتسعين وكذا ابن مسعود
من تلاميذته قال العسقلاني ثقة ثبت فاضل مات سنة ثمان وأدخس
وحسين بعد الياسة قتله أكبر أصحاب الإمام أبي حنيفة الإمام أبو يوسف
القاضي في جامع الأصول هو القاضي أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم صاحب
الإمام أبي حنيفة كوفي سمع أبا إسحق وسليمان بن تميم ويحيى بن سعيد
الأنصاري والأعمش وهشام بن عروة وعطاء بن محمد بن إسحاق وليث بن
سعد وأبا حنيفة وروى عنه محمد بن الحسن الشيباني وبشير بن الوليد
الكندي وعلي بن جعفر وأحمد بن حنبل ويحيى بن معين وأحمد بن منيع وغيرهم
سكن بغداد ولا الهادي القضاة وبعد الزهيد وهو أول من دعي لقضاء
القضاة في الإسلام كان إماماً عالماً حافظاً كبيراً لقد رقيقها فاضلاً عظيماً أهل
في الفقه والحديث وله سنة ثلاث وعشرة مائة ومات سنة اثنين وثمانين
ومائة وفي تاريخ الإمام البيهقي قال يحيى بن معين كان القاضي أبو يوسف
يصلني بعد ما ولي القضاء كل يوم مائتي ركعة وتولى القضاء ثلاث من الخلفاء

المهدي والهادي والرشيد يكرمهم. وقال يحيى بن معين سمعته يقول عند
أولنا وكل ما أنشئت به فقد رجعت عنه إلا ما وافق الكتاب والسنة سمع جماعة
من كبار الأئمة وجالس محمد بن أبي ليلى ثم الإمام الزياتي محمد بن الحسن
الشيبياني قال الإمام ابن أبي عمير جامع الأصول، هذا أبو عبد الله محمد بن الحسن
بن قرقب الشيباني مؤلفا لهم صاحب الإمام أبي حنيفة وإمام أهل الزمان أصله
دمشق من قريظة تسمى قريظة حرسا مع أبي حنيفة ومسعود والثوري ومالك
بن مغول وكتب عن مالك بن أنس والأوزاعي وأبي يوسف القاضي سكن بغداد
وحدث بها روى عنه الشافعي وهشام بن عبيد الله الرازي وأبو عبد الله القاسم
بن سلام وإسماعيل بن زوية وعلي بن مسلم وغيرهم كان الرشيد ولاؤه
القضاء فخرج معه إلى خراسان فمات بالدي ودفن بها. ولد سنة اثنين وثلاثين
ومائة ونظر في الدنيا فغلب عليه وعرف به وهو في سنة تسع وثمانين ومائة
وهو ابن ثمان وخمسين سنة. وقال محمد بن علي ثلاثين ألف درهم فافقت
خمس عشرة ألفا على الخوة الشعر وخمس عشرة ألفا على الحديث والفقه وأصبحت
على باب مائة عشر سنين. وبألف الشافعي في مدحه والثناء عليه. قال الإمام
الشافعي لكانت في هو والكسائي أي في سنة واحدة قال الرشيد دفن الفقيه والخو
بالزيتي. وقال أيضا لقي جماعة من أعلام الأئمة وحضر مجلس أبي حنيفة رضي الله
عنه وتفقه على أبي يوسف ونشر علم أبي حنيفة. وذكر من الدين الجندبي كان
محمد فقيها محققا في الفقه والزهد والتقوى. وله تصنيفات في أدب العلوم وصحبه
الشورى. وقال العمل والعلم من علامات السعادة ويصنف ديوانته. ومن
تلاميذه الكوفي والكاوي وأبو حفص الكبير كان الكسائي القاري النحوي ابن
خالته. انتهى. ومن تلاميذه وخلفاء أصحاب القاضل زفر بن الهادي صاحب
الدكايا وأما في الفقه الظاهري أستاذ الشيخ الكبير الولي الشهيد شيعتي البجلي قال
أبي يعقوب مات سنة ثمان وخمسين ومائة. وهو أحد المعتمد بن المعول على توليه
بعد الإمام وصاحبيه. ومنهم فقيه الفقهاء الإمام حسن بن زياد اللؤلؤي.
قال الإمام ابن الأثير الحسن بن زياد أحد أصحاب أبي حنيفة رضي الله عنه

حدث عن أبي حنيفة رضي الله عنه محمد بن سماعه القافري ومحمد بن نجاش
الكويتي نزل بغداد قال كتبت عن ابن جريج أنني عشر ألف حديث كلها
يحتاج إليها الفقهاء مات سنة أربع ومائتين. قال الشافعي وهو سنة وفات
الشافعي رضي الله عنه. قال الذهبي كان رئيسا في لفته. ومنهم إمام ابن الإمام
حدث عن أبي حنيفة روى عن أبيه. قال أبا يعقوب كان من أهل الصلاح والخير
مات سنة ست وسبعين ومائة. قال العلامة السيوطي في ذكر من روى عن
أبي حنيفة رضي الله عنه إبراهيم الطهماني قلت هو أبو سعيد الخراساني
سكن نيسابور قال الشيخ ابن حجر بن الإمام ثقة من السابعة مات سنة
ثمان وستين بعد المائة. وعده من شيوخ السنة. قال القيوطي هو الأبيضا
بن الأعرابي الصباح المقرئ قلت هو التميمي مؤلفا لهم. قال العسقلاني ثقة
من السادسة وعده من شيوخ أبي داود والترمذي والنسائي. قال السيوطي
وأسياط بن محمد القرشي قلت هو أبو محمد القرشي مؤلفا لهم. قال في تقريب
التهذيب ثقة وضعفه الثوري من التاسعة مات سنة مائتين وعده من
مشايخ السنة. قال السيوطي وأصح من يوسف الأذقي قلت هو إسحق
الخو ومي الأواسطي قال العسقلاني من التاسعة مات سنة خمس وتسعين
بعد المائتين وله ثمان وسبعون سنة وعده من شيوخ السنة. قال
السيوطي وأسد بن عمرو النخعي قال الذهبي صاحب الإمام أبي حنيفة رضي
الله عنه وتفقه عليه، فقدم بغداد وولي قضاء الشريعة قال النسائي ليس
بالقوي. قال الدارقطني يعتز به. قال ابن عدي لم أدركه منكرا وأرجو
أنه لا بأس به. وقال ابن عماد لا بأس به. وعن يحيى لا بأس به. قال أحمد
الصدوق قال مؤلفا له صالح الحديث مات سنة تسعين ومائة. قال السيوطي
وإسماعيل بن يحيى الصيرفي قلت كاتبة إسماعيل الشيباني الذي عده الشيخ
ابن حجر في مرتبة الطبقة الثامنة وضعفه وعده من شيوخ الترمذي. والله
سبحانه أعلم قال السيوطي وأيوب بن هاني الجعفي قلت هو كوفي. قال
العسقلاني صدوق فيه لين من السادسة وعده من شيوخ الترمذي. قال

السَّيُّوْطِيُّ وَابْنُ جَرْدُودٍ وَابْنُ يَزِيدَ النَّيْشَابُورِيُّ. قَالَ الدَّهْلِيُّ قِيلَ كُنْيَةُ
أَبِي الْقَحْطَانِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُ ثَلَاثٍ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ. وَجَعَزَ بَنُ
مَعْنٍ. قُلْتُ وَهُوَ أَخُو مَعْنٍ قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَدَّوْقٍ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ
سَنَةَ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ وَمَوْلَاكَ عِشْرُونَ وَقِيلَ ثَلَاثُونَ بَعْدَ الْيَاثَةِ.
قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَجَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، قُلْتُ هُوَ الْعَزِيزِيُّ بَعْلُ الْعَيْنِ وَالتَّوْنِيُّ ثُمَّ الزَّائِرُ
أَبُو عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ، قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ضَعِيفٌ وَلَهُ نَفْسٌ وَفُضِّلَ مِنَ الثَّامِنَةِ
مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَارْبَعِينَ وَسِتِّينَ بَعْدَ الْيَاثَةِ وَلَهُ سَبْعُونَ سَنَةً وَعَدَّاهُ مِنْ
شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ الدَّهْلِيُّ قَالَ جَرْمِينُ عَبْدُ الْجَبَّارِ مَاتَ فِيهَا بِالْكُوفَةِ
أَفْضَلَ مِنْ جَبَّانٍ. وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ جَبَّانُ مَدَّوْقٍ مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَسَبْعِينَ.
قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ قُلْتُ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ فُرَاتٍ الْقَدَّانُ قُلْتُ هُوَ التَّمِيمِيُّ
الْكُوفِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَدَّوْقٌ يَتْلُو، وَعَدَّاهُ مِنْ شَيْخِ مُسْلِمٍ وَالتَّوْمِذِيِّ
قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْعُوفِيُّ كَانَ مِنْ رِوَسَاءِ الشَّيْعَةِ قَالَ
ابْنُ عَدِيٍّ لَا يُشَبِّهُ حَدِيثَهُ حَدِيثُ الثَّقَاتِ، وَخَفَضَ بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ قُلْتُ
هُوَ الْفَقِيهُ النَّيْشَابُورِيُّ قَاضِيهَا قَالَ الشَّيْخُ أَبُو جَرْمِينٍ مَدَّوْقٌ عَابِدٌ دُرِّيٌّ بِالرَّجَاءِ
مِنَ التَّاسِعَةِ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً، وَعَدَّاهُ مِنْ شَيْخِ ابْنِ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ الدَّهْلِيُّ تَفَقَّهَ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَعَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ
وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَجَمَاعَةٌ. قَالَ النَّسَائِيُّ مَدَّوْقٌ قِيلَ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ
يُزَوِّدُهُ لِدِينِهِ وَتَعَبُّدَهُ. قَالَ الْحَكَمُ خَفَضَ أَفَقَهُ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ وَلِي الْقَضَاءِ
ثُمَّ نَدِمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْعِبَادَةِ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً. قَالَ السَّلَامِيُّ
وَفِيهِ نَظَرٌ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَحَكَّامُ بْنُ سَلَمَةَ الرَّازِيُّ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيُّ
يُونَنِي. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ تَفَقَّهَ لَهُ عَدَاوِيُّ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ وَمِائَةً وَعَدَّاهُ
مِنْ شَيْخِ الْأَزْبَعَةِ. وَقَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَأَبُو مُطِيعٍ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْخِيُّ
قُلْتُ هُوَ مِنْ أَكْبَرِ تَلَامِيذِهِ، رَوَى عَنْهُ الْفَقَهُ الْأَكْبَرُ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ
بَعْدَ الْيَاثَةِ. كَذَا فِي بَعْضِ التَّوَارِيخِ. قَالَ الدَّهْلِيُّ أَبُو مُطِيعٍ الْبَلْخِيُّ صَاحِبُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَوَى عَنْ ابْنِ مَعْنٍ وَهَشَامٍ وَعَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَخَلَادُ الصَّغَارِ وَجَمَاعَةٌ

تَفَقَّهَ بِهِ أَهْلُ ثَلَاثِ الدِّيَارِ وَكَانَ بَصِيرًا بِالْوَأْيِ، عَلَامَةٌ كَبِيرُ الشَّانِ وَلَكِنَّهُ
وَأَهْلُ فِي مَسِيرِ الْأَثَرِ. انْتَهَى ذِكْرُ مَا يَدُلُّ عَلَى كَمَالِ دَهْدِهِ وَاسْتِقَامَتِهِ بِحَيْثُ لَا يَخَافُ
فِي اللَّهِ نَوْمَةً لَا يُعْرِقُ قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قُلْتُ
تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ. وَحَمَّادُ بْنُ حَبِيبٍ الزَّيَّاتُ قُلْتُ هُوَ الْقَارِي الْمَعْرُوفُ أَحَدُ الْقُرَّاءِ
السَّبْعَةِ الْمُتَوَاتِرِ قُرَاءَةً تَهْمُا لِمَجْمَعٍ عَلَى جِلَالَتِهِ وَإِمَامَتِهِ وَهُوَ فِي الْقُرْآنِ تَلْمِيذُ
عَاصِمِ أَتَادِ الْكِسَائِيِّ وَشَيْخِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ. قِيلَ كَانَ يَخْتُمُ فِي كُلِّ شَهْرٍ خَمْسًا
وَعِشْرِينَ خَتْمَةً. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ أَوْ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ
بَعْدَ الْيَاثَةِ. وَكَانَ مَوْلِدُهُ سَنَةَ ثَمَانِينَ. قَالَ الدَّهْلِيُّ وَلِدَهُ هُوَ وَأَبُو حَنِيفَةَ
فِي سَنَةِ. قَالَ ابْنُ فَضِيلٍ مَا أَحْسَبُ أَنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ إِلَّا بِخَيْرَةٍ. وَقَدْ وَثَّقَهُ
ابْنُ مَعِينٍ. وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ السَّاجِيُّ مَدَّوْقٌ لَيْسَ مُشَقًّا وَقَدْ
تَقَدَّمَ أَنَّ عَاصِمًا الْقَارِيَّ أَيْضًا كَانَ مِنْ أَسْتَفَادٍ مِنَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ. وَ
خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ السَّرْحَسِيُّ، قُلْتُ كُنْيَتُهُ أَبُو الْحُجَّاجِ، عَدَّاهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ
شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ وَالتَّوْمِذِيِّ. وَضَعَفَهُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ
بَعْدَ الْيَاثَتَيْنِ. قَالَ الدَّهْلِيُّ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ الْفَقِيهُ، وَهَذَا أَحْمَدُ. قَالَ
ابْنُ عَدِيٍّ هُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَكَانَ لَهُ جِلَالَةٌ بِخَرَّاسَانَ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ
وَدَاوُدُ بْنُ نَصِيرٍ الطَّائِي، قُلْتُ هُوَ دَاوُدُ بْنُ نَصِيرٍ بَصِيرٌ النَّوْنِيُّ أَبُو سُلَيْمَانَ الطَّائِي
الْكُوفِيُّ. قَالَ بَعْضُهُمْ فِي ذِكْرِ نَفِيهِ الْفُقَهَاءِ، عَالِمٌ فَائِقٌ فِي الزُّهْدِ وَالنُّفُوسِ وَلَمْ
يَكُنْ فِي وَقْتِهِ مِثْلَهُ، وَهُوَ تَلْمِيذُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُعْتَقِدُ حَبِيبٍ الْعَجَمِيِّ، أَشَدُّ
مَعْرُوفٍ الْكُوفِيِّ، اخْتَارَ الْخُلُوعَ وَالْعَزْلَةَ وَتَرَكَ الرِّعَاسَةَ، وَكَانَ يَكْسِرُ
الْخُبْزَ وَيَدُلُّكَ وَيَجْعَلُهُ فَيْتَانًا ثُمَّ يَبْكُهُ بِالنَّارِ وَيَشْرِبُهُ وَيَقُولُ بَيْنَ شَرْبِ
الْفَيْتَتَيْنِ وَأَكْلِ الْخُبْزِ قِرَاءَةَ خَمْسِينَ آيَةً. فَضَائِلُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى. كَانَ إِمَامًا
كَبِيرًا عَارِفًا شَهِيدًا، جَلِيلُ الْقَدْرِ عَظِيمُ الْحَلِّ فِي الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ. قَالَ
الْعَسْقَلَانِيُّ تَفَقَّهَ نَفِيهِ زَاهِدًا مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ سِتِّينَ وَقِيلَ خَمْسِينَ
وَمِائَةً وَعَدَّاهُ مِنْ مَشَافِخِ النَّسَائِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَزُفَرٌ
قُلْتُ قَدْ مَرَّ ذِكْرُهُ قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ بِصَمَةِ الْمُهْمَلَةِ وَسُكُونِ الْكَافِ

الْأَسَنَةُ دَعْدَهُ مِنْ شَيْخِ السَّنَةِ قَالَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قُلْتُ هُوَ
أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ جَرِثَمَةَ فَقِيهٌ رُبَّاهُمْ مِنَ
الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً ثَلَاثَ عَشْرَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَغَيْرُ ابْنِ مُحَمَّدٍ
عَلَى بْنِ خَلِيَّانٍ قُلْتُ هُوَ عَلَى بْنُ خَلِيَّانٍ بِمَجْمَعَةٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ مَوَحَّدَةٍ سَاكِنَةٍ
مِنْ هِلَالِ الْعَبْسِيِّ بِالْمَوْحَدَةِ قَاضِي بَغْدَادٍ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً اثْنَتَيْنِ وَ
تِسْعِينَ بَعْدَ مِائَةِ عَدَّةٍ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ السَّيُّوطِيُّ
عَلَى بْنُ عَاصِمٍ قُلْتُ هُوَ عَلَى بْنُ عَاصِمٍ التَّمِيمِيُّ مَوْلَاهُمَا لَوَاسِطِي مِنَ الثَّامِنَةِ
مَاتَ سَنَةً أَحَدًا وَمِائَتَيْنِ وَقَدْ جَاوَزَ تِسْعِينَ عَدَدًا مِنْ شَيْخِ ابْنِ دَاوُدَ الْقُرْمِذِيِّ
وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَعَلَى بْنُ سَمِيرٍ وَمَعْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّصْرِيُّ وَأَبُو قَطِينٍ
مَعْمُودُ بْنُ هُشَيْمٍ الْقَطِيعِيُّ قُلْتُ هُوَ مِنْ صِغَارِ طَبَقَتِهِ الثَّامِنَةِ مَاتَ عَلَى رَأْسِ الْبِلَدَيْنِ
فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قُلْتُ هُوَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى
الْتِمَانِيُّ بِهَمْزٍ مَكْسُورَةٍ وَتَوْنَيْنِ الْمُرُوزِيُّ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَقَّةٌ ثَبَتَ مِنْ
كِبَارِ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ فِي رُبْعِ الْأَوَّلِ وَعَدَدًا مِنْ شَيْخِ السَّنَةِ
قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ حَكِيمٍ قُلْتُ هُوَ الْقَاسِمُ الْعُرَنِيُّ بِهَمْزٍ مَكْمَلَةٍ وَ
نَحْوِ الدَّاءِ بَعْدَ هَا تَوْنٍ أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ قَاضِي هَمْدَانَ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ
فِيهِ لَيْثٌ وَعَدَدُهُ مِنْ شَيْخِ السَّنَةِ مَاتَ سَنَةً ثَمَانٍ وَمِائَتَيْنِ قَالَ السَّيُّوطِيُّ
الْقَاسِمُ بْنُ مَعِينٍ قُلْتُ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ مَعِينٍ هَفِيجَ الْبَيْمَرِ وَسُكُونُ الْهَمْزِ ابْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْكُوفِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي قَالَ الْحَافِظُ بْنُ
جَرِثَمَةَ فَاضِلٌ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةً خَمْسَ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً مِنْ شَيْخِ
ابْنِ دَاوُدَ النَّسَائِيِّ قَالَ الْعَلَّامَةُ السَّيُّوطِيُّ وَتَمِيمُ بْنُ رِبْعٍ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْكُوفِيُّ مَاتَ سَنَةً بَضْعَ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ تَغْيَرُ لَمَّا كَبُرَ
وَأَدْخَلَ عَلَيْهِ أَيْتُهُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ فَحَدَّثَ بِهِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ قَالَ
السَّيُّوطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْعَبْدِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ
قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَقَّةٌ حَافِظٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً ثَلَاثَ وَمِائَتَيْنِ وَعَدَدًا مِنْ
شَيْخِ السَّنَةِ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْسَنِ الشَّيْبَانِيِّ قُلْتُ تَقْدَامُ ذِكْرُهُ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذَّهَبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قُلْتُ لَعَلَّهُ
أَبُو مُسْلِمَةَ الْبَصْرِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مِنْ شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ السَّيُّوطِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ ابْنِ عَطِيَّةٍ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ الْكُوفِيُّ نَزِيلُ بَجَارٍ مِنَ الثَّامِنَةِ
وَمِنْ شَيْخِ ابْنِ دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قُلْتُ
هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ صَدُوقٌ مِنَ السَّابِعَةِ
قَالَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقٍ الْكُوفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ وَ
أَبُو يَزِيدَ وَأَبُو إِسْحَاقٍ أَمْلُهُ شَامِي قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَقَّةٌ ثَبَتَ عَابِدًا مِنْ كِبَارِ
الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً تِسْعِينَ أَوْ قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا وَمِائَةً قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَمُرْدَانُ
بْنُ سَالِمٍ قُلْتُ لَعَلَّهُ مُرْدَانُ بْنُ سَالِمٍ الْغَفَارِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَضَرِيِّ مِنْ كِبَارِ
الثَّامِنَةِ وَمِنْ شَيْخِ ابْنِ دَاوُدَ وَقَالَ السَّيُّوطِيُّ وَمَصْعَبُ بْنُ مُقْدَمٍ وَالْمَعَانِي
بْنُ عِمْرَانَ الْمُوصِلِيُّ وَمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ هُوَ أَبُو السَّكَنِ التَّمِيمِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَ
الْحَافِظُ ابْنُ جَرِثَمَةَ ثَبَتَ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ تِسْعُونَ
سَنَةً قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَأَبُو سَهْلٍ نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ الْبَلْخِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْفَضْلِ
وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَسْكَرِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو غَالِبٍ
الْكُوفِيُّ نَزِيلُ إِصْبَهَانَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَالتَّظَرُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْمُرُوزِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ
رُبَّاهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شَيْخِ النَّسَائِيِّ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَالتُّغَانُ
بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ قُلْتُ هُوَ أَبُو السُّنْدَرِ الْإِصْبَهَانِيُّ التَّمِيمِيُّ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ جَرِثَمَةَ
ثَقَّةٌ عَابِدٌ فَقِيهٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَعَدَدُهُ مِنْ شَيْخِ ابْنِ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ
السَّيُّوطِيُّ وَنُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ الْقَاضِي قُلْتُ هُوَ نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ التَّمِيمِيُّ مَوْلَاهُمَا أَبُو
مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ قَالَ السَّيُّوطِيُّ وَنُوحُ
بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قُلْتُ هُوَ أَبُو يَعْصَمَةَ الْمُرُوزِيُّ الْقُرَشِيُّ وَيَعْرِفُ بِالْجَامِعِ لِجَمْعِهِ
الْعُلُومَ لَكِنْ مَعَفَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةً ثَلَاثَ وَتِسْعِينَ
وَمِائَةً قَالَ السَّيُّوطِيُّ هُرَيْمُ بْنُ سَفِينٍ وَخُزْدَةُ بْنُ خَلِيفَةَ قُلْتُ هُوَ أَبُو الْأَشْهَبِ
الثَّقَفِيُّ الْبَكْرِيُّ الْبَصْرِيُّ الْأَسَمُ نَزِيلُ بَغْدَادٍ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ جَرِثَمَةَ صَدُوقٌ مِنَ

قال ابن السديني انما العلم اليه في زمانه وكان بعد الثوري اثبت منه و
ذكر في الجذري في طبقات القراء من رواة حنيفة ومنهم ابو يحيى الحناني وهو عبد
الحسين بن عبد الرحمن ابو يحيى الكوفي ثقة شفيق من الطبقة التاسعة ومات
سنة اثنين ومائتين وعنده العسقلاني من شيوخ البخاري ومسلم داود
والترمذي وابن ماجه ومنهم ابو داود الطيالسي على ما رواه الامام ابو معشر
باسناده عن ابي داود الطيالسي عن ابي حنيفة قال ولدت سنة ثمانين فقدم
عبد الله بن ابي نيس الكوفي سنة اربع وتسعين سمعته وانا ابن عشرة سنة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبك الشيء يعني ويصير ابو داود وهذا
هو سليمان بن داود بن جادود الطيالسي البصري قال الحافظ بن جعفر ثقة حافظ
من التاسعة مات سنة اربع ومائتين وهو من شيوخ البخاري ومسلم وغيرهما
ومن جملته رواه ايضا امام الحج والتعديل الحافظ الناقدا عظيم القدر
كثير المنزلة امام الائمة الاعلام يحيى بن معين على ما روى ابو معشر باسناده
عن يحيى بن معين عن ابي حنيفة انه سمع عائشة بنت جعفر قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اكثر جسد الله في الارض الجراد الا حله ولا احرمة
قال الحافظ ابن حجر يحيى بن معين الغطفي مؤلفا ابو ذكريت البغدادي ثقة
حافظ امام الحج والتعديل من العاشرة قلت مات بالمدينة وعاش على الاعواد
عاش عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كتبت بيدي هذه ستمائة
الف حديث قال الامام الشافعي روى عنه كما في الائمة منهم المسلمون و
البحاري واوداد ومن تابعي الامام ابي حنيفة ومقتضى اشارة الامام يحيى
بن سعيد القطان وسيدنا على ما رواه الخطيب عن يحيى بن معين قال سمعت
يحيى بن سعيد القطان يقول ما سمعنا احسن من راي ابي حنيفة وقد اخذنا
اكثر اقواله قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يد هب في الفتوى الى
قول الكوفيين ويختار قول ابي حنيفة من اقوالهم ويتبع رايه من بين اصحابه
قال الامام ابن الاثير في جامع الاموال روى عن يحيى بن سعيد القطان عبد
الرحمن بن مهدي وعفان بن مسلم وعلي بن السديني ومسلم داود واحمد بن

حنبل ويحيى بن معين وحمدا بن المثنى وغيرهم قد لم بعد اد وحدث بها
وهو امام كبير ثقة حافظ عالم عارف بالحدوث مشهور مكثر ولدا سنة عشرين
ومائة ومات في صفر سنة ثمان وتسعين ومائة قال احمد بن حنبل لم
يرعني مثل يحيى بن سعيد وقال ابن ابي شيبة بن محمد التميمي ما رويت عالما
بالرجال من يحيى بن سعيد القطان قال العلامة ابن حجر سئل ابن معين
هل روى صفوان عنه قال نعم وحكي عن ابي يوسف سفيان الثوري اشد
متابعة مني لابي حنيفة قلت فلهو من هذا ان سفيان الثوري من اصحاب
ابي حنيفة ومن اخذ العلم منه قال ابن حجر العلامة قال الثوري لما
قيل جئت من عند ابي حنيفة لعلنا جئت من عند ائمة اهل الارض وقال
ايضا ان الذي يخالفه يحتاج الى ان يكون اعلى منه قد رواه ابو قريظا ويؤيد
ما يؤيد ذلك ولما كان ليقدمه ويشي خلفه ولا يجيب اذا سئل حتى يكون
ابو حنيفة هو الجيب انتهى فهاكها بعض البرخين لا يعيبه لعل من وضع
الحسين بن له قال في جامع الأصول في ذكر سفيان هو ابو عبد الله سفيان بن
سعيد بن مسروق الثوري الكوفي امام المسلمين وحجة الله على خلقه اجمعين
في رتبة من العلم والاجتهاد والحدوث والزهيد والودع والفقه واليه
المنتهى في علم الحديث وغيره من العلوم وهو احد الائمة المعجدين و
احد اقطاب الاسلام واذا كان الدين ولدا في ايام سليمان بن عبد الملك سنة
سبع وتسعين ومات بالبصرة سنة احدى وستين ومائة في خلافة المهدي
روى عنه معمر والاذاعي وابن جريج وشعبة وابن عيينة ونسئل بن عمار
ويحيى القطان ووكيع وابن المبارك وغيرهم وسمع ابا اسحق وعمر بن مرة
ومنصور وغيرهم وقد مر غير مرة ان الامام مالك بن انس من تلامذة
الامام ابي حنيفة رضي الله عنه قال الامام ابن الاثير وهو ابو عبد الله مالك
بن انس بن مالك بن ابي عامر بن بني حمير بن سباء الاكبر ثم من بني ثعلبة
بن قحطان وفي نسبه خلافا غير هذا ولدا سنة خمس وتسعين ومات بالمدينة
سنة تسع وسبعين ومائة وله اربع وثلاثون سنة قال ابو ابيدات مات

وَلَمْ تَسْعُونَ سَنَةً وَلَكَ وَلَدًا اسْمُهُ يَحْيَى وَلَا يَعْلَمُ لَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ إِمَامُ الْبَحَارِ
بِكَلِّ النَّاسِ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَكَفَاهُ فُخْرًا أَنَّ الشَّافِعِيَّ مِنْ أَصْحَابِهِ أَخَذَ الْعِلْمَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَتَأَنَّى مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدَرِ وَهَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَسَعِيدَ الْمُقْبِرِيِّ وَخَلَقَ
كَثِيرٌ مِوَاهِمَهُ أَخَذَ الْعِلْمَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيرٌ لَا يَحْصُونَ كَثْرَتَهُ وَهُمْ أئِمَّةُ
الْبَلَادِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ وَأَبُو هِشَامِ بْنِ الْغُبَيْرِ وَ
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عِثْبَةَ وَهَلْؤُلاءِ نَظَرُوا فِي أَصْحَابِهِ وَمَعِينِ بْنِ
عِثْبَةَ وَيَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ وَأَصْبَغُ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ لَا يَحْصَى عَدَدُهُ وَهَؤُلَاءِ مَشَاطِعُ الْبَحَارِ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو
دَاوُدَ وَالتَّيْمُودِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أئِمَّةِ الْحَدِيثِ
قَالَ مَالِكٌ قَدْ كُتِبَتْ عَنْهُ الْعِلْمُ مَمَاتٌ حَتَّى يَحْيِيَنِي وَيُسْتَفْتِيَنِي - وَكَانَ
مَالِكٌ بَالِغًا فِي تَعْظِيمِ الْحِلْمِ وَالِدَيْنِ حَتَّى كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ قَامَ وَمَنْ
جَلَسَ عَلَى صُلْبٍ فَرَأَى شَيْئًا وَسَرَّحَ لِحَيْتَيْهِ وَاسْتَعْمَلَ الطِّيبَ وَتَمَكَّنَ مِنَ الْمَجْلُوسِ
عَلَى قَارٍ وَهَيْبَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَحِبُّ أَنْ أُعْظِمَ حَدِيثَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ يَحْيَى بْنُ قَطَّانٍ مَا فِي الْقَوْمِ أَصَحُّ حَدِيثًا
مِنْ مَالِكٍ - وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا ذُكِرَ الْعُلَمَاءُ فَمَالِكُ التَّجَمُّرِ - وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَوَيْتُ
عَلَى بَابِ مَالِكٍ كُرَاعًا مِنْ أُرَاسِ خُرَّاسَانَ وَبِغَالٍ مِصْرَ مَا وَدَّيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ فَقُلْتُ
لَهُ مَا أَحْسَنَهُ - فَقَالَ هُوَ هَدْيِيَّةٌ مَتَى إِلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ دَعِ لِنَفْسِكَ
مِنْهَا دَابَّةً تَذْكِبُهَا - فَقَالَ - أَنَا سَتَمَحِي مِنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ أَطَأَ تَرْتِيَةَ فِيهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَافِرَةِ دَابَّةٍ - وَكَمْ مِثْلُ هَذِهِ السَّائِبِ لِهَذَا الْقَوْدِ
الْأَشَقِّهِ الْبَحْرُ الدَّاجِرُ - قَالَ الْحَافِظُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْإِمَامِ الْبَحَارِيِّ أَصَحُّ الْأَسَانِيدِ
مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنَ السَّائِبَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَكَانَ مَوْلِدُهُ
سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ - وَذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْحَبْرِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقَدَرَاءِ قَالَ رَوَى
عَنْ تَائِفٍ وَرَوَى عَنْهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْحَلَوَاتِيُّ - وَمِنْ جُلَّةِ أَصْحَابِ
الْإِمَامِ الشَّيْخِ الرَّاهِدِ الْفَقِيهِيِّ ابْنُ أَبِي الْعَامِرِيِّ أَبُو سَعِيدٍ الْبَلْخِيُّ الْخَنْفِيُّ قَالَ

الذَّهَبِيُّ خَلَفَ بَنَ آيُوبَ أَبُو سَعِيدٍ الْبَلْعِيُّ أَحَدَ نَفَقَاءِ الْإِسْلَامِ بَلَغَ - وَهُوَ عَمَّنْ
عُوفٍ وَمَعْمَرٍ وَجَمَاعَةٍ عَنْهُ أَحْمَدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَخَلَفَ. قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ -
وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ ضَعِيفٌ قُلْتُ وَكَانَ ذَا عِلْمٍ وَغَمَلٍ وَتَأَلَّى - مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَ
مِائَتَيْنِ عَلَى الصَّحِيحِ وَرَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ. انْتَهَى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ رَأَى أَبَا
حَنِيفَةَ وَتَلَمَّذَ عَلَى أَبِي يُوسُفَ وَقَالَ هُوَ إِمَامٌ فَنَقِيهِ فَنَاقِي فِي السُّلَادِ فِي الدِّيَانَةِ
وَالصَّلَاحِ وَالتَّقْوَى وَصَحِبَ الثَّوْرِيَّ أَيْضًا وَمَعَهُ وَفِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيبِ مِنْ شَيْخِ التِّرْمِذِيِّ
وَقَالَ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَفِي كُنُزِ الْحِفْظِ أَنَّ خَلَفَ
بَنَ آيُوبَ كَانَ مِنْ كِبَرَاءِ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ بِالْعِلْمِ بَلَغَ مِنَ الزُّهْدِ - وَأَوْرَعَ مَبْلَغًا
قَصَرَ عَنْهُ أَحْزَابُهُ وَأَمْثَالُهُ. وَكَانَ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قِيلَ قَامَ إِبْرَاهِيمُ
بَنُ يُوسُفَ يَوْمَ مَاتَ ابْنُ الْحَجَّاسِ وَدَخَلَ مَسْكَنَهُ فَانْتَصَبَتْ امْرَأَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
لَهَا تَكَلِّبِي بِهَا جَنَّتِكَ. فَقَالَتْ أَلَسْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّ النَّظْرَيْنِ وَجْهَ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ -
فَبَكَى إِبْرَاهِيمُ حَتَّى صَفَّتِ الْعَبْرُ. فَقَالَ غَلَطْتَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَصْبَحُوا فِي أَطْبَاقِ
الْمُسْرَى مِنْذُ كَذَا. وَإِنْ أَرَدْتَ فَبُهِدَ ابْنُ قَبْرِ خَلَفَ بَنَ آيُوبَ وَشَقِيقُ بَنَ إِبْرَاهِيمَ
ثُمَّ دَكَرَ مِنْ كَرَامَاتِ خَلَفَ مَا يَطُولُ ذِكْرُهُ. وَمِنْ جُمْلَةِ رُؤَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا مَرَّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بَنُ دُوْهِمٍ الْأَزْدِيُّ الْجُعْفِيُّ
أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ مَثْبُتٌ نَفِيهِ قِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَدِيقًا وَلَعَلَّهُ طَرَعَ عَلَيْهِ
لِأَنَّهُ صَحَّ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ. مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَ
لَهُ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً وَمَعَهُ مِنْ مَشَافِخِ السِّتَةِ - وَفِي جَامِعِ الْأَصُولِ حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ أَحَدُ الْأَعْلَامِ الْأَسْبَاطِ رَوَى عَنْهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَبُخَيْرِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بَنُ مَهْدِيٍّ
مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَمِنْ رُؤَاةِ إِسْمَاعِيلَ بَنِ عِيَّاشٍ عَلَى مَا رَوَاهُ
أَبُو مَعْشَرٍ بِإِسْنَادِهِ. وَهُوَ مِنْ شَيْخِ أَبِي دَاوُدَ وَالتَّسَائِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ وَابْنِ مَاجَةَ
وَحُكِّي الْإِمَامُ عَبْدُ الْعَظِيمِ السُّنْدِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ ثِقَةٌ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ
حُجْرٍ مِنَ الثَّامِنَةِ، مَاتَ سَنَةَ أَحَدٍ أَوْ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ بَعْدَ مِائَةٍ وَلَهُ تِسْعٌ
وَتِسْعُونَ سَنَةً. وَمِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ الْكَبِيرِ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الشَّعِيرُ فِي الْمَنَاقِبِ الْعَلِيَّةِ
وَالْمَقَامِ الْحَلِيلَةِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدَهْمَ مَنِ اتَّهَمَهُ عَنْهُ. حُكِّي أَنَّهُ كَانَ يَحْضُرُ جُلُوسَ

قل

61

میرزا محمد

ایران

100

2916

الحمد لله

أَبِي حَنِيفَةَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ بِظُلْمِ الْحَقَارَةِ فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يُعْظِمُهُ وَيَقُولُ
يَا سَيِّدَنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَدَاةُ الشَّيْخِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَةِ الْأُولَى
مِنْ مَشَائِخِ الصُّوفِيَّةِ وَفَضَائِلِهِ وَمَنَاقِبِهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى. مَاتَ فِي سَنَةِ إِثْنَيْنِ
وَسِتِّينَ بَعْدَ الْبَائَةِ بِالشَّامِ. وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْجَلِيلُ وَالْإِمَامُ النَّبِيلُ أَبُو عَلِيٍّ
فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ الْخُرَّاسَانِيُّ وَلَهُ مَقَامَاتٌ وَكَوَامَاتٌ سَنِيَّةٌ مَشْرُوحَةٌ فِي
الْكِتَابِ. وَبَدَأَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُولَى مِنْ أَكْبَارِ الصُّوفِيَّةِ
بِذِكْرِهِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شُبَّانٍ سَمِعْتُ سَمِعْتُ الْفَضِيلَ يَقُولُ وَلِدْتُ بِأَبِي
وَرْدٍ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ يُخَادِعُ الْأَصْلَ مَاتَ فِي الْحَرَمِ سَنَةَ سَبْعٍ
وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَتَبَيَّنَ قَبْلَهَا. وَمِنْهُمْ قُطُبُ الْأَوْلِيَاءِ وَقُدَّةُ الْأَقْيَامِ
الْمَحْبُوبُ الْقَمَدَانِيُّ أَبُو بَزِيدٍ الْبُسْطَامِيُّ عَلَى مَا ذَكَرْتُ تَارِيخُ مُشَاهَدَةِ الْأَصْفِيَاءِ
لِإِخْوَانِ الْعِلْمِ وَالصَّفَاءِ حِكَايَةً عَنْ بَعْضِهِمْ مَاتَ بِأَبِ بَزِيدٍ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَ
مِائَتَيْنِ. وَسَمِعْتُ حُسَيْنَ بْنَ يَحْيَى أَنَّهُ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَاللَّهُ
أَعْلَمُ. وَمِنْهُمْ شَقِيقُ الْبَلُخِيِّ وَمِنْهُمْ شَقِيقُ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ مِنْ
أَهْلِ بَلْخٍ حَسَنُ الْجُرُيِّ عَلَى سَبِيلِ التَّوَكُّلِ وَحَسَنُ الْكَلَامِ فِيهِ وَهُوَ مِنْ مَشَاهِيرِ
خُرَّاسَانَ وَأَهْلِهِ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِعُلُومِ الْأَحْوَالِ بِكُوْدُخْرَسَانَ. كَانَ أَسْتَاذَ حَاتِمِ
الْأَصَمِّ صَاحِبِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَمَ وَأَخَذَ عَنْهُ الطَّرِيقَةَ. إِسْتَهْلَى. قُلْتُ هُوَ
تَلْمِيزٌ ذَرَفَ قَدْ صَحِبَ أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَيْهَا. وَمِنْهُمْ تَلْمِيزُ الْإِمَامِ
الْأَعْظَمِ بِأَوَاسِطَةِ الْإِمَامِ الْهَمَامِ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْإِنْسَانِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ
الْحَكِيمُ التُّومَنِيُّ صَاحِبُ نَوَادِرِ الْأَمْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَلِيَّةِ وَكَوَامَاتِ الْجَلِيلَةِ
مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الشَّيْخُ السُّلَمِيُّ لَقِيَ أَبَا تَرَابٍ الْخُشَيْمِيَّ
وَصَحِبَ يَحْيَى بْنَ حَبَلَاءَ وَاحِمًا حَضَرَ دَيْدٍ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ مَشَائِخِ خُرَّاسَانَ وَصَاحِبِ
التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ وَكُتِبَ الْحَدِيثُ الْكَثِيرُ. قُلْتُ هُوَ يَزِيدِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ الْحَسَنِ. وَمِنْهُمْ بِأَوَاسِطَةِ فِيمَا أَظُنُّ أَبُو حَزْرَةَ الْبَعْدَادِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ
السُّلَمِيُّ صَحِبَ الشَّرِيفُ السَّقَطِيُّ وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ أَبِي تَرَابٍ الْخُشَيْمِيِّ فِي أَسْفَارِهِ وَ
هُوَ مِنْ أَوْلَادِ عَيْسَى بْنِ أَبَانَ وَصَحِبَ أَيْضًا بِشْرًا. تُوُفِّيَ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَمَانِينَ بَعْدَ

الْيَا مَعْشَرُ النَّاسِ إِنِّي مُخْرِجُكُمْ مِنْهَا فِي سَحَابٍ مُّطَهَّرٍ
فِي غَمَامٍ مُّضِيِّ ۚ ثُمَّ نُفِثَ بِهِمْ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ فَهُوَ الْمُنْتَقَىٰ ۖ

تَمِيمٌ فِي ذِكْرِ جَمْعٍ مِنْ أَيْمَةِ مَذَاهِبِهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ وَالْعُلَمَاءِ
الْمُعْتَمَدِينَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الْحَدَّثُ الْقَارِي أَبُو يَحْيَى مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ
الْقَاضِي الْبُخَارِيُّ نَزِيلٌ بَعْدَ إِدْوَعَدَّةِ الْحَافِظَيْنِ جَمْرٍ مِنْ شَيْخِ الْبُخَارِيِّ وَ
مُسْلِمٍ وَالتَّوَمَدِي وَآبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ ثِقَّةٌ سَتِي نَفِيهِ
طَلِبَ الْقَضَاءَ فَا مَتَّعَ مِنَ الْعَاشِرَةِ مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ وَ
ذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْحُزْرِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ وَقَالَ إِنَّ مُعَلَّى بْنَ مَنصُورٍ الْفَقِيهَ
الْحَنِفِيَّ ثِقَّةٌ مَشْهُورٌ رَوَى الْقَوَاعِدَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي يُوسُفَ وَحَدَّثَ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالثَّلَثِ رَوَى الْقَوَاعِدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ وَسَمِعَ مِنْهُ
عَلِيُّ بْنُ السَّيِّدِيِّ وَأَبُو يَكُوفٍ ابْنُ شَيْبَةَ وَقَالَ النُّعْمِيُّ ثِقَّةٌ بَدِيلٌ صَاحِبُ السَّنَةِ
طَلَبَهُ عَلَى الْقَضَاءِ وَغَيْرَهُ مَوَدَّةً قُلْتُ كُتِبَ الْحَدِيثُ بِرِوَايَةِ مُعَلَّى عَنْ أَبِي يُوسُفَ
مَشْكُونَةً وَمِنْهُمْ مَا بَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنصُورٍ أَبُو عَوَّانَةَ الرَّازِيُّ نَزِيلٌ
بَعْدَ إِدْوَعَدَّةِ الْعَسْقَلَانِيِّ فِي شَيْخُوخِ ابْنِ مَاجَةَ وَقَالَ صَدُوقٌ صَاحِبُ حَدِيثِ
مِنَ الْحَادِثِي عَشَرَ وَمِنْهُمْ بَشِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ تَلَمَّذَ الْإِمَامَ أَبِي يُوسُفَ
رَوَى عَنْهُ أَبُو يَعْقُبٍ وَحَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ الذَّهَبِيُّ ثِقَّةٌ بِأَبِي
يُوسُفَ كَانَ وَاسِعَ الْفِقْهِ مُتَعَبِّدًا وَرُدَّةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَا تَارَكَهُ كَانَ
يُزْمَعُ بِهَا بَعْدَ مَا قُلِعَ وَشَاحَ قَالَ صَالِحُ صَدُوقٌ وَكَانَتْهُ لَا يَعْزِلُ وَعَنِ الدَّادِ
قَطْبِي ثِقَّةٌ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ ابْنُ مَاجَةَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مَاتَ
سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ بَعْدَ الْمِائَةِ قَالَ ابْنُ جَمْرٍ هُوَ مِنَ الْفُقَهَاءِ الْحَنِفِيَّةِ وَمِنْهُمْ
الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ
ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ سَمَاعَةَ الرَّعَافِي الْكُوفِيُّ وَلِي الْقَضَاءِ بِبَغْدَادَ
وَرَوَى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَآبِي بَكْرٍ ابْنِ عِيَّاشٍ رَوَى عَنْهُ
الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ رِفَاعَةُ
يَكْسِرُ الرِّاءَ وَتُخَفِّفُ الْفَاءَ وَالْعَيْنُ الْمُهْلِيَّةُ وَسَمَاعَةُ يُفْقِدُ السِّينَ وَتُخَفِّفُ

انقضاء ببغداد ثم ببصرة مات سنة اثني عشر ومائتين قال العسقلاني
 من الطبقة التاسعة مات في خلافة المأمون قال الدهلي حدث عن عمرو
 بن دزد ومالك بن مغول وابن أبي ريثب وطائفة وعنه سهل بن عثمان وعبد
 المؤمن الرازي وجماعة وهو من كبار الفقهاء وقال محمد بن عبد الله
 الاصباهي ما ولي قضاء الرصافة من لدن عمرو الى اليوم اعلم من اسمعيل
 قيل ولا الحسن قال ولا الحسن البصري ومنهم الشيخ الفقيه عبد الكبير
 بن عبد الحميد البصري ابو بكر الخنفي قال العسقلاني ثقة من الطبقة
 التاسعة وهو من شيوخ البخاري ومسلم وابي داود والترمذي والنسائي وابن
 ماجة مات سنة اربع ومائتين ومنهم محمد بن خالد البصري الخنفي من
 شيوخ ابي داود والنسائي والترمذي وابن ماجة وذكره الحافظ ابن حجر
 العسقلاني ومنهم محمد بن ميسرة ابو سعيد الصائغ النبطي الخنفي قال
 ابن حجر من التاسعة وهو من شيوخ الترمذي ومنهم الشيخ ابي يوسف بن الجلاء
 ابو اسمعيل الخنفي قال الحافظ ابن حجر ثقة مشد لسن من الثامنة وهو من شيوخ
 ابي داود ومسلم والنسائي ومنهم يونس بن قاسم ابو عمير اليماني الخنفي قال
 في تقريب التهذيب ثقة من الثامنة وهو من شيوخ البخاري ومنهم الفقيه
 ابو حنيفة محمد بن مقاتل الرازي من اعيان الخنفة عده العسقلاني من
 الطبقة الحادي عشرة من المحدثين ومنهم الامام احمد بن الحسين شيخ
 الخنفة ببغداد وقال الامام اليافعي نا فوه داود الطاهري مائة فقطع مات
 سنة سبع عشرة وثلاث مائة ومنهم الفقيه الفالح محمد بن عبد الله
 بن دينار النيشابوري في تاريخ اليافعي عن الحاكم قال قال كان يقوم النهار
 ويقوم الليل ويصبر على الفقر ما دومت في مشايختنا اصحاب الراي اعبد الله
 مات سنة ثمان وثلاثين وثلاث مائة ومنهم عمدة اهل العقول بشو
 الميربي تلميذ الامام ابي يوسف مات سنة ثمان عشرة بعد المائتين و
 منهم العارف الكبير الولي الشهيد يحيى بن معاذ الرازي واهل النسب صلى
 الله عليه وسلم فقال اين اطلبك يا رسول الله فقال عند علم ابي حنيفة

قال السلي بن خنيس خرج محبي الى بلخ واقام بها مدة ثم خرج الى نيشابور ومات
 بها سنة ثمان وخمسين ومائتين قلت محاسنه اكثر من ان تحصى من اداد
 الاطلاع عليها فليرجع الى المطولات ومنهم قداوة اهل النقة الجاحظ
 البصري في الاصول الخنفي وفي الفروع فضايلة مذكورة في التواريخ ما يتحيز
 فيه الناظر من براعته في القنون الادبية وكونه الدرجة القوي في العلوم
 العربية مات سنة خمس وخمسين بعد المائتين ومنهم الفقيه ابو بكر يحيى
 بن نصر البجلي القومسي مات سنة ثمان وستين ومائتين ومنهم العلامة
 شيخ الخنفة بما وداة النهروان محمد بن عبد الله بن محمد البخاري قال الامام
 اليافعي كان محدثا وادبا في الفقه صنف التصانيف مات سنة اربعين و
 ثلاث مائة ومنهم الامام علي الاطلاق شيخ الخنفة بالعراق ابو الحسن
 عبد الله بن الحسين الكوفي قال الامام اليافعي خرج له اصحاب ائمة وكان
 اماما قانعا متعقفا ملاما قواما كني القادر مات سنة اربعين وثلاث
 مائة عن ثمانين سنة ومنهم قاضي الحرميين شيخ الخنفة في وقته ابو الحسن
 احمد بن محمد النيشابوري قال الامام اليافعي ثقة على الامام ابي الحسن
 الكوفي وبرع في الفقه مات سنة احدى وخمسين وثلاث مائة ومنهم الامام
 الفقيه والمحدث ابو داود قانع البديع ابو بكر محمد فضل البخاري الخنفي مات
 سنة خمس وعشرين وثلاث مائة ومنهم الامام العابد والفقيه الزاهد
 ابو بكر طرخان البخاري مات سنة ثلاث وثلاثين وثلاث مائة ومنهم
 الامام علم الهدى قداوة اهل العقول والمنقول ابو منصور الماتريدي
 المتكلم الفقيه الخنفي المفسر المعروف واهل ما وداة النهروان عندهم من
 الخنفة يطلقون اهل السنة على اتباعه ويكون مذهبه في الكلام قالوا
 كان ابو منصور شديدا لاتباع الامام ابي حنيفة مات سنة خمس
 وثلاثين وثلاث مائة قال الامام صمد الاسلام في عقائده كان ابو منصور
 الماتريدي السمرقندي من دواة اهل السنة صاحب كتاب مات حكي الشيخ
 الامام واليدعي عن جده الشيخ الامام الزاهد عند الكوفي ابن موسى كذا ما به

القداسة عن ابي اويس قال الداعي هو اجل اصحبه واصبطهم وقال غيره قرو
على اويس اربعاً وعشرين ختمه وثلاثاً وعشرين من مقطعات يروى ايضا
عن ذوالاثرم وابن الفتح النعماني وغيرهم وروى القزاعة عنه عن صناديد سماعا
احمد بن محمد البقطيني وابوبكر النقاش وابوبكر بن الانباري وعبد الله
بن النحاس وابوالفوح الشنوبدي وغيرهم من الاكابر ومنهم من حافظ الفقيه
نصرون قاسم بن نصر بن زبيا وابوليث الفراءني الحنفي هذا هو الصحيح في نسبه
كما ذكره الخطيب وقال انه نيسابوري الاصل سمع ابا ليث القزاري و ابا
هشام و ابا بكر بن ابي شيبه وغيرهم وروى عنه ابو الحسن المقرئ وعمرو بن
محمد بن سنان وابو حفص بن شاهين وغيرهم وكان ثقة مأموناً وكان قرائضاً
كبيراً المنزلة في العلم فقيهاً على مذهب ابي حنيفة وكان مقرباً حليلاً على
قداوة ابي عمرو و قد ادى على ابن غالب وعلى شجاع ابن نصير وعلى ابي عمرو وتوفي
ابو ليث يوم الخميس لسبع بقين عن ربيع الآخر سنة اربع عشرة وثلاث مائة
ومنها الإمام الرباعي الفقيه ابو جعفر الهندي في البلخي قال الإمام الياقوبي
يقال له ابو حنيفة الأصغر توفي بخارا وكان شيخ الديار في زمانه مات
سنة اثنين وستين وثلاث مائة فقلت هو اسلاف الفقيه ابي الليث السمري
في الفقه والحديث ويروى عن علي بن محمد اودان ابي القاسم احمد بن
صومنة ومحمد بن عقيل البلخي الكندي ومنهم الإمام احمد بن علي شيخ
الحنفية ببغداد وصاحب الإمام ابي الحسن الكرخي قال الإمام الياقوبي انتهت
اليه رياسته المذهب وكان مشهوراً بالزهد وله عدة مصنفات مات
سنة سبعين وثلاث مائة ومنهم الشيخ العلامة ابو سعيد عبد الرحمن
بن محمد بن خنكي الحنفي الحاكم بنيسابور مات سنة اربع وسبعين وثلاث
مائة ومنهم القاضى الاديب الماهر في الفتوى القاضي ابو القاسم علي بن
محمد التميمي الحنفي قال الإمام الياقوبي كان من اذكياء العالم مشهوراً بدينه
الاشعار عارفاً بالكلام والنحو وله ديوان الشعر ويقال انه حفظ ست مائة
بيت في يوم وليلة مات سنة اثنين واربعين وثلاث مائة روى عن محمد

بن عمرو ان الموردي في غيرهم ومنهم الحسن بن علي بن ابي القاسم الشنخي
المقدم الذي لقول فيه ابو عبد الله
اذا ذكر القضاء وانت فيهم
تخيرت الشباب على الشيوخ
وله كتاب فرج بعد الشدة ونشران الحاضرة وكتاب المستجاب ودوي ان الشعر
الكل ومن ديوان ربه وسمع بالبصرة من ابي العباس الاموي والصوتي وطبقهم
نزل بعد اذ حدث بها الى حين وفاته وله ولد كان فاضلاً يعجب الى العلما
المعري واخذ عنه كثير وكان يروي الشعر الكثير وهم اهل بيت كلهم اديبا
فدوا فضلاً وهكذا في تاريخ الياقوبي وتوفي سنة اربع وثمانين وثلاث
مائة ومنهم ابو الليث نصر بن محمد بن ابراهيم السمري تلميذ علي بن زيد بن
تلميذ الإمام ابي جعفر الهندي والي احد الائمة الاعلام صاحب التصانيف
الفقيه الكوفي روى عن ابي جعفر وهو عن احمد بن عيسى وهو عن نصر بن عبيد
هو عن ابي مطيع تلميذ الإمام ابي حنيفة وعن ابيه محمد بن ابراهيم وهو عن
ابي الحسن الفراء والفقيه السمري وهو عن ابي بكر الجوزجاني تلميذ الإمام
الرباعي محمد بن الحسن الشيباني وعن منصور بن جعفر ابي نصر الدبوسي الإمام
المعروف وهو عن احمد بن عيسى وهو عن عيسى بن احمد وهو عن علي بن
عاصم تلميذ الإمام ابي حنيفة وايضا يروي عن ابي القاسم عبد
الرحمن بن محمد عن فارس بن مودد عنه عن محمد بن فضل عن علي بن عاصم
المديني وايضا يروي عن محمد بن فضل و خليل بن احمد وغيرهم من
العلماء مات سنة خمسين او سبعين وثلاث مائة وروى عنه ابو القاسم
بن يونس السمري وغيره من الاغنيان ومنهم الفقيه الحنفي ابو
القاسم نصر ابادي مات سنة سبعين وثلاث مائة ومنهم الامام
السبيل ابو بكر احمد بن محمد اسماعيل صاحب الرواية والداراية
الفقيه الحنفي شيخ الإمام الزمخشري صاحب روضة العلماء وتوفي سنة
اربع وثمانين وثلاث مائة بخارا ومنهم ابو الكبير العارف الشهير
ابو القاسم السمري الفقيه العالم الحنفي وفي فضل الخطيب

وَكَانَ الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَكِيمُ شَرِيكَ الشَّيْخِ عَلَمِ الْهُدَى دُرَيْسِ أَهْلِ
السُّنَّةِ وَاجْتِمَاعَةِ ابْنِ مَنْصُورٍ الْمَازِينِيِّ وَاصْطَحَبَا إِلَى أَنْ تَوَفَّى الْمَوْتَ بَيْنَهُمَا
وَقَدْ تَأَوَّاهُ فِي وَصْفِ الشَّيْخِ أَبِي الْقَاسِمِ الْحَكِيمِ لَمْ يَكُنْ نَظَرُهُ مِنَ الْعُزْشِ إِلَى
التَّوَلَّى إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ مُعَامَلَتُهُ مَعَ الْخَلْقِ طَلِبًا لِحُطْرُظِهِمْ دُونَ
حُظْرِهِ. وَفِي الْأَنْسَابِ كَانَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَبَيْنَ يَضْرِبِ بِهِ الْمَثَلُ
وَقَدْ دَوَّنَتْ حِكْمَتُهُ وَانْتَشَرَ ذِكْرُهُ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَمَغْرِبِهَا. وَقَدْ تَوَفَّى
فِي الْمَحْرَمِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ بِسَمْتِ قُتَادٍ وَوَفَّى
بِمَقْبَرَةٍ جَاكِرٍ وَبَنِيَّةٍ وَدُرَّتْ قَبْرُهُ مَرَّةً وَفِي الثَّغْرِ خَتَمَ الْبَابَ بِذِكْرِهِ. وَمِنْهُمْ
الْإِمَامُ قُتَادَةُ أَيْمَةُ الْإِسْلَامِ أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهَ الْحَنْفِيَّ
الْقُدَاوِيَّ قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ انْتَهَتْ الْيُورِيَا سَنَةُ الْحَنْفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ كَانَ
حَسَنَ الْعِبَادَةِ فِي النَّظَرِ وَبِشَيْءٍ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ الْحُطَيْبُ أَبُو بَكْرٍ الْقُدَاوِيُّ
نِسْبَةً إِلَى عَمَلِ الْقُدَاوِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ
الْإِمَامُ صَاحِبُ أَوْلَايَةِ الْفَقِيهَةِ الْحَدِيثِ أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ
أُسْتَاذُ شَمْسِ الْأَيْمَةِ الْحَدَاثِيِّ تَوَفَّى سَنَةَ أَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ
الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَوَارِزْمِيُّ
الْفَقِيهَ الْإِمَامُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ، سَكَنَ بَعْدَ ذَلِكَ وَبِشَيْءٍ فِيهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ وَدَرَسَ الْفِقْهَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْوَارِثِيِّ وَنَهَتْ إِلَيْهِ
الرِّيَاسَةُ فِي مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ. حَدَّثَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ الْبُزْجَانِيُّ كَانَ عَالِمًا حَسَنَ
الْإِعْتِقَادِ جَبِيلَ الطُّوَيْقِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ
فَخْرُ السَّيِّدِينَ قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ الْقَاضِي الْإِمَامُ فَخْرُ السَّيِّدِينَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
الْأَسَافِيَّيْنِ الْمَوْزُونِيُّ الْفَقِيهَ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ لَهُ ذِكْرٌ فِي مَنْ كَانَ
عَلَى رَأْسِ الْمِلَّةِ الْخَامِسَةِ وَمِنْهُمْ الْقَاضِي أَبُو الْعَيْثِ التَّمِيمِيُّ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ
بُخَارِاسَانَ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَبَلِيُّ
أَحَدُ الْأَعْلَامِ فِي مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ
الْإِمَامُ الْهُدَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ التُّرَيْمِذِيُّ الْحَنْفِيُّ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ

وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ عَلَى مَا أَظُنُّ الْحَافِظُ أَبُو سَعِيدٍ السَّمَّانُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ
الْوَارِثِيُّ قَالَ امْتَلَأَتْ كُنْفَتِي مِنَ الْحَقَائِدِ الْكِبَارِ عَابِدًا زَاهِدًا سَمِعَ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلْفٍ
شَيْخٍ كِبَارٍ رُؤَسَاءِ الْقِرَاءَةِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ، بِصِيْرٍ إِسْدَاقِي أَبِي حَنِيفَةَ وَالثَّانِي
لِكُنْفَتِهِ مِنْ دُورِ السُّعْتَرِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَافِعِيِّ
وَمِنْهُمْ الْفَقِيهَ الْكَبِيرُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ يُونُسَ تَلْمِيزُ الْفَقِيهِ أَبِي اللَّيْثِ السَّمُرْقَانِيِّ
صَاحِبُ كِتَابِ الْبَهْجَةِ، فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِ عَشَرَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ
وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو زَيْدٍ الدَّجَوِيُّ صَاحِبُ الْأَسْرَارِ وَالتَّقْوِيمِ وَالْمَدَالِقِ
وغيرها مِنَ التَّصَانِيفِ الْجَلِيلَةِ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ بِسَورَاءَ الشَّهْرِ قَبِيلٌ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ
الْمُخَلَّاتَ مَاتَ بِخَارَ عَنْ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَوَفَّى بِقَرْبِ
الْإِمَامِ أَبِي بَكْرٍ طَرْخَانَ. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقَضَايَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الدَّامَغَانِيُّ تَفَقَّهَ بِخَارَسَانَ
ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْقُدَاوِيِّ سَمِعَ مِنَ الْقُدَاوِيِّ وَجَمَاعَةٍ. كَانَ يُظَاهِرُ فِي يَوْسُفَ فِي
الْمَجَاهِدَةِ. وَوَفَّى فِي الْقَبْرِ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ وَأَرْبَعِ
مِائَةٍ وَمِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَبُو نَصْرِ الْحَنْفِيُّ. وَكَانَ يُقَالُ لَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ. مَاتَ
سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ النَّاصِحِيُّ وَهُوَ عَصْرُ الْأَفْضَلِ
الْحَنْفِيَّةِ وَأَعْمَدُهُ بِالْمَذْهَبِ وَأَوْجَهُهُمْ فِي الْمَنَظُورَةِ مَعَ حَقِّهِ وَافِرٍ مِنَ الْأَدَبِ
وَالطَّبِ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِ وَثَمَانِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّطَّافِيُّ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ بَلَغَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعِ
مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهَ الْمَذْكُورُ الْإِمَامُ الْمُعْتَرِ أَبُو مَالِكٍ نَصْرُ بْنُ حَمْدَةَ الْحَنْفِيُّ
صَاحِبُ كِتَابِ الطَّلَافِ وَغَيْرِهِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ
الْإِمَامُ الْإِمَامُ الْأَيْمَةُ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ بِسَورَاءَ الشَّهْرِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَلْقُوبُ
بِشَمْسِ الْأَيْمَةِ الْحَدَاثِيِّ أُسْتَاذُ فَخْرِ الْإِسْلَامِ السَّرْحَسِيِّ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ تِسْعٍ وَ
أَرْبَعِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْمُتَقَدِّسُ قُتَادَةُ الْحَنْفِيَّةِ أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ الْوُزْنِيُّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْقَوِيُّ أَبُو
غَالِبٍ أَوْ سَطِيطُ الْمُعَوَّدَاتِ بِابْنِ الْحَالَةِ الْحَنْفِيُّ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ
وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ السَّمْعَانِيُّ الْحَنْفِيُّ صَاحِبُ الْمَصَنَّفَاتِ. مَاتَ سَنَةَ

جاء الله ليدالك حتى صار هذا اللقب علما عليه. وكانت إحدى رجليه ساقطة
 وكان يمشي في خشب وكان سبب سقوطها أنه أصابه في بعض أسفاده برؤس شديد
 وشغل كثير. انتهى. قلت ثم ماء المعتزلة انحلوا مذهب أبي حنيفة وتفقهوا
 على ذلك كما في شرح الواقفي. ومنهم الإمام قنوة الأتام الشيخ برهان
 الدين علي بن أبي بكر الحنفي الصديقي المؤيد في صاحب الكوامات والنقائات
 مصنف الهداية في الفقه التي لم تكن قبل عيين الزمان مثله. اشتغل أئمة
 الفقهاء والحدائق بشرحها وحلها وبعده لطائف أسرار تحت الإشراف
 محبوبة وقد أيقظها مستور. مات سنة ثمان مائة ثلاث وتسعين وخمس مائة
 عن مائة سنة. ومنهم أبو الفضل التوكتاني أحمد بن مسعود شيخ الحنفية
 بالعراق ومدرس مسند الإمام أبي حنيفة مات سنة ثمان مائة وست مائة
 كذا في تاريخ ألباني. قلت مسانيد الإمام أبي حنيفة التي رواها الثعالبي
 كثيرة وقد جمع منها بعض الأفاضل خمسة عشر مسندا وجعلها مسندا
 واحدا مع حذف الأسانيد وأما في بعضها مناقبه وذكر جمع من شيوخه
 فالمسند الأول نسخة أبي يوسف، والمسند الثاني نسخة محمد الثالث
 أيضا. وهو الأثر والمسند الرابع مسند الحسن بن زياد والمسند
 السادس للحارثي والمسند السابع لابن خسر والمسند الثامن لابن المظفر والمسند
 التاسع للشافعي والمسند العاشر لطحمة والمسند الحادي لابن القاضي الموشاني
 والمسند الثاني عشر لابن حلي والمسند الثالث عشر لابن أبي العوام والمسند
 الرابع عشر لابن عدي والمسند الخامس عشر لأبي نعيم الأصبهاني. ومنهم
 العلامة أبو الفتح ناصر بن أبي المكارم المطري الفقيه النحوي الأديب
 الحنفي الخوارزمي. قال الإمام ألباني كانت له معرفة تامة في النحو
 واللغة والشعر وأنواع الأدب، فوعد على جماعة وسمع الحديث من طائفة
 كان فاسافي الإعتزال داعيا إليه من مذهب الإمام أبي حنيفة رضي
 الله عنه في الفروع فصيحاً فاصلاً في الفقه له عدة تصانيف نافعة منها
 شرح النقائات للحريري وعلي وجادته مفيداً محصلاً للمقصود وله كتاب

المغرب تكلم في الألفاظ التي يستعملها الفقهاء من الغريب وهو الحنفية
 بمنزلة كتاب الأزهري للشافعي. وما قصر فيه فإنه أتى جامعاً للنقائات
 وله غير ذلك، وانتفع الناس به وبكتبه، ودخل بغداد حاجاً وجرى
 له هناك مباحث مع جماعة من الفقهاء ويقال إنه كان يخارزم خليفة
 الزمخشري والمطري نسبة إلى من يطرد الثياب ويؤتمها ما هو أحد
 أبايه. انتهى. مات سنة ثمان مائة وست مائة. ومنهم الإمام المحبوبي الفقيه
 جمال الدين، مات ببغداد سنة ثلاثين وست مائة. ومنهم الإمام الزاهد
 الفقيه العابد مولانا جمال الدين الكبيدي مات ببغداد سنة إحدى وثلاثين
 وست مائة. ومنهم الإمام بقية السلف جمال الدين أحمد الحصري. وفي
 فصل الخطاب، هو مدفون في مقبرة دمشق وكان أستاذ موك الشام. وكان
 افتتاحه إملاء كتاب المنايا عند مشهديات بريدة والحكم صاحب
 رسول الله، صلى الله عليه وسلم بعد اختتام كتاب شرح المبسوط للشيخ
 الإمام الأجل الزاهد شمس الأئمة أبي بكر محمد بن أبي سهل السرخسي في
 يوم الأحد لعشر من الشهر المبارك رجب سنة ثلاث وسبعين وست مائة
 المني الشيخ الإمام العالم الرباني تاج الأئمة حافظ الدين البخاري. ومنهم
 سلطان الشام الملك الكامل شرف الدين عيسى بن أيوب شارح الجامع الكبير لمحمد
 بن حسن صاحب كتاب المناقب للإمام أبي حنيفة، مات سنة أربع وثلاثين وست
 مائة. ومنهم الإمام كمال الدين محمود بن أحمد الحصري شيخ الحنفية بالشام
 مات سنة ست وثلاثين وست مائة. ومنهم الإمام الفقيه الزاهد شمس
 الدين محمد بن عبد الستار الكودري، مات ببغداد سنة اثنين وأربعين وست
 مائة عن ثمان وثلاثين سنة. ومنهم الفقيه أبو حامد محمد بن محمد بن
 محمد بن محمد العميد الحنفي السمرقندي، كان إماماً في فن الخلاف وهو أول
 من أفرد كتاب التصنيف ومن تقدمه كان يزوج، ومن تصانيفه أيضاً كتاب النقائس
 اختصره شمس الدين أحمد الشافعي وسماه غوالي النفايس، وكان كريمة الخلاف
 كثير التواضع طيب المعاشرة، مات سنة خمس عشرة وست مائة. ومنهم

أَلَفٌ تَارِيخًا فِي أَرْبَعٍ مُجَلَّدَاتٍ وَلَهُ كِتَابٌ تَكَلَّمَ فِيهِ عَلَى آيَاتِ الْمُفَصَّلِ مَاتَ سَنَةَ
 سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ إِمَامُ الْفَقِيهِ حَافِظُ الدِّينِ الْبُخَارِيُّ الصَّغِيرُ
 شَيْخُ الْخَفِيَّةِ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهِ الْإِمَامُ
 مُظَفَّرُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْمُعَوَّظِ بِابْنِ السَّعَاةِ شَيْخُ الْخَفِيَّةِ قَالَ الْإِمَامُ
 الْيَافِعِيُّ كَانَ يُضَرِّبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الدَّكَا وَالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ الْخَطِّ لَهُ مُصَنَّفَاتٌ فِي الْفِقْهِ
 وَأُصُولِهِ وَفِي الْأَدَبِ مُجَادَلَةٌ مُقَيَّدَةٌ وَكَانَ مَدِيرَ سَابِطِ الْفَتْهِ الْخَفِيَّةِ بِالْمُسْتَفْرِجَةِ
 فِي بَعْدِ أَدَمَاتٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ إِمَامُ الْعَلَامَةِ
 بُرْهَانُ الدِّينِ مُحَمَّدُ النَّسَفِيُّ الْمُسَيَّدُ الْخَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ
 وَمِنْهُمْ الْمَلِكُ النَّاصِرُ أَدُوبُ بْنُ مُعَظَّمِ بْنِ الْعَادِلِ صَاحِبُ الْكُوخِ أَجَادَلَهُ مُؤَيَّدُ
 الدِّينِ وَسَمِعَ بَعْدَ أَدَمَاتٍ كَانَ خَفِيًّا فَانْصَلَبَ مُنَاطِرًا ذَكِيًّا بَصِيرًا بِالْأَدَبِ بِدِيَارِ
 الْمُنْظَمِ مَلَكَ دَمَشَقَ بَعْدَ أَبِيهِ ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْهُ عَمُّهُ الْأَشْرَفُ فَتَحَوَّلَ إِلَى مَدِينَتِهِ
 الْكُوخِ وَمَلَكَهَا إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَ جَوَادًا مَسْكُودًا مَاتَ سَنَةَ سِتِّ
 خَمْسِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ كَذَلِكَ فِي تَارِيخِ الْيَافِعِيِّ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهِ الْعَمْرُ أَبُو بَكْرٍ هَكَالِ
 الْأَرْبَعِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهِ الْوَرَعُ أَبُو الْعَلَاءِ
 مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْبُخَارِيُّ الْخَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَلَامَةُ
 سَنَةُ الْمُحَقِّقِينَ وَبُرْهَانُ الْمَدِينَةِ قُطُبُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ ضِيَاءِ الدِّينِ
 الشَّيْبَانِيُّ الْخَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيفِ الْكَثِيرَةِ وَالتَّوَالِيهِ الشَّهِيرَةِ فِي فُرُونِ الْعُلُومِ
 مِنَ الْمُعْقُولِ وَالْمُنْقُولِ تَلَمَّذَ الْحَقِيقِي الطُّوسِي مَاتَ بِتَبْرُوزِ سَنَةَ خَمْسٍ عَشْرَةَ وَ
 سَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْمُسْتَدُّ الْعَالِمُ كَمَالُ الدِّينِ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْحَلَقِيُّ ابْنُ الْخَاسِ
 الْخَفِيُّ سَمِعَ ابْنَ يَعِيشَ وَابْنَ مَهْرَةَ وَابْنَ رَوَاحَةَ مَاتَ سَنَةَ عَشْرِ وَتِسْعٍ مِائَةٍ فِي
 دِمَشَقَ عَنْ بَعْضٍ وَتِسْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ كَذَا ذَكَرَهُ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ
 الْعَلَامَةُ قَاضِي الْقَضَا الْخَفِيُّ الْبَارِعُ الْعَلَامَةُ الْمُنَاطِرُ يُضَرِّبُ بِدَاكِهِ وَمُنَاطَرَتِهِ
 الْمَثَلُ كَانَ إِمَامًا بَارِعًا مُتَقِنًا خَرَجَ بِهِ الْأَصْحَابُ يَعْرِفُونَ الْمَذَاهِبَ الْخَفِيَّةَ وَالشَّافِعِيَّةَ
 أَقْرَأَ هَمَاءَ وَصَنَّفَ فِيهِمَا وَأَمَّا الْأُصُولُ وَالْمُعْقُولُ فَتَفَرَّدَ فِيهِمَا بِالْإِمَامَةِ وَلَهُ
 تَصَانِيفٌ مِنْهَا شَرُحُ الْغَايَةِ فِي الْفِقْهِ الشَّافِعِيِّ وَشَرُحُ مِنْهَا جِ الْبَيْضَانِيُّ وَشَرُحُ الْمَصْبُحِ

وَالْأَمَالِي وَالتَّعَالِي وَوَلَّى بِتَبْرُوزِ وَأَعْمَلَهَا إِلَى أَنْ تُوُفِيَ وَكَانَ أَسْتَاذَ الْأَسْتَاذِينَ
 فِي دَقَّتِهِ تُوُفِيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَلَامَةُ شَمْسُ
 الدِّينِ مُحَمَّدُ الْخَفِيُّ شَيْخُ الْقُرَاطَةِ وَالْعُرَيْبِيَّةِ مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَتِسْعِينَ وَسَبْعٍ
 مِائَةٍ وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقَضَا أَشْرَفُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْخَفِيُّ قَالَ الْعَلَامَةُ الْبُخَارِيُّ
 كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ أَسْتَاذًا مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَتِسْعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ
 الْحَقِيقِيُّ الْفَقِيهُ الْخَفِيُّ فَخْرُ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيِّ الرَّزِيْلِيِّ صَاحِبُ التَّبَيِّنِ
 شَرُحُ الْكُتُبِ وَغَيْرِهِ مَاتَ بِالْقَاهِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ
 الْإِمَامُ الْعَلَامَةُ حَاوِي الْمُعْقُولِ وَالْمُنْقُولِ عَبْدُ اللَّهِ مَدِيرُ الشَّرِيعَةِ صَاحِبُ
 التَّنْقِيحِ وَالتَّوَضُّعِ وَشَرُحُ الْوَقَايَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ التَّصَانِيفِ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ سَبْعٍ وَ
 أَرْبَعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الصَّلَاحِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمِصْرِيُّ
 تَقَى الْمَعْرُوفَ بِالْبُخَارِيِّ قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاطَةِ مُقَرَّرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَلِدَ بِعِيدِ
 الْعِشْرِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَقَرَأَ الْقُرَاطَةَ السَّبْعَ عَلَى الشَّيْخِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْعَسْكَرِيُّ
 وَسَمِعَ الْمُوطَّاءَ مُحَمَّدَ بْنَ جَابِرٍ وَوَلَّى إِمَامَ الْمَدْرَسَةِ الصَّرَافِيَّةِ وَبَاشَرَ الْقَضَاءَ
 تَهْدِيرًا لِلْقُرَاطَةِ وَمَاتَ بَعْدَ ثَمَانِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ أَوْ قُرْبَ سَنَةِ تِسْعِينَ فِيمَا أَظُنُّ وَمِنْهُمْ
 الشَّيْخُ الْمُقَرَّرِيُّ بَدْرُ الدِّينِ الْخَفِيُّ أَسْتَاذُ الْعَلَامَةِ الْبُخَارِيِّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَتِسْعِينَ
 وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْكَبِيرُ أَسْتَاذُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَانَا حَمِيدُ الدِّينِ الشَّاشِيُّ
 الْخَفِيُّ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُكْرَمُ الْمُعَظَّمُ
 الْهَادِي زَيْنُ الدِّينِ أَبُو بَكْرٍ النَّبَاوِيُّ الْخَفِيُّ الْوَلِيُّ الشَّهِيرُ الَّذِي قَالَ فِيهِ قُطُبُ
 الْأُولِيَاءِ الشَّيْخُ بِهَاءُ الدِّينِ الْمُفْتَشِدُ أَنَّهُ وَصَلَ بِطَرِيقِ الْعِلْمِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ
 حَتَّى أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْكَامِلُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 الْخَفِيُّ الرَّبِيدِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْفَاضِلُ بْنُ طَاهِرٍ
 الْحَلَبِيُّ الْخَفِيُّ الشَّهِيرُ بِابْنِ حَبِيبٍ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانٍ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ
 الْفَقِيهُ ابْنُ الرَّضِيِّ صَاحِبُ عَالَمِ مَدَارِسَ أَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الشَّيْخِ مَدَارِ الدِّينِ مُحَمَّدِ
 بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُصَوِّدٍ وَبَرَعَ فِيهِ وَشَارَكَ فِي الْعُلُومِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقُرَاطَةِ وَهُوَ كَبِيرٌ
 تُوُفِيَ شَهْرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانٍ مِائَةٍ كَهَذَا بِحُطِّ الشَّيْخِ وَدُونِ بِالْقُرْبِ

من جامع الأقوال ومنهم محمد بن عبد الرحمن قال الجوزي محمد بن عبد
الرحمن شيخنا الإمام العلامة شمس الدين بن الصانع الحنفي سألت عن مولده
فأخبرني أنه سنة أربع وسبع مائة بالقاهرة وقرأ القراءة أفراداً وجمعاً
للسبعة والعشرة على الشيخ تقي الدين الصانع بعد الشيخ محمد المصطفي ثم
العربية على الشيخ ابن حبان وأخذ المعاني والبيان عن الشيخ علاء الدين القزويني
والقاضي جلال الدين القزويني وأخذ الفقه عن القاضي بركات الدين ومهر
في العلوم ودقق وتقدم في الأدب ولم يكن في زمانه حنفي أجمع منه علماً وفضلاً
وتدقيقاً وفهماً وتقريراً وأدباً ودخل إلى دمشق فسمع أنه توفي في ثمان و
سبع مائة ولم يخلف بعده مثله ودرس في عدة أماكن ودلى إنشاء دار
العدل ثم قضاة العسكر ومنهم الفاضل الكامل محمد بن إبراهيم أبو عبد الله
الزنجيني السمرقاني الحنفي القريب مدرس الذخيرة وولي المشيخة الكبري
بالعاصمة يد مشق وأقوى بها وقرأ عليه محمد بن أحمد بن الحسن البان ولم
يكنل وتوفي سنة سبع وأربعين وسبع مائة ومولده بعد ستين وست مائة
ومنهم العلامة مولانا شمس الدين الأنصاري الحنفي صاحب التصانيف منها
كتاب في أصول المذهب الأربعة وكتاب كذا في تاريخ مشاهير الأصفياء مات
سنة أربع وثلاثين وثمان مائة ومنهم الشيخ الزاهد أبو يزيد النوري مات
بها سنة اثنين وستين وثمان مائة ومنهم العلامة مبادن شاه القاهرة الحنفي
صاحب التصانيف مات سنة اثنين وستين وثمان مائة ومنهم العلامة سنة
الحقيقيين وسيد المدققين السيد شرف الجوزي نزيل سمرقند الحنفي
التقشيري كذا سمعت من بعض الثقات ومداً شرحه على السراجية على فقه
الحنفية مع البراهين المؤيد والمذهب لا كتلويح العلامة التفاتاني وإنه
وإن كان شرحاً لأصول الحنفية لكنه تأيد المذهب الشافعية من التعويض
للا دلة الحنفية وهو دليل واضح على كون الشارح شافعيًا وذلك لا يخفى على الناظر
في الكتابين وكذا لك ما وقع في ذلك وقد توفي العلامة سعد الدين مسعود
بن عمر التفاتاني عن سبعين سنة بسمرقند سنة اثنين وتسعين وسبع مائة

وتوفي العلامة سنة ستين وثمان مائة وتوفي في ثمان مائة
فصائل السيد الحقيقي شهر من أن شذكو وتوفي في السنة البليغة في ثلثون العلوم
من المعقول والمنقول والفروع والأصول واللغة والعربية والبيان والأدب
أظهر من أن توفي جذاة الله تعالى وعن سائر المحققين خير الجزاء ثم رأيت في
طبقات الحنفية في مناقبه قدس سره ويكشف كونه حنفياً مسلماً فأوردت
فضلاً منها تيمناً للقائد قال رحمه الله له مؤلفات كثيرة منها ما هو مشهور
متداول ومنها ما ليس بمتداول ومنها تفسير الزهراوين وشرح قول السراجية
وشرح الوقاية وشرح المواقف وشرح المفتاح السكاني والتذكرة لنصير الطوسي و
الخمسين في الهيئة وشرح الكافية بالفارسية وله من الحاشي حاشية على
الكشاف والمشكوة والخلاصة للطبري والحوادث وحاشية على الهداية في الفقه
ووقفت على آدائه على شرح النجاشي للإصفهاني وعلى شرح الطوايع وعلى المطالع
وشرح الشمسية على القطب الرازي وعلى الموطأ وعلى المختصر وعلى شرح هداية
الحكمة وعلى شرح حكمة العين وعلى حكمة الأشراف وعلى الحنفية وعلى الزمخشري
الحقوي يقال إنه حذر الزمخشري وأصله من المسودة بعد أن كان فيه سقم كثيراً
وله حاشية على شرح نقول كارد على المتن وسط وعلى تلخيص التلخيص وعلى عواميل
الجوزي وعلى رسالة الوضع وعلى شرح الإشارات للطوسي وعلى التلويح والتوضيح
وعلى نصاب الفارسية وعلى أشكال التأسيس وعلى شرح العضد وعلى الجوزي قليدس
للطوسي وعلى قصيد كعب بن زهير وله مقدامة في الصرف بالفارسية وجوبة
أسئلة السلطان سكرتار صاحب التبريز والرسالة الوجودية بالفارسية وأخرى
للوجود في الوجود بحسب القسمة العقلية وأخرى في علم المخروف وأخرى في
الصوت وأخرى في علم الأذوار وله الصغرى والكبرى في المنطق وهما بالفارسية
عزيماء وله السيد محمد وله رسالة في مناقب خواج بهاء الدين النقشبند
ورسالة شهاب البينة في الوجود والعدم رمت في الأخرى في الأتاق
والأفانيس ذكره هذه المؤلفات الحافظ السخاوي في الفروع اللامع وقال كان
إماماً علامة زاهداً وعامياً في الدكاك والفهم وطلاقة العبارة شيخاً أبي

الغنية بزدا وفصاحة وبلاغة وعبارته وشيعة وطريق الساطرة
والمباحثة والاحتجاج ذا عقل تام ومداومته على الاشتغال والاشتغال بوائده
محمد شراح في عدا علوم ومات وله مبلغ الأربعين وثمانين إلى أن صار
غالب فضلا في البلاد من جميع الأقطار من تلاميد تلاميد وقوى
كتبه في المدارس وخذ منه العلماء وأقبل الناس على كلامه يقربهم من القلوب
بمناقبه وجزالة بحديث يقال كلام السيد سيد الكلام رحمة الله عليه وعلى
كافة العلماء أجمعين انتهى كلامه. ومنهم العلامة حماد الماردي الحنفى
شارح مختصر ابن الصلاح في الأصول والحديث. مات سنة تسع عشر وثمان
مائة. ومنهم الولي الكامل والعالم الفاضل الأميزي قوام الدين الحنفى
صاحب جزيون الحجابين مات سنة عشرين وثمان مائة عن ست وستين سنة
وفضائله أكثر من أن يحصى ومناقبه أشهر من أن تحصى. ومنهم العلامة
الواعظ أحمد بن محمد الشاذلي الحنفى. مات سنة إحدى وستين وثمان
مائة. ومنهم العلامة التميمي الأسكندر بن صاحب التصانيف الجليلية
منها حاشية التفسير البصائر والموافق والعصدي والموافق وشرح مختصر
الوقاية. مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة. ومنهم العلامة المرومشتي
أحمد الحلي الحنفى صاحب كنون الفقه وغيره. مات سنة اثنين وسبعين و
ثمان مائة. ومنهم العلامة الحسن الحلي التماري صاحب الحاشية المفيدة
الشهيرة منها حاشية المطول والتلويح وشرح المواقيت. مات سنة ست
وثمانين وثمان مائة. ومنهم الفاضل مولانا عبد الرزاق السمرقندي صاحب
حاشية التلويح ومطلع السعديين مات سنة ثمان وثمانين وثمان مائة. ومنهم
العلامة الحسين الخطيب والعلامة أحمد بن جندب مات سنة ثمان و
ثمانين وثمان مائة. ومنهم العلامة أحمد الشرجي صاحب كتاب الفوائد
ونزهة الأقباب مات سنة ثلاث وتسعين وثمان مائة. ومنهم العلامة
الكركي إبراهيم الحنفى صاحب حاشية التوضيح مات سنة اثنين وعشرين
وتسعين مائة. ومنهم العلامة إبراهيم الطرابلسي صاحب كتاب الإسعاف

ومواهب الرحمن وشرحها المسمى بالبرهان مات سنة اثنين وعشرين وتسعين
مائة. ومنهم الفاضل الكامل ثقة الدين حسن الطرابلسي الحنفى صاحب كتاب
مختار الاختيار مات سنة ثمان وعشرين وتسعين مائة. ومنهم العلامة تداوة الخوارج
جامع المتقول والمنقول مولانا عبد العلي البرجندى الحنفى صاحب التصانيف
الجليلة منها شرح التذكرة وشرح التحرير وشرح الشمسية وشرح مختصر الوقاية
تلميذ الفاضل الشيرازي. ومنهم العلامة الخوري مولانا أحمد الجندب صاحب
التحقيقات والتدقيقات والتصانيف السديدة والتوايف العجيبة. مات سنة تسع
سنة إحدى وستين وتسعين مائة. واعلم أن مثل الأئمة الحنفية كمثل النجوم
في السماء يراها الناظر في الدنيا لا يمكن إحصاءهم وليست تحصيل عددهم وما ذكرت
منهم ليسوا إلا كقطرة من البحر الدار والآتي بلاد ما وراء النهر وبلاد خشان والهند
والدوم وكاشغر وخوارزم وخراسان وأصفهان وأتوق من العلماء والعرفاء
يوجدون ويفتون لا يعلمهم إلا الله. وهاتان المذكورتان طائفتان من أكابر الأولياء
بما وراء النهر والهند وختم الرسالة حينئذ. فمنهم الإمام الرباني القطب
القمي ابن عبد الحاق النجدي وابن قيس سره رئيس السلسلة العلية المعروفة
بسلسلة خواجها قدس أسرارهم. مناقبه أكثر من أن يحصى ومعارفه أشهر من
أن تحصى. وهو مؤيد الشيخ الإمام أبي يعقوب يوسف الهنداني قدس سره قد
مؤد كونه شيخ الأولياء الكبار منهم العارف الكامل خواجها عارف الزوكراني. و
خواجها أحمد الصديقي وخواجها أديلا كلا. ومنهم الولي المشهور خواجها محمود
الحبيبي نغزوي مؤيد الشيخ الزوكراني. ومنهم الشيخ الجليل الولي النبيل
دوام مقامات والكرامات خواجها علي التراميتي المعروف به عزيزان
هو مؤيد الشيخ محمود الحبيري النغزوي المؤيد كونه. ومنهم الإمام الفتاوة
خواجها محمد باباء السماقي قدس سره مؤيد الشيخ التراميتي المؤيد كونه. و
منهم السيد ذو الكمال والإكمال ميرزا محمد خواجها محمد باباء المؤيد كونه
وشيخ قطب الأولياء إمام العرفاء بها النجدي والدين المعروف بنقشبند رضي
الله عنه توفي سنة اثنين وسبعين وتسعين مائة. ومنهم قطب الأفاق والولي

عَلَى الْأُطْلَاقِ حُجَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَبُرهَانُ الْعَوَاذِ وَالْأَذْكِيَاءِ الَّذِي هُوَ مَعْرُوفٌ
 بِنَقْشِبَنْدِ الْبُخَارِيِّ قُدَّسَ سِرُّهُ، مَقَامَاتُهُ الْجَلِيلَةُ الرَّفِيعَةُ وَمَتَابَعَتُ الْعُقُولِ
 عَنْ وَصْفِهِ وَكَلَمَاتُ الْأَلْسُنِ عَنْ بَيَانِهِ - تُوُفِّي بِجَنَّةِ يَوْمِ اثْنَيْنِ، ثَلَاثَ رُبْعِ الْأَوَّلِ،
 سَنَةِ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ عَنْ ثَلَاثِ وَسَبْعِينَ سَنَةً - وَمِنْهُمْ الْقُطْبُ
 الْأَوَّلُ الْأَوَّلِيُّ الْمُتَخَارِجُ عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيِّ مَوْلِي الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ
 الدِّينِ النَّقْشِبَنْدِ قُدَّسَ سِرُّهُ - كَانَ مِنْ أَكْبَرِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى - تُوُفِّي فِي لَيْلَةِ
 الْأَدْبَعَاءِ الْمُؤَقَّتِيَةِ عِشْرِينَ مِنْ رَجَبِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَمَرَقَدُهُ الْمَتَوَرُّ
 بِصَفَانِيَّانَ - وَمِنْهُمْ قُدَّوَةُ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِينَ، وَأُمُودُ الْعُلَمَاءِ الْمَدَاقِعِيِّينَ،
 سَيِّدُ الْمُحَدِّثِينَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظِيُّ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوفُ بِهِ بِإِسَاتِقْدَاسِ
 سِرُّهُ مِنْ أَكْبَرِ أَصْحَابِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّينِ النَّقْشِبَنْدِ قُدَّسَ سِرُّهُ
 وَلَهُ تَقْنِيقَاتٌ جَلِيلَةٌ مِنْهَا فَضْلُ الْخُطَابِ وَالتَّحْقِيقَاتُ وَالْفُصُولُ السَّتَّةُ وَالْقِسْمُ
 تُوُفِّي بِالْمَدَائِنَةِ الطَّيِّبَةِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْأَوَّلِيُّ
 ابْنُ الْأَوَّلِيِّ حَافِظُ الدِّينِ أَبُو نَصْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِإِسَاتِقْدَاسِ الْبُخَارِيِّ كَانَ جَامِعًا بَيْنَ عِلْمِ
 الشَّرْعِيَّةِ وَالطَّرِيقَةِ نَازِلًا عَلَى أَسْرَارِ الْحَقِيقَةِ، تُوُفِّي فِي شَهْرِ رَسَنَةِ خَمْسِ وَ
 سِتِّينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَقَبْرُهُ الْمِيَّارُ فِي بَلْعٍ - وَمِنْهُمْ شَجَرَةُ الْأَوَّلِيَّةِ وَتَمَرَةُ
 الْعِدَائِيَّةِ الْعَارِفُ ابْنُ الْعَارِفِ حَسَنُ بْنُ عَلَاءِ الدِّينِ عَطَّارُ كَانَ صَاحِبَ الْأَحْوَالِ
 الْغَرِيبَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَجِيبَةِ الْعَالِيَةِ، تُوُفِّي فِي لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ لَيْلَةِ عِيدِ الْأَضْحَى
 سَنَةِ سِتِّ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ بِشِيرَازَ وَنُقِلَ إِلَى صَفَانِيَّانَ عِنْدَ أَبِيهِ قُدَّسَ
 سِرُّهُ - وَمِنْهُمْ الْعَارِفُ الْكَامِلُ مَوْلَا يَعْقُوبَ الْبُخَارِيَّ مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ
 خَوَاجَةِ بِهَاءِ الدِّينِ النَّقْشِبَنْدِ قُدَّسَ سِرُّهُ وَوَصَلَ إِلَى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ عِنْدَ
 الْإِمَامِ خَوَاجَةِ عَلَاءِ الدِّينِ عَطَّارِ قُدَّسَ سِرُّهُ وَهُوَ شَيْخُ إِمَامِنَا الشَّيْخِ تَاصِرِ
 الدِّينِ خَوَاجَةِ عَبِيدِ اللَّهِ الْمُتَقَبِّ بِخَوَاجَةِ أَخَوَاتِ قُدَّسَ سِرُّهُ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ
 قُدَّوَةُ الْعَوَاذِ مَوْلَا نَظَامِ الدِّينِ الْخَامُوشِ فِي الْبَيْلَةِ وَالدِّينِ عَطَّارِ قُدَّسَ
 سِرُّهُ كَانَ صَاحِبَ تَصَرُّفَاتٍ عَظِيمَةٍ وَمَقَامَاتٍ سَنِيَّةٍ حَسَنَةٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ
 وَثَمَانِ مِائَةٍ كَمَا قِيلَ - وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنَدُ الْعَلَامَةُ الْمُحَقِّقُ سَيِّدُ شَرِيفٍ وَمَنْ

أَصْحَابِهِ وَمَوْلِيَّيِهِ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْكَامِلُ مَوْلَا نَافِعِ الدِّينِ الْكَاشْغَرِيُّ قُدَّسَ
 سِرُّهُ وَقُدَّوَةُ تُوُفِّي مَوْلَا نَافِعِ الدِّينِ فِي أَثْنَاءِ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ
 جُمَادِي الْأُخْرَى سَنَةِ سِتِّ وَثَمَانِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ - سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
 عَمَّا يُصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

مكتوب نود و هشتم بنام ابوالحسن محمد مادی نواسه خود احمد بالله و سلام على
عباده الذين اصطفى ه

هر چه جز عشق خدا و احسن است هر شکر خوردن بود حال کنان است
 وَ تَقَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِمَا يُحِبُّ وَيُضِي وَ نَجَّاهُ مِمَّا يُنْعَكُ مِنَ الْأُمُودِ إِلَى الدَّرَجَاتِ
 الْعُلَى وَ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى -

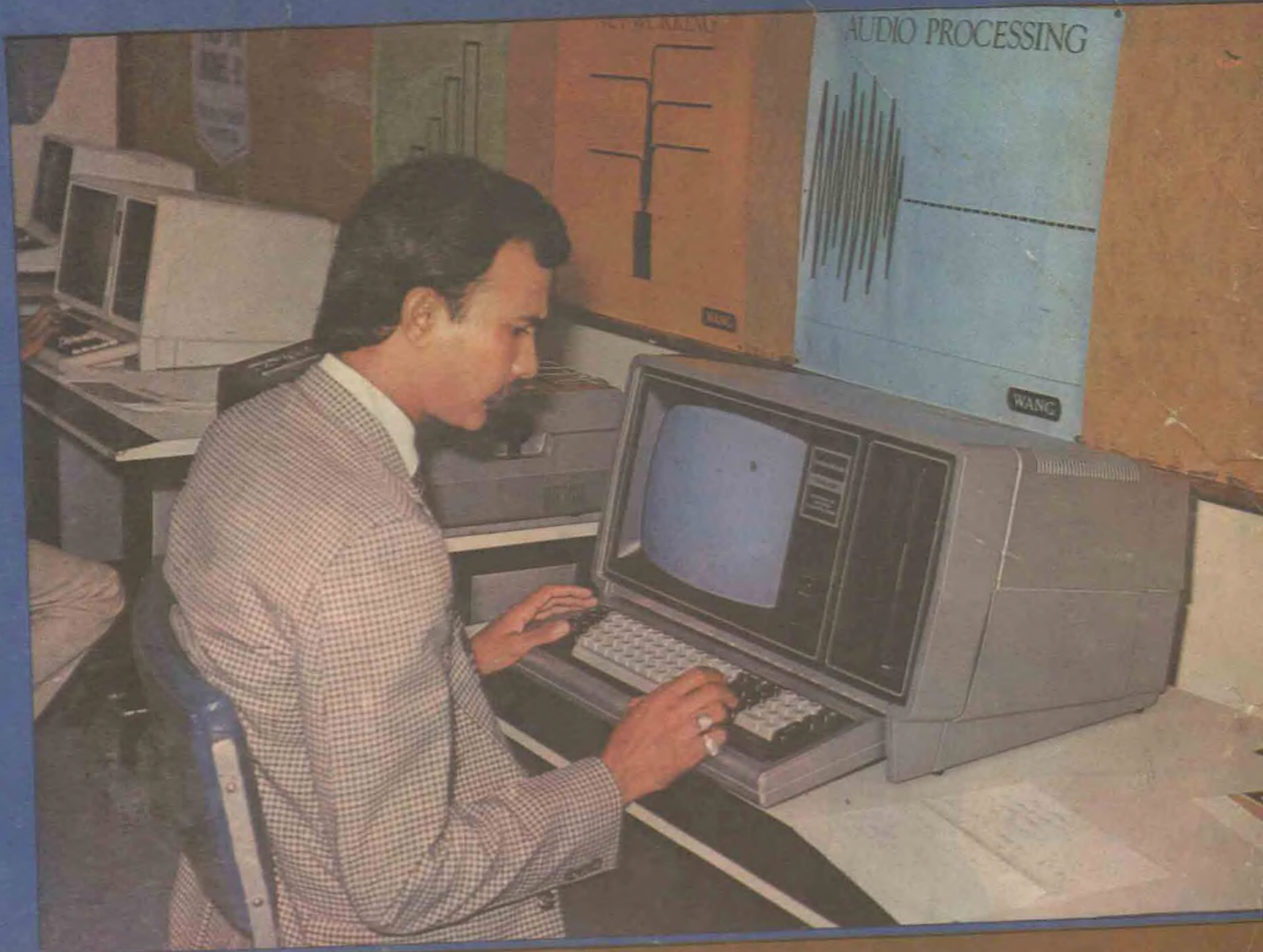
مكتوب ونهم بنام خواجه محمد معصوم برادر خود را اظهار اشتیاق و حزن و شوق
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - اِسْتِیَاقِ
 وَ حَزَنِ فِرَاقِ رَاكِدِ دَامِنْ گِیرِ اِیْنِ حَقِیرِ ضَعِیفِ اسْتِ چِیَالِ مَشْرِحِ دِیْدِ کِ شَبِ وَ رُزْدِ اَلْمِ سِیَارِ
 حَدِیثِ شَوْقِ نَدَانَسْتِ اَمِ کِ تَا چِیْدِ اسْتِ جِزْ اِیْنِ مَدْرِ کِ دَلْمِ سَخْتِ آرُزْ مَدْنِ اسْتِ
 دُو کَلْمِ دَرِ بَابِ اَشْیَاءِ دَرِ یُوزْهٔ دَوْلَتِ لِقَاءِ کِ دَابَسْتِ بِسُفْرِ اِیْنِ دِیَارِ اسْتِ سَابِقًا رَفْتِ
 اسْتِ بِمَوَارِ حَشِیمِ اَنْظَارِ دُرْ رَاهِ اسْتِ - کَدَمِ سَاعَتِ بَاشْدِ کِ نُویدِ مَدْمِ شَرِیفِ مَشْرِتِ نَشِ
 اِیْنِ شَکْسْتِ گَرُ دُو ه

عجی نیست اگر زنده شود جان عزیز چون ازال یار جدا مانده پیایم برسد
 اسْتِخَارَهٔ اِگَرِ مَوَافَقَتِ نَمُودِ ظَا هِرَ اسْتِ کِ اَخْتِیَارِ اِیْنِ سَفَرِ مَ فَرْمَانِیدِ - هِرْ چِیْدِ
 بَرِ اِیْلِ اَلْفَطَاعِ وَ حِلَادَتِ اَزْ تَقْوَرِ اِیْنِ سَفَرِ گَرِ عَظِیمِ وَ اَرْدَمِ شُورِ دِیْگَرِ چَارِ رُوزِ اسْتِ کِ
 بَادِشَاهِ عَجِیبِ تَا کِیدِ وَ اِسْتِہَامِ مَ مَ سَرْمَ اِیدِ، خُودِ طَبِیْعِ تِیَارِ سَاخْتِ مَ فَرَسْتَدِ - اَمِیدِ کِ کَسَادِ
 اَمْرَاضِ دَرِ چِیْدِ رُوزِ مَخْصَمِ گَرُ دُورِ وَ اَزْ رَاهِ ضَعْفِ کِ دَرِ طَبِیْعِ اسْتِ مَفْضَلًا شَرْحِ طَبِیْقَاتِ رَا
 چِیَالِ شَرْحِ دِیْدِ - اَللّٰهُ تَعَالٰی بِرُکْسِ رَا اِمْرَادِ بَرِ سَا نَدِ - اِنَّهُ قَوْنِیْبِ تَحْجِیْبِ -

مكتوب صدم بنام خواجه محمد معصوم مذکور در اشاره بسفر آخرت بعد
ذالک یا یایام قلیلک -
 بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ - أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ه

گرمباندیم زندہ بر دوزیم
 در میریم عذر ما بپذیر
 دامنے کز فساق چاک شدہ
 اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ
 تَمَّ مَكَاتِبُ خَازِنِ الرَّحْمَةِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





نابینا افراد کے لئے کمپیوٹر

انجینئرنگ یونیورسٹی لائبریری کے طلبہ نے کمپیوٹر کو اس طرح ڈیزائن کیا ہے کہ اسے نابینا افراد بھی استعمال کر سکیں گے۔ دو ماہ میں تیار ہونے والے اس کمپیوٹر پر کل پندرہ ہزار روپے لاگت آئی ہے۔ جبکہ اس کی ڈیزائننگ میں تبدیلی پر صرف ساڑھے نو سو روپے خرچ ہوئے ہیں۔ یہ کمپیوٹر اگر کسی کو مثل ادائیے سے غریب اجائے تو اس کی قیمت عین گنا ہو گی۔